پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا سماجی استعمال: مسائل و تجاویز

The social use of the prevailing judicial language in Pakistan: issues and suggestions

مقالہ برائے ایم فل (اُردو)

مقالہ نگار

اشتیاق حسین خان

فیکلٹی آف لینگویجز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اگست، ۲۰۲۴

پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا سماجی استعمال: مسائل و تجاویز

The social use of the prevailing judicial language in Pakistan: issues and suggestions

مقالہ نگار

اشتیاق حسین خان

یہ مقالہ

ایم فل (اُردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

فیکلٹی آف لینگویجز

(اُردو زبان و ادب)

فیکلٹی آف لینگویجز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اگست، ۲۰۲۴

مقالے کا دفاع اور منظوری کا فارم

زیرِ دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے۔وہ مجموعی طور پر مقالہ نگار کی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف لینگویجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: **پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا سماجی استعمال: مسائل و تجاویز**

پیش کار: اشتیاق حسین خان رجسٹریشن نمبر: 48 Mphil/Urd/S22

ماسٹر آف فلاسفی

شعبہ: شعبۂ اردو زبان و ادب

ڈاکٹر نعیم مظہر ____________________

نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی ____________________

ڈین فیکلٹی آف لینگویجز

تاریخ: ____________________

اقرار نامہ

میں اشتیاق حسین خان حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ مقالہ ہذا بعنوان'' **پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا سماجی استعمال: مسائل و تجاویز**'' میرا ذاتی کام ہے۔ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کے ایم فل اسکالر کی حیثیت سے ڈاکٹر نعیم مظہر کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ میں نے یہ کام اس سے پہلے کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں حصول سند کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ ہی آئندہ کروں گا۔

اشتیاق حسین خان

مقالہ نگار

فہرست ابواب

عنوان	صفحہ نمبر
مقالہ کے دفاع اور منظوری کا فارم	III
اقرار نامہ	IV
فہرست ابواب	V
Abstract	VIII
اظہار تشکر	IX

باب اول: موضوع کا تعارف اور بنیادی مباحث

ا۔ تمہید

ا۔ موضوع کا تعارف	۱
۲۔ بیان مسئلہ	۱
۳۔ مقاصد تحقیق	۲
۴۔ تحقیقی سوالات	۲
۵۔ نظری دائرہ کار	۲
۶۔ تحقیقی طریق کار	۵
۷۔ مجوزہ موضوع پر ماقبل تحقیق	۵
۸۔ تحدید	۶
۹۔ پس منظری مطالعہ	۷
۱۰۔ تحقیق کی اہمیت	۸

ب) بنیادی مباحث

الف۔ رجسٹر کیا ہے اور عدالتی زبان کے رجسٹر کی پہچان	۱۰
ب۔ اردو بطور عدالتی زبان ابتدا اور عدالتی زبان پر دیگر زبانوں کا اثر	۱۶
ج۔ مروجہ عدالتی زبان کا عمومی سماج کے ساتھ تعلق کا جائزہ	۲۶

د۔ مروجہ عدالتی زبان اور عمومی استعمال کی زبان کے امتیازات ۴۳
حوالہ جات ۴۴

باب دوم: عدالت کے زیر استعمال دستاویزات کا لسانی جائزہ ۴۶
(ا) عدالت کے زیر استعمال دستاویزات کا تعارف اور لسانی جائزہ ۴۶
دعویٰ، جواب دعویٰ، رہن نامہ، متبنیٰ یا تبنیت نامہ، حلف نامہ،
اشٹام پیپر، وصیت نامہ، وقف نامہ، مختار نامہ، بیع نامہ۔
(ب) عدالتی زبان میں استعمال ہونے مستعمل اصطلاحات کا لسانی جائزہ ۷۰
حوالہ جات ۹۰

باب سوم: محکمہ پولیس کے زیر استعمال دستاویزات کا لسانی جائزہ ۹۱
(ا) تھانہ میں استعمال ہونے والے دستاویزات کا تعارف اور لسانی جائزہ ۹۱
استغاثہ، سمن، مچلکہ، پولیس روزنامچہ، روبکار، ایف آئی آرز
(ب) محکمہ پولیس کے زیر استعمال اردو زبان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا لسانی جائزہ ۱۰۴
حوالہ جات ۱۱۴

باب چہارم: مروجہ عدالتی زبان درپیش مسائل و تجاویز
(ا) عدالتی اردو کا نفاذ (درخواستیں، عدالتی فیصلے اور اقدامات) ۱۱۵
(ب) مروجہ عدالتی زبان درپیش مسائل و تجاویز ۱۱۸
حوالہ جات ۱۳۳

باب پنجم:	**مجموعی جائزہ، انٹرویوز، نتائج**	۱۳۴
	مجموعی جائزہ	۱۳۴
	نتائج	۱۳۹
	سفارشات	۱۴۰
	انٹرویوز	۱۴۱
	کتابیات	۱۴۸
	ضمیمہ جات	۱۵۱

ABSTRACT

Topic: The social use of the prevailing judicial language in Pakistan: issues and suggestions.

Legal linguistics plays a crucial role in shaping social interactions, power dynamics, and access to justice. The social use of legal linguistics examines how language influences legal outcomes, perpetuates inequality, and affects marginalized communities. It explores how legal language is used to. Legal language can limit access to justice, particularly for non-native speakers, minorities, or low-income individuals. Legal language can be used to challenge unjust systems, promote social change, and advocate for human rights.

Legal language problems arise when the complexity, ambiguity, and inaccessibility of legal language hinder communication, perpetuate inequality, and compromise justice. These problems include, Unclear or conflicting meanings of legal terms and concepts, Difficult-to-follow sentence structures and convoluted language, Overuse of specialized terminology, alienating non-experts, Language and cultural differences limiting access to justice, Voluminous and complex legal documents, overwhelming individuals, Legal language used to assert dominance or intimidate. These problems can lead to, Misunderstandings and misinterpretations, Inaccessibility to justice, Inequality and discrimination, Incefficient legal processes, eroding trust in the legal system.

Addressing legal language problems requires a multidisciplinary approach, involving legal professionals, linguists, and policymakers, to, Simplify legal language, Promote plain language drafting, Enhance linguistic accessibility, Develop culturally sensitive legal communication, Foster critical legal literacy.

اظہار تشکر

اللہ کا شکر اور احسان ہے جس کی بے حد مہربانیوں کی وجہ سے میں یہ تحقیقی مقالہ لکھنے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوا۔ میں شکر گزار ہوں اپنے شفیق استاد **ڈاکٹر نعیم مظہر** کا جنہوں نے بطور نگران موضوع کے چناؤ سے تکمیل تک ہر مرحلے میں میری مدد کی اور اپنی نگرانی میں یہ مقالہ مکمل کروایا۔اس تمام عرصے میں مجھے اپنے قابلِ احترام نگران کی مدد اور اصلاح نے اس قابل بنایا کہ اس تحقیقی کام کو وقت پر مکمل کر سکوں۔

اس کے بعد میں اپنے والدین، اپنے بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جنہوں نے ہمیشہ میری ہمت بڑھائی اور اپنے وسائل سے بڑھ کر میرے لیے سہولتیں فراہم کی۔ خداوند قدس کے حضور دست بہ دعا ہوں کہ ان کا سایہ ہمیشہ مجھ پر قائم رہے۔ میں اپنے تمام اساتذہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے دو سال کے عرصے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔ جن کے تعاون سے بندہ ناچیز آج تحقیق جیسے فن سے شناسا ہوا۔

یہ مقالہ ایک کاوش ہے اور اس طرح کی کاوشوں میں کوئی بات حتمی نہیں ہوتی۔ میں نے ایک حد تک اس کو بہتر صورت میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ممکن ہے کہ اس میں بہت سی کوتائیاں بھی ہوئی ہوں۔ جس کے لیے مجھے اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا اعتراف ہے۔

میں اپنے دوست عبداللہ ہارون عباسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہر مشکل وقت میں میری رہنمائی کرتے ہوئے میرا ساتھ دیا۔ میں اپنی ہم جماعت بنتِ محمد ندیم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے اس تحقیقی کام کے حوالے سے ہر ممکن مدد کی۔ میں نمل یونیورسٹی کی لائبریری کے مخلص، محنتی اور معاون عملے کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کے تعاون نے تحقیق میں آسانی پیدا کی۔آپ سب کی محبتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ رب العزت آپ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

اشتیاق حسین خان

اسکالر ایم فل (اردو)

باب اول:

موضوع کا تعارف اور بنیادی مباحث

ا۔ تمہید:

ا-موضوع کا تعارف:(Introduction)

مجوزہ موضوع مقالہ کے تحت پاکستان کے عدالتی نظام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مروجہ عدالتی زبان کے سماجی استعمال کا جائزہ لیا گیا ہے۔عدالتی زبان کا براہ راست تعلق سماج کے ساتھ ہے۔ تحقیقی مقالے میں سماج پر عدالتی زبان کے اثر اور عدالتی زبان پر سماج کے اثر کو واضح کیا گیا ہے۔جب ایک ہی زمانے میں کسی معاشرے میں کوئی خاص طبقہ، گروہ یا کسی خاص پیشہ سے منسلک افراد ایک ہی زبان کو مختلف انداز میں بولتے ہیں تو اسے سماجی بولی یا سوشل ڈائلیٹSocial Dialect کہتے ہیں۔ایک وقت میں ایک ہی زبان کی مختلف طبقوں میں بولی جانے والی مختلف صورت کو لسانی فرقLinguistic Difference کہا جاتا ہے۔پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان اور عمومی زبان کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔

ایک ہی معاشرے میں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے ڈاکٹر، وکیل، انجینئر، معلم ایک دوسرے سے مختلف زبان استعمال کرتے ہیں۔ایک طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کو دوسرے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی زبان کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔اس زبان میں ایک خاص قسم کا ذخیرہ الفاظ استعمال کیا جاتا ہے بلکہ الفاظ کو ایک خاص معانی اور خاص انداز میں استعمال کیا جاتا ہے۔جو کہ ایک مختلف رجسٹر کے وجود میں آنے کی وجہ بنتا ہے۔مجوزہ موضوع مقالہ کے تحت اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کیا پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان ایک الگ رجسٹر کے طور پر پہچانی جاتی ہے اور یہ عمومی زبان سے کس حد تک مختلف ہے۔عدالتی زبان کی وہ کون سی مخصوص اصطلاحات ہیں جن کی وجہ سے عدالتی رجسٹر کو ایک منفرد قسم سمجھا جاتا ہے۔اس تحقیقی مقالے میں عدالتی زبان کے حوالے سے سماج کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۲-بیان مسئلہ Statement of Problem/Thesis Statement

مختلف محکموں کی طرح پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا بھی ایک الگ رجسٹر ہے۔جو اپنی مخصوص اصطلاحات

اور ذخیرہ الفاظ رکھتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحقیق کے ذریعے عدالتی زبان کی خصوصیات اور امتیازات کو واضح کیا جائے اور عدالتی زبان کے سماجی استعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے، سماج کے عدالتی زبان اور عدالتی زبان کے سماج پر اثر کو واضح کیا جائے۔ عدالتی زبان کے حوالے سے سماج کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے حل کی ممکنہ تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۳-مقاصد تحقیق-Research Objectives

مجوزہ تحقیقی مقالے کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

ا۔عدالت کے زیر استعمال دستاویزات اور مروجہ عدالتی زبان کی مستعمل اصطلاحات کا لسانی جائزہ لیا گیا ہے۔

۲-پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان اور سماجی استعمال کی زبان کے امتیازات کو واضح کیا گیا ہے۔

۳-اردو بطور عدالتی زبان درپیش مسائل اور ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کیگئی ہیں۔

۴- تحقیقی سوالات:Research Questions

مجوزہ تحقیقی مقالے کے سوالات درج ذیل ہیں۔

ا-عدالت کے زیر استعمال دستاویزات اور عدالتی زبان کی اصطلاحات کی نشاندہی کیوں ضروری ہے؟

۲-مروجہ عدالتی زبان کا عمومی سماج کے ساتھ کیا تعلق ہے؟اور مذکورہ اصطلاحات عمومی زبان سے کس حد تک مختلف ہیں؟

۳-اردو بطور عدالتی زبان درپیش مسائل اور ان کے ممکنہ حل کی تجاویز کیا کیا ہو سکتی ہیں؟

۵- نظری دائرہ کار :Theoretical Framework

مجوزہ تحقیقی مقالے میں پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کے عمومی سماج کے ساتھ تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ لسان یعنی زبان اور سماج یعنی معاشرے کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ایک ہی زبان مختلف طبقوں اور علاقوں میں

تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ کسی ایک زمانے یا ایک وقت میں ایک ہی زبان کی مختلف علاقوں یا طبقوں میں بولی جانے والی مختلف صورت کو لسانی فرق Linguistic differences کہا جاتا ہے۔

کسی بھی زبان میں فرق علاقے، سماجی طبقے اور زبان کس مقصد کے تحت بولی جارہی ہے اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔اس تحقیقی منصوبے کے تحت مارکس گالڈیا (Marcus Galdia) کی کتاب (Legal Linguistics) کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب قانونی لسانیات کے مسائل کا تعارف کرواتی ہے۔ زبان کے استعمال کے لسانی لحاظ سے متعلقہ پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہے، خاص طور پر اس کی اصطلاحات، قانونی دلیل، قانونی تشریح، اور قانونی ترجمے جیسی اہم ترین قانونی اور لسانی کاروائیوں کی چھان بین کرتی ہے۔ کیس کے تجزیوں کی بنیاد پر، یہ زبان کے استعمال کی حکمت عملیوں کی تشہیر کرتی ہے جو کہ بنیادی طور پر اصطلاحی اکائیوں کے ارد گرد پیشہ ورانہ طور پر قائل قانونی استدلال کی ترقی میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قانون میں عدالتی کاروائیوں کے پس منظر کی طرف یہ کتاب زبان کے استعمال کے ضابطے اور عالمی قانون کے ظہور سے متعلق کچھ عملی مسائل کی عکاسی کرتی ہے۔

Legal linguistics is still a paradigmatically largely undetermined area of knowledge. What is more, legal-linguistic subject matters and methodological approaches adopted in the research are considerably underexplored. Therefore, legal linguistics is scrutinized in this book from the perspective of its method. The author recommends adapting the legal-linguistic method to the fundamental characteristic features of law that follow from the finding that law is a discursive practice. The book shows how to build up legal linguistics upon legal discursiveness and how to integrate legal discourse into a broader conception of legal linguistics. It proposes a two-prong approach in that it proceeds with the

material investigation of legal constructs such as 'statute of limitations with the aim to clarify the legal-linguistic method. The scrutiny of legal constructs paves the way toward the understanding of the legal discourse. Methodically, the description of the legal discourse is also the final word in legal linguistics as this discipline is defined by the tasks of identification and characterization.

مصنف نے قانونی گفتگو، قانونی تشریح، قانونی ترجمہ اور دیگر لسانی پہلوؤں پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ بیان کیے گے پہلوؤں کو تحقیق کے دوران مد نظر رکھا گیا ہے۔ مارکس گالڈ یا اس کتاب میں قانونی متن اور عام ترجمے کی ترقی کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔

مقالے میں ان نکات کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیقی کام مکمل کیا گیا ہے۔

۱۔ رجسٹر کیا ہے؟ عدالتی زبان کے رجسٹر کی پہچان

۲۔ عدالت کے زیر استعمال دستاویزات اور عدالتی زبان کی مستعمل اصطلاحات

۳۔ عدالتی زبان اور سماجی استعمال کی زبان کے امتیازات

۴۔ عدالتی زبان کے حوالے سے سماج کو درپیش مسائل اور ان کے ممکنہ حل کی تجاویز

سماجی بولی یا سوشل ڈائلیکٹ کسی زبان کی وہ شکل یا نوع ہوتی ہے۔ جو معاشرے کے کسی خاص طبقے میں بولی جاتی ہے۔ سماجی بولی اپنے بولنے والے سے متعلق سماجی معلومات دیتی ہے۔ یعنی بولنے والے کا تعلق کس سماجی طبقے سے ہے؟ یا اس کی سماجی حیثیت کیا ہے؟ اس کا پیشہ کیا ہے؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟ وغیرہ۔ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد مختلف زبان بولتے ہیں اور اس زبان کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں، جنہیں کسی بھی مخصوص صورتحال میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے ایک مخصوص رجسٹر وجود میں آتا ہے۔ دوسرے شعبوں کی طرح عدالت اور تھانہ سے تعلق رکھنے والے افراد ایک مخصوص زبان استعمال کرتے ہیں۔ زبان کسی بھی عدالتی نظام

کی بنیادی ضرورت ہے، کیونکہ یہ انصاف کی فراہمی، قانونی فہم،اور عدالتی عمل کی شفافیت پر براہ راست اثرانداز ہوتی ہے۔عدالتی زبان ایک الگ رجسٹر کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔عدالتی زبان کا رجسٹر رسمی رجسٹر کہلاتا ہے۔ عدالتی دستاویزات میں موجود الفاظ ، اصطلاحات اور تراکیب اس کے رسمی رجسٹر ہونے کی پہچان ہیں۔ عدالتی رجسٹر سامعین، موضوع، مقصد اور مقام پر منحصر ہے۔ عدالتی زبان پر فارسی، عربی اور انگریزی زبان کا اثر پاکستان میں قانونی نظام کے تاریخی اور ثقافتی ارتقاء کی عکاسی کرتا ہے۔ تحقیقی مقالے میں سماج پر عدالتی زبان کے اثراور عدالتی زبان پر سماج کے اثر کو واضح کیا گیا ہے۔

عدالت اور محکمہ پولیس کے دستاویزات جن میں دعویٰ، جواب دعویٰ، رہن نامہ، متبنیٰ یا تبنیت نامہ، حلف نامہ، اشٹام پیپر، وصیت نامہ، وقف نامہ، مختار نامہ، بیع نامہ، استغاثہ، سمن، مچلکہ، پولیس روزنامچہ، روبکار، ایف آئی آرز وغیرہ تحقیق کا اہم حصہ ہیں۔ اردو بطور عدالتی زبان برصغیر پاک و ہند میں تاریخی، ثقافتی اور سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے مختلف زبانوں سے متاثر ہوئی ہے۔عدالتی زبان میں زیادہ تر قانونی اصطلاحات فارسی، عربی اور انگریزی سے آئی ہیں۔اسکے ساتھ ساتھ اردو کو عدالتی زبان کے طور پر نفاذ کے حوالے سے عدالتی اور حکومتی احکامات کا جائزہ لیا گیا ہے۔عدالتی زبان کے حوالے سے عوام کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۶- تحقیقی طریقہ کار: Research Methodology

یہ ایک دستاویزی تحقیق ہے جس کا براہ راست تعلق سماج کے ساتھ ہے۔اس مجوزہ مقالے کی بنیاد موضوع سے متعلق مصادر اور ماخذات پر رکھی گئی ہے۔عدالتی زبان سے متعلقہ بنیادی مآخذات اور مواد کی جمع آوری کے لیے عدالت و تھانہ ضلع راولپنڈی اور عدالت و تھانہ اسلام آباد سے رجوع کیا گیا ہے۔اس مجوزہ مقالے میں عدالت اور تھانہ میں استعمال ہونے والے دستاویزات کے نمونے ان میں موجود ثقیل اصطلاحات کو تحقیق کا حصہ بنایا گیا۔بنیادی اور ثانوی مآخذات کے لیے جن کتب خانوں اور جامعات سے مدد لی گئی ہے۔ان میں (نمل یونیورسٹی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، نیشنل لائبریری فیڈرل لاء ہاؤس راولپنڈی، سپریم کورٹ آف پاکستان لائبریری راولپنڈی، کتب خانہ وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد، جوڈیشل کمپلکس لائبریری راولپنڈی)اور نجی کتب خانوں کے ساتھ پبلشرز جن میں سنگ میل پبلشر، اکادمی ادبیات اور نیشنل بک فاؤنڈیشن جیسے اداروں کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اخبارات، رسائل، ویب گاہوں، آن لائن کتب خانوں ریختہ لائبریری پر دستیاب مواد تحقیقی طریقہ کار کا اہم حصہ رہے ہیں۔ وکلاء اور پولیس کے افسران سے انٹرویوز شامل تحقیق ہیں۔

۷۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق:(Works Already Done)

آزاد کشمیر میں اردو بطور دفتری زبان: تحقیقی و تنقیدی جائزہ" کے موضوع سے محمد اسحاق علوی نے ۲۰۰۳ میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اپنا مقالہ پیش کیا۔اس مقالے میں آزاد کشمیر میں دفتری اور تعلیمی نظام میں اردو کی ترویج، اردو بطور دفتری زبان مسائل و مشکلات اور آئندہ امکانات پر تحقیقی کام کیا گیا ہے۔
رضیہ سلطان جان نے "دفتری اردو میں مقتدرہ کی خدمات (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)" کے موضوع سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایم فل کی ڈگری کے حصول کے لیے ۲۰۰۳ میں اپنا مقالہ پیش کیا۔اس مقالے میں قیام پاکستان کے بعد مقتدرہ قومی زبان کی خدمات،اس کے قیام ۱۹۸۹ سے اگست ۲۰۰۲ تک کی گئی کوششوں کا جائزہ لیا گیا۔

اردو میں لسانیات کے مباحث" کے عنوان سے پی ایچ ڈی اردو کی ڈگری کے لیے عبدالغفور ساہی نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں اپنا مقالہ پیش کیا جس مقالے میں اردو زبان کے نظریات، لسانی مباحث اور لسانی تشکیلات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ظفر احمد نے "پاکستان میں اردو لسانی تحقیق، (تجزیاتی مطالعہ)" کے موضوع پر ۲۰۱۴ میں پی ایچ ڈی کا مقالہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد میں پیش کیا۔اس تحقیق کا زمانی دائرہ کار قیام پاکستان سے ۲۰۱۳ تک ہے۔

پی ایچ ڈی اردو کی ڈگری کے حصول کے لیے سید اشفاق حسین بخاری نے ۲۰۰۷ میں "پاکستان میں دفتری اردو کا تجزیاتی مطالعہ" کے موضوع سے اپنا مقالہ پیش کیا۔اس تحقیقی مقالے میں دفتری اردو کے حوالے سے مختلف اسالیب کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ دفتری اردو کی اہمیت، ترویج و اشاعت اور مستقبل کے امکانات پر بات کی گئی ہے۔ نیز دفتری اردو کے فروغ کے لیے مقتدرہ قومی زبان اور انجمن ترقی اردو کی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں ۲۰۱۷ میں احسان قادر صدیق نے پی ایچ ڈی (اردو) کی ڈگری کے حصول کے لیے اردو میں جدید لسانیات کے مباحث" کے موضوع سے اپنا مقالہ پیش کیا۔

۸-تحدید Delimitation

مجوزہ تحقیقی مقالے میں پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کے سماجی استعمال اور عمومی سماج کے ساتھ اس کے تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ عدالت اور محکمہ پولیس کے دستاویزات جن میں دعویٰ، جواب دعویٰ، رہن نامہ، متبنیٰ یا تبنیت نامہ، حلف نامہ، اشٹام پیپر، وصیت نامہ، وقف نامہ، مختار نامہ، بیع نامہ، استغاثہ، سمن، مچلکہ، پولیس روزنامچہ، روبکار، ایف آئی آرز وغیرہ تحقیق میں شامل ہیں۔ اور ان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کو شامل کیا گیا ہے۔ مجوزہ تحقیقی مقالے کے حوالے سے عدالت و تھانہ ضلع راولپنڈی اور عدالت و تھانہ اسلام آباد کو شامل تحقیق کیا گیا ہے۔ عدالتی زبان کے حوالے سے عوام کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۹-پس منظری مطالعہ Literature Review

مجوزہ موضوع پر کام کرنے کے لئے جن کتب اور دستاویزات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں عدالت اور محکمہ پولیس کے زیر استعمال دستاویزات کے ساتھ ساتھ اشٹام اور دیگر سرکاری اور غیر سرکاری دستاویزات شامل ہیں جو روزمرہ کی عدالتی کاروائیوں کا حصہ ہیں۔

اس تحقیقی منصوبے کے تحت مارکس گالڈیا (Marcus Galdia) کی کتاب (Legal Linguistics) کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب قانونی لسانیات کے مسائل کا تعارف کرواتی ہے اور ۲۰۰۹ میں نیویارک سے شائع ہوئی۔

اس کے علاوہ محمد نذیر رانجھا کی کتاب "قدیم عدالتی اردو زبان" کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مغربی پاکستان اردو اکیڈمی سے ۱۹۸۰ میں شائع کی گئی۔ اس کے علاوہ ڈپٹی نذیر احمد کی " قوانین تعزیرات ہند کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۳ ابواب پر مشتمل ہے اور ۱۸۶۵ میں لکھنو سے شائع ہوئی۔ مولوی وحید الدین سلیم کی کتاب " وضع اصطلاحات" کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

رؤف پاریکھ کی کتاب "لسانیات کے بنیادی مباحث" شامل ہے۔ یہ کتاب ۱۴ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن میں سماجی لسانیات (۱): زبان اور معاشرہ، سماجی لسانیات (۲): کثیر لسانی معاشرہ مشترک زبان اور قومی زبان کے نام سے دو ابواب شامل ہیں۔ ان ابواب میں لسانی تغیرات کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر عطش درانی کی کتابیات قانون (اردو)، نسیم صابر چوہدری کی "دعویٰ نویسی و وثیقہ نویسی، دیوانی، فوجداری، مال"، ڈاکٹر تنزیل الرحمان کی فہرست اردو کتب قانون "گیان چند کی "عام لسانیات"، پروفیسر نیاز عرفان اور نور احمد شاد کی کتاب "دفتری املا"، جمشید عالم کی کتاب "دفتری زبان کا تعارف" در جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کی "عدالتی فیصلے" کے ساتھ ساتھ ایڈووکیٹ سید اظہار حیدر رضوی کی کتاب دستاویز نویسی کا فن، ڈپٹی نذیر احمد کی مجموعہ قوانین تعزیرات ہند، ڈاکٹر جمیل جالبی کی اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، محمد عطااللہ خان کی قانونی دستاویز نویسی (اصول اور نمونے)، چودھری احمد خان (علیگ) کی اردو سرکاری زبان، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، بلوچستان میں نفاذ اردو، ڈاکٹر سید عبداللہ کی کتاب پاکستان میں اردو کا مسئلہ ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ، میاں محمد اسلم، اردو نامہ لاہور (منتخب ادارے)، گوپی چند نارنگ، املا نامہ، رشید حسن خان کی کتاب اردو اِملا، عبارت کیسے لکھیں؟ مولوی عبدالحق، قواعد اردو، ابو محمد سحر، اردو اِملا اور اس کی اصلاح، سید عابد علی عابد کی کتاب اصول انتقاد ادبیات، ڈاکٹر عبدالمالک عرفانی، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، ڈاکٹر وحید قریشی، مجلس زبان دفتری پنجاب ایک تعارف کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اصطلاحات کے حوالے سے مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ رشید احمد صدیقی کی "کشاف قانون اصطلاحات" (جلد اول، جلد دوم جلد سوم)، فرھنگ اصطلاحات و محاورات قانون "تصنیف و ترجمہ (کراچی یونیورسٹی)، ایچ ایچ ولسن کی اصطلاحات عدلیہ ومالگزاری" شامل ہیں۔

۱۰- تحقیق کی اہمیت Significance of Study

عدالتی زبان کی اہمیت اور قدر و منزلت سے کوئی فرد انکاری نہیں ہو سکتا۔ عدالتی زبان ایک الگ رجسٹر کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔ عدالتی زبان پر تحقیقی کام عدالتی زبان کو سمجھنے اور اس کے عملی اطلاق میں مفید ثابت ہو گا۔ یہ سماجی لسانیات کے میدان میں طلباء کے لیے نئ جہتیں فراہم کرئے گا۔ اس تحقیق سے عدالتی زبان کے سماجی استعمال کے ساتھ ساتھ ان سے جڑے مسائل کو سمجھنے میں مدد ملی ہے۔

پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان اور محکمہ پولیس کے زیر استعمال دستاویزات منفرد و دقیق الفاظ، تراکیب اور ثقیل اصطلاحات پر مشتمل ہیں۔ جو کہ عام فہم اور سلیس طرز کی نہیں۔ جس کی وجہ سے نیم خواندہ فرد کو ایسی صورتحال میں ایک مخصوص طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے معاونت درکار ہوتی ہے۔ جو کہ ان الفاظ اور اصطلاحات کی سہل انداز میں وضاحت یا تشریح کر سکیں۔ یہ وہ قابل غور و فکر عنصر ہے جو کہ لائق توجہ ہے۔ کیوں کہ اس بات کے تناظر میں یہ تلخ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ عام لوگ ایک خاص طبقے کی اجارہ داری کے زیر اثر رہتے ہیں واضح تراکیب اور لفظوں کے اصل معنی و مفہوم سے ناآشنائی عوام کے لئے خسارے کا موجب بنتی ہے۔ جبکہ آئین پاکستان عوام کی اس خواہش کا عکاس ہے کہ وہ تمام قانون وضوابط اور آئینی حقوق کی بابت صادر کیے گئے فیصلوں کو براہ راست سمجھنا چاہتے ہیں۔ عدالتوں میں انگریزی زبان اور اردو کی ثقیل اصطلاحات کے استعمال کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آئین و قانون کے نسبتاً سادہ نکتے بھی بہت پیچیدہ اور ناقابل فہم ہوتے ہیں۔ اردو کی عدالتی زبان میں عام لوگوں کو سمجھانے کے لیے صاف، سادہ اور آسان الفاظ اور جملوں کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ یہ تحقیقی کام عام پاکستانی شہری جس کا کسی بھی معاملے میں عدالت یا محکمہ پولیس سے واسطہ پڑتا ہے اس کے لیے انتہائی مفید ہے۔ کیوں کہ ہر شہری کا یہ بنیادی حق ہے کہ اپنے ملک کے قوانین، عدالت کے حکم ناموں اور عدالتی درخواستوں کو سمجھے۔ کیوں کہ اگر نیم خواندہ شخص اپنے قانونی معاملات سے آگاہ ہو گا تو وہ بطور شہری اپنے حقوق و فرائض کے بارے میں جان سکے گا۔ عدالتی اصطلاحات سے واقفیت رکھنے کی بدولت مالی خسارے اور وقت کے ضیاع سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ بلکہ قانونی معاملات میں دھوکہ دہی سے بھی بچاؤ ممکن ہے۔ تحقیقی کام میں ایسی مشکل اصطلاحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جس کا آسان فہم مطلب معلوم ہونا کسی بھی شہری کے لیے ضروری ہے۔ عدالتی زبان کی تحقیق میں اس ادارے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینا اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس طرح کے مفصل تجزیوں کی بدولت اس ادارہ کے بہت سے علمی و عملی وظائف پر روشنی پڑے گی۔ اردو کی عدالتی زبان کی ترقی و ترویج کے امکانات روشن ہوں گے۔ عدالتی زبان کے علاوہ دیگر عدالتی مسائل جن کا اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے تو یہ تحقیقی مقالوں کا متقاضی ہے۔

عدالتی زبان میں مشکل الفاظ کو سہل بنا کر عوام کو اشٹام فروشوں اور وثیقہ نویسوں کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔ یہ تحقیق عدالتی زبان کے رجسٹر میں متروک، مستعمل اور نئے الفاظ کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کی فہرستیں بنانے کے لیے ایک کاوش ثابت ہو گی۔

بنیادی مباحث

الف۔ رجسٹر کیا ہے اور عدالتی زبان کے رجسٹر کی پہچان:

زبان کی اصطلاح میں رجسٹر لفظ انگریزی کے Register کے مترادف ہے۔ یہ لفظ سماجی لسانیات کی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے زبان کے اندر پائے جانے والے تغیر و تبدل (Variations)۔ تغیر و تبدل سے یہاں مراد ہے زبان کے استعمال میں پائی جانے والی وہ تبدیلیاں جو اس کے استعمال سے وجود میں آتی ہیں۔

لسانی رجسٹر ایک ایسی زبان کی مختلف اقسام کا مجموعہ ہے جو مخصوص حالات میں استعمال ہوتی ہیں۔ زبان کا رجسٹر بولنے والے کی زبان میں رسمی سطح ہے جو مختلف حالات پر متعین ہوتی ہے۔ یہ ایک سماجی لسانیات کا تصور ہے۔ یعنی ایسے سماجی معیارات کی بنیاد ہے جو مختلف زبانوں اور لہجوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ رجسٹر کے حوالے سے آصف آغا نے registers of language میں یوں لکھتے ہیں کہ

"A register is a linguistic repertoire that is associated, culture internally, with particular social practice and with persons who engage in such practices.The repertoires of a register are generally linked to systems of speech style of which they are the most easily reportable fragments."1

لسانی رجسٹر ایک ایسا طریقہ کہ جس میں لوگ مختلف، الفاظ، اِملا یا قواعد کا استعمال کیسے کرتے ہیں۔ یعنی مختلف لوگوں کا مختلف حالات میں بات چیت یا لکھنے کا طریقہ۔ مختلف ماحول مختلف رجسٹروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ہم کلاس میں ایک استاد سے اپنی ناراضگی کا اظہار اس طرح نہیں کرتے جس طرح کسی میچ کے دوارن میچ ریفری سے کرتے ہیں۔ دراصل رجسٹر زبان کے مخصوص اسالیب ہیں جن کی بنیاد زبان کا استعمال ہے۔ ہر زبان اپنے موقع محل کے مطابق استعمال ہوتی ہے اور اسے استعمال کرنے والا اپنی عمر تعلیم، جنس، طبقہ کے مطابق

استعمال کرتا ہے۔ کہنے کا مطلب ہے زبان کا رجسٹر سامعین (گفتگو کس سے کی جاری ہے)، موضوع (کیا)اور مقام (جس جگہ آپ گفتگو کر رہے ہیں) کے لحاظ سے محضر ہوتا ہے، اسی سے اس کا اسلوب واضح ہوتا ہے۔ سماج میں زندگی کے معیار الگ ہوتے ہیں اور انہی کے مطابق زبان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی لسانی تغیر و تبدل کی بنیاد بنتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک سائنسداں، ڈاکٹر، تاجر، وکیل، استاد اور کھلاڑی اپنے اپنے پیشوں کے مطابق جو زبان استعمال کرتا ہے وہ یکساں نہیں ہوتی پیشے کے لحاظ سے اس میں الگ لفظیات کا استعمال ہوتا ہے جو ان کے اسلوب کو الگ کرتا ہے۔

لسانی رجسٹر کے بنیادی عناصر:

یہاں سوال اٹھتا ہے کہ ایک لسانی رجسٹر سے دوسرے لسانی رجسٹر کی الگ پہچان کس بنیاد پر ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کونسے عناصر ہیں جو مختلف رجسٹروں کو تشکیل دیتے ہیں اور ان کی انفرادی پہچان کیا ہے؟۔ چونکہ رجسٹر ایک زبان کے اندر کی خاص تشکیل ہے، اس لئے اسے تشکیل دینے والا بھی زبان کے اندر رہی ہوتا ہے البتہ اپنی ضرورت اور مرضی کے مطابق اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ الفاظ کا انتخاب، جملوں کی بناوٹ اور اسلوب مخصوص ہوتا ہے جس کی وجہ سے رجسٹر کی انفرادی پہچان بنتی ہے۔ انہیں تین چیزوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

1۔ فرہنگ

2۔ جملوں کی ساخت

3۔ اسلوب

فرہنگ: رجسٹر کی خاص بنیاد فرہنگ ہوتی ہے۔ ایک رجسٹر کو دوسرے سے کن الفاظ کی بنیاد پر الگ کیا جا سکتا ہے۔ موضوع اور موقع محل کے مطابق ایک فرہنگ دوسرے سے الگ ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر قانون کی زبان اور طب کی زبان میں بہت زیادہ فرق محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تجارت کی زبان اور سائنس کی

زبان کی لفظیات کافی الگ ہوتی ہیں۔ان کے ماہرین اپنے اپنے موضوعات میں اپنی اپنی لفظیات کا استعمال کرتے ہیں لیکن یہ ان لفظیات سے الگ ہوتا ہے جب وہ ماہرین اپنے بچوں،ماں و بیوی کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔

جملوں کا مخصوص استعمال: لفظیات کے علاوہ مختلف موضوعات یا موقع محل میں جملوں کا استعمال ایک حد تک مخصوص ہوتا ہے۔ یہ خصوصیت زبان کے اندر اسکی داخلی ساخت کے ساتھ ہی چلتی ہے۔ جیسے اخبارات کی سرخیوں میں لفظیات تو ایک سی ہوتی ہے لیکن جملوں کی ساخت خاص ہوتی ہے۔

اسلوب: اسلوب کی بڑی اہمیت ہے، ماہرین لسانیات تو اسلوب یا کہنے کے ڈھنگ اور رجسٹر کو ایک دوسرے کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ یہاں اسلوب سے مراد ادبی اسلوب نہیں ہے بلکہ زبان کے اس ڈھنگ سے ہے جو بولی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر عدالتی زبان کو لیجئے، عدالت میں استعمال ہونے والی زبان میں عربی و فارسی الفاظ کی زیادہ آمیزش ہوتی ہے۔ جملوں کی ساخت بھی اپنی طرح کی ہوتی ہے۔ زبان کا روایتی استعمال ہونے کے ساتھ اس کا مفہوم بھی مخصوص ہوتا ہے۔ مثلاً عدالت میں "بنام" کی آواز لگتے ہی دو ایسی پارٹیوں کا مفہوم سامنے آجاتا ہے جن کے درمیان مقدمہ چل رہا ہے۔ "آصف علی بنام شوکت علی" کہنے سے واضح ہو جائے گا کہ دونوں کسی مقدمے سے جڑے ہیں لیکن آصف علی اور شوکت علی کے درمیان کہنے سے یہ مفہوم نہیں نکلے گا کیونکہ دونوں کے درمیان دوستی بھی ہو سکتی ہے، جھگڑا بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح عدالت میں جب دونوں پارٹیوں کو حاضر ہونے کے لئے آواز لگائی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے حاضر ہوں لیکن یہاں حاضر ہونے کا استعمال عدالت تک ہی محدود ہے۔

رجسٹر کی اقسام اور ان کی خصوصیات:

سماج اور زندگی کی سرگرمیوں میں کسی زبان کے مختلف رجسٹر ہو سکتے ہیں جیسے عام رویہ، ادبی رجسٹر، سماجی علوم سے متعلق رجسٹر، تجارت سے متعلق رجسٹر، سائنسی علوم کے رجسٹر، سرکاری کام کاج کے رجسٹر، میڈیا سے متعلق رجسٹر اور کھیل کود سے متعلق رجسٹر۔ ان کے علاوہ بھی کئی رجسٹرز ممکن ہیں۔ کچھ لسانی ماہرین کے

مطابق رجسٹر کی دو اقسام ہیں رسمی اور غیر رسمی۔ زیادہ تر لسانی ماہرین کے مطابق پانچ مخصوص رجسٹر ز ہیں۔ اوپر بیان کیے گئے رجسٹر ز کو لسانی ماہرین نے ان پانچ اقسام میں بیان کیا ہے۔

1۔جامد یا منجمد Frozen Register:

اس میں زبان حقیقی وقت اور شکل میں "منجمد" ہوتی ہے۔اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔ منجمد رجسٹر بہت پرانی تحریروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قران پاک کے الفاظ، بائبل کے الفاظ، دعائیں وغیرہ۔

2۔رسمی رجسٹر Formal Register:

رسمی رجسٹر ایک ایسی بات چیت کا انداز ہے جو درست گرامر، خاص لغت اور مہذب الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ اس کا استعمال رسمی مواقع پر ہوتا ہے۔ یہ پروفیشنل اور تعلیمی اداروں میں استعمال ہوتا ہے۔ رسمی رجسٹر میں پیچیدہ جملے، شائستہ گفتگو، مخصوص لغت، کاروباری خطوط، تعلیمی تحریریں، عدالتی معاہدے اور دیگر سرکاری دستاویزات کی رسمی زبان شامل ہے۔

3۔مشاورتی رجسٹر:Consultative Register:

اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کسی ایسے شخص سے بات چیت کی جائے جس کو کسی معاملے کا خصوصی علم ہو یا اس کو مشورہ دیا جائے، مثلاً ایک اعلیٰ اور ماتحت کے درمیان مواصلات، استاد اور طالب علم کے درمیان مکالمہ وغیرہ۔

4۔غیر رسمی Casual Register:

یہ عام طور پر آرام دہ اور معاشرے میں موجود افراد جیسے دوستوں یا خاندان کے افراد کی آپس میں گفتگو کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس میں زبان کا خصوصی یا پیچیدہ استعمال ضروری نہیں ہوتا۔

5-قریبیIntimate Register:

یہ رجسٹر انتہائی ذاتی مواصلات میں استعمال ہوتا ہے۔ جہاں لوگ پہلے سے اچھی طرح ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں۔ جن کا ایک مشترکہ ماضی ہوتا ہے۔ جیسے خاندان کے لوگ، قریبی دوست، شوہر اور بیوی وغیرہ۔

ہم معاشرے میں پانچ رجسڑز استعمال کرتے ہیں۔ زبان کے ذریعے معاشرے میں رہنے والے افراد کے لیے بننے والے مسائل پر بات کی جاتی ہے۔ ہم رسمی اور مشاورتی رجسٹر کو اکھٹا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بنیادی طور پر متوسط اور اعلیٰ طبقے کے زریعے استعمال ہوتے ہیں۔ ان دونوں کا موازنہ غیر رسمی سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ منجمد اور قریبی خود وضاحتی ہیں۔

عدالتی زبان کا "رجسٹر" رسمی رجسٹر کہلاتا ہے۔ جو قانون کے بارے میں وسیع معنوں میں بات کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عدالتی دستاویزات میں موجود الفاظ، اصطلاحات اور تراکیب اس کے رسمی رجسڑ ہونے کی پہچان ہیں۔ قانون اور زبان کے درمیان ایک ناقابل تقسیم تعلق ہے۔ عدالتی زبان مخصوص اصطلاحات اور تعریفات کا استعمال کرتی ہے۔ تاکہ غیر واضح ہونے سے بچا جاسکے اور یہ یقینی بنایا جاسکے کہ شامل ہر شخص معنی کو واضح طور پر سمجھتا ہے۔

عدالتی رجسٹر سامعین، موضوع، مقصد اور مقام پر منحصر ہے۔ عدالتی زبان کے رجسٹر کی پیروی کرتے ہوئے مختلف قانونی دستاویرات کی درست تشریح کی جاسکتی ہے۔ جو انصاف کو فروغ دے گی۔ قانونی زبان کی منظم اور رسمی نوعیت غلط فہمیاں یا متضاد تشریحات کے امکانات کو کم کر سکتی ہے۔ مناسب قانونی زبان کا استعمال اسے عدالتی دستاویزات تخلیق کرنے کے لیے ضروری ہے جو عدالت میں لمبے عرصے کے لیے برقرار رکھے جا سکتے ہیں۔

رسمی زبان کا استعمال ایک ایسی زبان کی شکل ہے جو قانونی ماحول میں استعمال ہوتی ہے۔ زبان کے استعمال کے مختلف طریقے وہ ہیں جن کا استعمال لوگ حالات اور جن لوگوں سے وہ بات کر رہے ہیں کی بنیاد پر کرتے

ہیں۔عدالتی زبان کے رجسٹر پر توجہ مرکوز کرنے سے عدالتی زبان کے لفظی اور معنائی خصوصیات، قانونی متن کی خصوصیات، تشریح اور ترجمے کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ان خصوصیات کی بنیاد پر زبان کی درجہ بندی میں خصوصی الفاظ، قدیم اصطلاحات اور غیر ملکی زبانوں کے الفاظ کی شناخت ہوتی ہے۔ عدالتی رجسٹر کو اس کی مواصلاتی اور لسانی خصوصیات کی بنیاد پر ایک مختلف قسم کا رجسٹر سمجھا جاتا ہے۔

عدالتی قوانین، فرائض، حقوق اور قانونی معاملات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ قانونی زبان کو سمجھا جائے جو خاص لغت سے بھری ہوئی ہے۔عدالتی زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کے معنی عمومی زبان میں مختلف ہوتے ہیں۔ عدالتی زبان میں قدیم الفاظ اور جملے کے علاوہ غیر ملکی الفاظ کی بھی بڑی تعداد شامل ہے جو قانونی زبان میں مکمل طور پر ضم ہو چکے ہیں۔

رجسٹر کے حوالے سے ایک بات واضح ہے کہ نحوی ڈھانچے مختلف رجسٹروں میں مقصد یا ابلاغی حالات کے مطابق مختلف طور پر تقسیم ہوتے ہیں۔عدالتی رجسٹر کو اس کی لسانی خصوصیات اور ابلاغ کے طریقہ کار، شرکاء کے تعلقات اور ان کے پس منظر کے علم کے حوالے سے ایک منفرد قسم سمجھا جاتا ہے۔عدالتی رجسٹر کی نمایاں خصوصیات کی شناخت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عدالتی رجسٹر کی زبان کا تجزیاتی موازنہ کسی دوسرے رجسٹر کی زبان کے ساتھ کیا جائے۔عدالتی زبان کے طویل جملے، پیچیدہ نحو، فعل کے بجائے اسم کا بار بار استعمال، محدود وقفہ اور قدیم اصطلاحات اس رجسٹر کی خصوصیات ہیں، جو اسے دوسرے رجسٹروں سے ممتاز بناتی ہیں۔

عدالتی زبان میں طویل اور غیر معمولی جملے کی ساخت، غیر ضروری الفاظ، الفاظ کی تکرار بہت کم دیکھنے میں ملتی ہے۔عدالتی زبان میں عربی، فارسی زبان کے الفاظ شامل ہیں بلکہ یوں کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ ان زبانوں کے الفاظ اس میں پوری طرح ضم ہو چکے ہیں۔عدالتی زبان کے رجسٹر کی پہچان جن الفاظ سے ہوتی ہے ان کی چند مثالیں یوں ہیں۔

مستغیث، زوجہ مہجورہ، متبنّٰی، خبطی ،انتقاض معاہدہ، تملیک، جمعبدی، مسوی، مال مسروقہ ، بیلف، سپاس نامہ ،آبیانہ، آئینِ دیوانی، تحقیر عدالت، تدارک خفیف، تخویف مجرمانہ، ، تنقیحات، توطن، تکزیب، جائیداد منقولہ، جائیداد غیر منقولہ، جائیداد مکفولہ، امر ماورائے تدبیر ، اردلی، اکراہ، امتناع، اراضی افتادہ، اراضی خالصہ ، استحقاق شفع ،اختفا، انفکاکِ رہن، انقضائے معیاد، ارث، استحقاق، انتقاض معاہدہ، استحقاق قطعی، اِبرائے ذمہ، اِجارہ نامہ، متعصب، شفع، حضانت، مدعی ، کھتونی، سلب تقطیب ،ایجاب ،متوفی، امتناع، تناقض، منکشف، نقشہِ مضروبی، تعزیری، نرح، جرح، کھیوٹ، خسرہ گرداوری، انتقال، رجسٹری، شجرہ پارچہ، اتلاف، ابطال نامہ، تخریب، اعلامیہ ، مقتدر، مالک قطعی، اسقاط حمل، ذی استطاعت، قانون اہل ہنود، حاکم اعلیٰ، شاہراہ، اعلیٰ استحقاقی رٹ، ہائی کمشنر ، مع قبضہ وارث، استحقاق قطعی، مکمل حق مراعتی، ،التوا، تعطیل، متروک الیہ، طفلِ متروکہ وغیرہ وغیرہ۔

ب۔اردو بطور عدالتی زبان ابتدااور عدالتی زبان پر دیگر زبانوں کا اثر

اردو بطور عدالتی زبان اردو کی ایک رسمی اور قطعی شکل ہے جو قانونی دستاویزات اور عدالتی کاروائیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ برصغیر پاک وہند میں تاریخی، ثقافتی اور سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے یہ صدیوں سے مختلف زبانوں سے متاثر ہوئیہے۔ اردو میں زیادہ تر قانونی اصطلاحات فارسی اور عربی سے آئی ہیں، کیونکہ یہ زبانیں مغل سلطنت کے دوران غالب تھیں، جب قانونی اور انتظامی نظام قائم ہوا تھا۔ فارسی اور عربی کے علاوہ کچھ ترکی زبان کے الفاظ بھی اردو کے قانونی الفاظ میں داخل ہوئے، خاص طور پر انتظامی اور فوج سے متعلقہ اصطلاحات میں۔ ارود بطور عدالتی زبان تاریخی اثرات کی وجہ سے فارسی، عربی اور انگریزی سے ماخوذ الفاظ کی ایک قابل ذکر تعداد پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بہت سے الفاظ رسمی، عین مطابق، اور قانونی دستاویزات، عدالتی کاروائیوں اور سرکاری فیصلوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

اردو بطور عدالتی زبان ابتدااور ترویج کے حوالے سے عدالتی احکامات کی ایک لمبی فہرست موجود ہے۔ عوام کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدالتی زبان کے لیے اردو زبان کا انتخاب کیا گیا۔ اردو پاکستان کی قومی، علمی اور

ثقافتی زبان ہے۔اس کی اپنی تاریخ ہے اوراس کے دامن میں بڑی وسعت ہے۔ پاکستان میں بسنے والے افراد کی بڑی تعداد اس زبان کو آسانی کے ساتھ سمجھ اور بول سکتے ہیں۔ بات انگریزی دور سے شروع کی جائے تو اس وقت عدالتی زبان فارسی ہوا کرتی تھی۔اسی دور میں عدالتی زبان کو فارسی سے بدل کر اردو کو رائج کیا گیا یہ فیصلہ انگریز گورنر جنرل نے ۱۸۳۷ء میں کیا اس وقت کی صدر عدالت دیوانی اور صدر نظامت کلکتہ نے ۱۸۳۹ء میں مشترکہ طور پر اردو کے حوالے سے قرارداد مرتب کی۔ اس حوالے سے احمد خان (علیگ) اپنی کتاب اردو سرکاری زبان میں لکھتے ہیں کہ

A- The Court resolves, with the sanction of his honors the Deputy Governor, that the urdu Language shall, in future be the language of record in all proceeding and order in the sudder Dewanny and nizamut adalt, at the presidency, and that The Same shall be written in the persion character.

B- The proceeding and papers in all civil Cases transmitted to his court which may be written either in the persion, urdu or bangali language Shall be Unaccompanied by translations but in Criminal trials for the crime of Thagse, all papers which may be drawn up in the persion or Urdu language, shall be accompanied by translation in the urdu

C- All papers in the Mogh, orissa and other diatects shall be accompanied by Urdu transtation.

D- The authorities in the bangal district Shall correspond with each other in the vernacular language ,and empaty the urdu in their correspondence with Courts of other districts the Same rule mutandis , in cuttack and the previnces subjects to the jurisdiction of this court." 2

عدالت کے اس حکم نامے کے بعد عدالتی دستاویزات جن میں سمن، روبکار، پروانے، مچلکے اور کسی حد تک عدالتی فیصلے بھی اردو میں تحریر کیے جانے لگے۔ ۱۸۸۴ء سے نچی عدالتوں کے فیصلے بھی باقاعدہ طور پر اردو میں مرتب کیے جانے لگے۔ اردو کی ترویج میں انگریز مصنفین کی خدمات بھی اہمیت کی حامل ہیں۔ جنہوں نے خود بھی اردو زبان سیکھی اور قانونی کتابیں لکھنے کے ساتھ ساتھ عدالتی فیصلوں کے ترجمے بھی کیے۔

عدالت چیف کورٹ کے احکامات بھی اہمیت طلب ہیں۔ جس میں انھوں نے کہا کہ عدالت چیف کورٹ پنجاب کے قواعد واحکامات مترجم "طامس جارج" میئر مترجم چیف کورٹ ۱۸۹۳ء یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء کو یہ کتاب مرتب ہوئی اور اسی سال طبع ہو گئی۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۷ پر مروجہ عدالت ہائے پنجاب کے عنوان سے ایک حکم درج ہے جو کہ کچھ یوں ہے۔ جس کو ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔

> ''اردو زبان عدالت ہائے ماتحت بحوالہ دفعہ ۶۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ زبان اردو کو لوکل گورنمنٹ نے عدالت ہائے ماتحت تک پنجاب کی زبان قرار دیا ہے''۔ ۳

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی اردو زبان کے فروغ اور ترقی کے لیے قائم کیے گے ادارے مجلس زبان دفتری نے اپنی خدمات پیش کرنا شروع کی۔ اس ادارے نے جون ۱۹۵۰ء کو ذیلی مجالس کی طرف سے پیش کی جانے والی سفاشات کو منظور کیا جن پر عملدر آمد کے لیے پاکستان میں موجود پنجاب حکومت نے ۱۰ اگست ۱۹۵۰ء کو ایک مراسلے کے ذریعے احکامات جاری کیے۔ حکومتوں کے احکامات کے حوالے سے ''ڈاکٹر وحید قریشی'' لکھتے ہیں کہ ''ضلعی سطح کے دفاتر میں انگریزی کی جگہ فوری طور پر اردو کو نافذ کیا جائے۔'' (۴) اسی کے ساتھ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ عدالتوں میں کام کرنے والے عرائض نویسوں کے کام کو بھی اردو میں ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا

کہ ''ملحقہ محکموں اور سرکل کے دفاتر میں دفتروں کے سربراہ عرائض نویسی کا کام فوری طور پر اردو میں شروع کریں۔''۵

ان احکامات میں کہا گیا کہ حکومتوں کی طرف سے ایسے اقدامات کیے جانے چاہیے۔ جن کی وجہ سے اردو کے استعمال کو عام کیا جاسکے احکامات کے حوالے سے ڈاکٹر وحید قریشی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''ایسے اقدامات عمل میں لائے جائیں کہ سیکریٹریٹ کے دفاتر کے ملازمین اردو کو دفتری زبان کے طور پر اختیار کرنے کے لیے تیار ہو سکیں۔''۶

حکومت نے ۱۴جولائی ۱۹۵۱ء کو حکم جاری کیا کہ محکموں میں انگریزی میں استعمال ہونے والے فارموں کا اردو میں ترجمہ کروایا جائے جس کی ذمہ داری مجلس زبان دفتری پنجاب کو دی گئی۔ اب تک اس ادارے کی کوششوں سے ۲ہزار سے زائد فارموں کا ترجمہ کرکے محکموں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جن میں عدالتوں کے زیر استعمال فارم بھی شامل ہیں۔

فروری ۱۹۵۱ء میں حکم جاری کیا گیا۔ جس کے مطابق آئندہ تمام سرکاری اردو مطبوعات کو ٹائپ کیا جائے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر وحید قریشی کا کہنا ہے کہ

> ''حکومت کی جانب سے ۲۴دسمبر ۱۹۵۱ء کو احکام جاری کیے گئے کہ صوبائی محکموں نیز محکمہ قانون میں قواعد وضوابط اور مرکزی قوانین کو اردو میں ترجمہ کرنے کے لیے تراجم کے شعبے قائم کیے جائیں اور ان تراجم کا استناد مجلس زبان دفتری پنجاب کے گیارہ محکموں میں متراجم مقرر کیے گئے لیکن بعد ازاں ان کی مدت ملازمت میں توسیع نہ کئے جانے کے باعث یہ کام تمام تر مجلس زبان دفتری پنجاب کے سپرد کر دیا گیا۔''۷

۴جولائی ۱۹۷۲ء کو حکومت کی جانب سے احکام جاری کیا گیا کہ تمام سرکاری دفاتر میں انگریزی کی جگہ اردو کو اختیار کیا جائے سوائے ان دفاتر کے جن میں فنی ودیگر وجوہات کی وجہ سے انگریزی کا استعمال ناگزیر ہے۔ ۱۹۷۳ء میں حکومت کی طرف سے اردو ٹائپ کے لیے مشینوں کی خریداری کی گئی اور سال ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۱ء تک یہ جملہ محکموں اور دفتروں جن میں عدالتی دفاتر بھی شامل ہیں کو بلا قیمت استعمال کے لیے دی گئی۔

"تعزیرات ہند" کا ترجمہ بھی ڈپٹی نذیر احمد کی طرف سے اسی دور میں کیا گیا۔ اس سے قبل قانون کی ۳ہزار سے زائد تعداد میں کتابیں شائع ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ بے شمار کتابوں کے تراجم بھی کیے جا چکے ہیں۔ ان کتابوں کے حوالے سے چوہدری احمد خان نے "اردو بطور سرکاری زبان" میں یوں لکھا ہے کہ

’’قانون کی انگریزی کتابوں کے اردو میں ترجمے ہورہے ہیں۔وزارت قانون نے ۱۹۸۶ءتک ۳۵-ایکٹ اور آرڈیننس اردو میں منتقل کیے۔اسلامی نظریاتی کونسل نے ۱۹۸۶ء تک ۱۶۹ایکٹ،دو کتب،دو رپورٹیں،ایک فیصلہ،ایک تبصرہ اور ایک درخواست کا اردو میں ترجمہ کیا۔نیز سات ایسی کتابوں کا ترجمہ بھی کیا تھا۔جو بنیادی طور پر مختلف کمیٹیوں اور کونسلوں سے تعلق رکھتی تھی۔مجلس زبان دفتری پنجاب نے ۱۲۳ایکٹ و آرڈیننس، ایک دیکولیشن: ایک قانون کی کتاب، سوال نامہ اور پاکستان آئینی کمیشن کی رپورٹ کا اردو میں ترجمہ کیا۔جو وزارت قانون نے اس کے پاس بغرض ترجمہ بھیجے۔وفاقی شرعی عدالت یکم جون ۱۹۸۰ءسے کام کر رہی ہے۔وفاقی شرعی عدالت میں سماعت بیشتر حالات میں اردو ہوتی ہے۔تمام عدالتی کاروائیاں قومی زبان میں ہی سرانجام دی جاتی ہیں مدعیاں کے بیانات اور جرح سے لے کر وکلا اور مشیران فقہ کی تفصیل بحث تک اردو میں ہوتی ہے۔وفاقی شرعی عدالت کا شعبہ تحقیق و ترجمہ اسلامی قانون کی اہم کتب کے اردو ترجمے کرتے ہیں۔‘‘۔۸

پاکستان کے جج صاحبان اور وکلا کی رائے ہے کہ اردو ہی وہ واحد زبان ہے جیسے پاکستان کے عدالتی نظام میں رائج کرنے سے انصاف کے تقاضے پورے کیے جا سکتے ہیں۔میاں محمد اسلم عدالتوں میں اردو کے رواج کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

’’بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ماتحت مجسٹریٹوں کی مختلف فوجداری عدالتیں ہوتی ہیں۔ان عدالتوں کا تمام تر کام تقریباًاردو میں ہوتا ہے۔افسر سے لے کر اہلمد تک کا کام اردو میں ہوتا ہے۔چالان مقدمہ پیش ہونے پر گواہاں استغاثہ کی شہادتیں، بیان ملزم، فرد جرم کا مرتب ہونا،شہادت صفائی وغیرہ عام طور پر اردو ہی میں قلم بند کی جاتی ہے۔مقدمہ کی تمام تر کاروائیاں اردو میں سپرد قلم ہونے کا رواج دیرینہ ہے۔مزے کی بات یہ ہے کہ کسی ابہام کی صورت میں انگریزی کے مقابلے میں اردو معتبر تصور کرنے کی روایت عام پائی جاتی ہے۔‘‘۹

"جسٹس شیخ انوار الحق صاحب" کی صدارت میں منعقد کی جانے والی پانچویں سالانہ مجلس مشاورت (کانفرنس) جس کا انعقاد ۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو ہوا۔ اس میں "شیخ انوار الحق صاحب" نے اردو کے حوالے سے کچھ اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

> ''اردو کے مطالبات بار بار دہرائے جا چکے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اردو کو دفتر، تعلیم اور کاروبار میں اس کا صحیح مقام ملنا چاہیے۔ اسے ذریعہ تعلیم وامتحان بنانا بھی ضروری ہے اور عدالتوں میں بھی اس کا استعمال ہونا چاہیے۔ تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں، عوام کی سہولت کے لیے قوانین اردو زبان میں مرتب ہوں اور عدالتی کاروائی بھی اردو میں ہو۔''۱۰

جسٹس عطا اللہ سجاد" کی زیر صدارت ساتویں سالانہ مجلس مشاورت کانفرنس ۱۹۷۱ء میں منعقد کی گئی۔ اس کانفرس کے دو اجلاس ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوئے۔

پہلا اجلاس سینٹ ہال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں جناب "جسٹس عطاء اللہ سجاد" جج عدالت عالیہ کی صدارت میں ہوا۔ دوسرا انجمن ترقی اردو لاہور کے دفتر میں جناب "آغا شیر احمد خان خاموش" "جناب ثنا جلالی" "(کوہاٹ) اور جناب محمد شریف سرحدی" کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ جس میں عدالتی اردو کی ترویج کے حوالے سے مطالبات دیکھنے کو ملے۔ جس کے حوالے سے ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ

> '' مغربی پاکستان کی اردو انجمنوں کے دو سے زائد نمائندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انگریزی زبان کی موجودہ بالادست سرکاری حیثیت کا خاتمہ کرکے فوری طور پر قومی زبان کی تعلیم دفتر، عدالت، اور کاروباری اداروں کی سرکاری و دفتری زبان بنایا جائے۔''۔۱۱

عدالتی اردو کے حوالے سے ''جسٹس سردار محمد اقبال'' کا حکم اہمیت طلب ہے۔ جس میں انھوں نے اردو کو ذریعہ اظہار و گفتگو قرار دیا۔ اس حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ

> ''عدالتوں کی زبان ابتدائی سطح پر بالعموم اردو ہی ہے عرضیاں / پرچے اردو ہی میں ہوتے ہیں۔ ماتحت عدالتوں میں فیصلے بھی اردو میں لکھے جاتے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ ہائی

> کورٹ کے سربراہوں کے مشورے سے عدالتی زبان کی مکمل اور فوری تبدیلی کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ اس میں کوئی عملی رکاوٹ موجود نہیں۔"۱۲

"جسٹس سردار محمد اقبال" کے حکم پر سپریم کورٹ وہائی کورٹ کے جج صاحبان اور سینئر وکلا صاحبان نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کے نفاذ سے انصاف کے تقاضے پورے ہوں گے اور عدالتی نظام میں بہتری لائی جاسکے گی۔ جن جج صاحبان اور وکلا نے اس حکم کی تائد کی ان کے نام یہ ہیں۔

"جسٹس کارنیلسن، ریٹائرڈ چیف جسٹس سپریم کورٹ، ڈاکٹر ایس۔ اے رحمٰن، ریٹائرڈ چیف جسٹس سپریم کورٹ، شیخ انوار الحق، ریٹائرڈ، چیف جسٹس سپریم کورٹ وحید الدین احمد، ریٹائرڈ، چیف جسٹس سپریم کورٹ سجاد احمد خان، ریٹائرڈ، چیف جسٹس سپریم کورٹ قدیر الدین احمد، ریٹائرڈ، جج سندھ ہائی کورٹ عطااللہ سجاد، ریٹائرڈ، جج لاہور ہائی کورٹ نذیر احمد محمود، ریٹائرڈ، جج لاہور ہائی کورٹ شمیم حسین قادری، ریٹائرڈ، جج سپریم کورٹ سردار محمد اقبال، ریٹائرڈ، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، ریٹائرڈ، جج سندھ ہائی کورٹ محمد صدیق، ریٹائرڈ، جج لاہور ہائی کورٹ بدیع الزمان، ریٹائرڈ جج لاہور ہائی کورٹ گل محمد خان۔ **سینئر ایڈووکیٹ** چودھری نذیر احمد خان، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، ملک محمد جعفر، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، ڈاکٹر عبد الباسط، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ رانا عبد الرحیم خان، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، محمد زمان قریشی، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، خالد اسحاق، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، محمد اسماعیل قریشی، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ"۔۱۳

اردو زبان میں عدالتی، دفتری اور ذریعہ تعلیم کی زبان کے لیے موزوں الفاظ اور تراکیب وافر مقداد میں موجود ہیں۔ اس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اگر کسی مفہوم کو پیدا کرنے کے لیے کوئی مناسب لفظ اس میں موجود نہ بھی ہو تو وضع کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آتی۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سید عبد المالک عرفانی لکھتے ہیں کہ

> "قیام پاکستان کے بعد گو ترویج اردو کی رفتار بہت سست رہی تاہم اردو آہستہ آہستہ اور مضبوطی کے ساتھ اپنے قدم جماتی جارہی ہے ماتحت دفتروں اور ماتحت عدالتوں میں اردو رائج ہو چکی ہے۔ اور اب اعلیٰ دفتروں اور اعلیٰ عدالتوں کا رخ کر رہی ہے۔ وفاقی شرعی عدالتوں اور عدالت عظمیٰ کے شریعہ مرافعہ اجلاس میں انگریزی کے ساتھ اردو بھی استعمال ہوتی ہے۔"۱۴

اردو بطور عدالتی زبان پر فارسی، عربی اور انگریزی کا اثر:

فارسی زبان کا اردو بطور عدالتی زبان پر سب سے زیادہ اثر پڑا ہے۔ عدالتی زبان پر فارسی کے گہرے اثرات تاریخی اور انتظامی عوامل کی وجہ سے نمایاں ہیں، خصوصاً مغلیہ دور میں جب فارسی سرکاری اور عدالتی زبان تھی۔ بہت سی قانونی اصطلاحات جیسے "دعویٰ"، "مدعی"، "مدعا علیہ"، "مہر"، "اراضی افتادہ"، "اثبات"، "ڈگری"، "تحریر"، اور "بیع" فارسی سے ماخوذ ہیں، جو آج بھی عدالتی زبان میں مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ، عدالتی کاروائی میں استعمال ہونے والے الفاظ جیسے "دستخط"، "مصدقہ"، "رعایت"، "مصالحت" اور "اِبطال" بھی فارسی کی دین ہیں۔ اگرچہ برطانوی راج کے دوران انگریزی قانون اور زبان کا اثر بڑھا، لیکن فارسی کی اثر پذیری بدستور موجود رہی، اور آج بھی پاکستان اور ہندوستان کی عدالتی اردو میں فارسی کے کئی الفاظ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

اردو کی عدالتی زبان پر عربی کے گہرے اثرات تاریخی، مذہبی اور قانونی عوامل کی بنا پر نمایاں ہیں۔ اسلامی قوانین اور شریعت سے متعلقہ عدالتی اصطلاحات جیسے "اخفائے تولد"، "اِستحقاق شفع"، "اِستدعا"، "ارتکاب جرم"، "فتویٰ"، "قصاص" اور "پیادہ محاصل" جیسے الفاظ کا استعمال عربی زبان میں بھی کیا جاتا ہے۔ برصغیر میں اسلامی حکمرانی نے خاص طور پر مغلیہ دور میں، عربی و فارسی قانونی اصطلاحات کو رائج کرنے میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ بعد میں انگریزی قانون کے اثرات کے باوجود، اسلامی فقہ سے متعلق عربی الفاظ آج بھی عدالتی زبان کا لازمی حصہ ہیں۔ جو اسلامی قوانین کی بنیاد پر عدالتی فیصلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس طرح اردو کی عدالتی زبان میں عربی کے اثرات نہ صرف لسانی بلکہ قانونی و فقہی پہلوؤں سے بھی مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں۔

اردو کی عدالتی زبان پر انگریزی کے اثرات برطانوی راج کے دوران نہایت گہرے ہو گئے، جب انگریزی قانون اور عدالتی نظام برصغیر میں متعارف کرایا گیا۔ آج بھی عدالتی اصطلاحات میں بے شمار انگریزی الفاظ جوں کے توں یا معمولی تبدیلی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، جیسے "جج"، "وکالت"، "بار"، "بینچ"، "اپیل"، "پٹیشن"، "کمپینسیشن"، "ایویڈنس"، "گارنٹی"، "کانٹریکٹ"، "لیگل نوٹس"، اور "پراسیکیوشن" وغیرہ۔ اس کے

علاوہ، عدالتی کاروائی، عدالتی فیصلے، اور قانونی دستاویزات اکثر انگریزی زبان میں ہی تحریر کیے جاتے ہیں، جس سے اردو عدالتی زبان میں انگریزی کا اثر مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ اگرچہ عدالتی اصطلاحات میں عربی اور فارسی کی جھلک اب بھی موجود ہے، لیکن جدید عدالتی نظام میں انگریزی زبان کا غلبہ نمایاں ہے، جو قانونی امور میں بین الاقوامی روابط اور جدید قوانین کے تقاضوں کے باعث مسلسل بڑھ رہا ہے۔

عدالتی زبان میں شامل دوسری زبانوں کی اصطلاحات کی چند مثالیں اس باب میں دی جا رہی ہیں باقی اصطلاحات کی تفصیل باب دوم اور سوئم کا حصہ ہے۔ عربی زبان کی اصطلاحات کے ساتھ (ع)، فارسی زبان کی اصطلاحات کے ساتھ (ف) اور انگریزی زبان کے الفاظ کے ساتھ انگلش لکھا گیا ہے۔

پیادہ محاصل (ف) وہ شخص جو لگان وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہو، اختراع (ع) ایجاد، اختصار (ع) مختصر خلاصہ، اراضی افتادہ (ع) قانوناً بیکار پڑی زمین، اخفائے تولد (ع) بچہ کی پیدائش کو چھپانا، اراضی خالصہ (ع) قانوناً خاص سرکاری زمین، اراضی سکنی (ع) قانوناً سکونتی جگہ، اراضی شاملات (ع) قانون میں مشترکہ زمین جو تقسیم نہ ہو، اراضی منضبط (ع) ضبط شدہ زمین سرکار، ارتکاب جرم (ع) قانوناً جرم کرنا، استحقاق شفع (ع) حق شفع، استحقاق نالش (ع،ف) نالش کرنے کا مجاز، استدعا (ع) خواہش، اقتدار جائز (ع) وہ امر جو قانون درست ہو، اقدام قتل عمد (ع،ف) جان بوجھ کر قتل کرنے کی پیش قدمی، اقراری (ع) قرار کرنا، آئین فوجداری (ا) فوجی قوانین، آئین مال (ا) قاعدہ ملگزاری، بالا بالا (ف) اوپر ہی اوپر، بیع قطعی (ف،ع) فروخت کامل، بیع نامہ (ع،ف) دستاویزات فروخت، منشی (ف) وہ شخص جو پیشی کے کاغذات پیش کرے، تحریص (ع) بہکاوا، تحصیدار (ف،ع) سب کلکٹر، تحقیر عدالت (ع،ف) توہین عدالت، بارک انگلش فوج کے سپاہیوں کا مکان، لگان (ف،ع) زمین کا ٹیکس، مالیہ (ف،ع) سرکاری خزانے میں ادا کیا جانے والا ٹیکس، مسوی (ع) نقشہ یا چارٹ، دخل نامہ، (ع،ف) قبضہ کی سند، پلٹن، ریڈ انگلش مخصوص ہدف پر حملہ، آڈر انگلش حکم، آرٹیکل انگلش، شق، اردلی انگلش بالترتیب، باقاعدہ، اشٹام انگلش، چھاپ مہر، اسٹیٹ انگلش اراضی، جائیداد، اَمر تنقیح طلب (ع) وہ امر جس میں کسی چیز کی تفصیل یا تشریح مطلوب ہو، انتقال جائیداد (ع،ف) داخل خارج

ہونا، نقل جائیداد،انفکاک رہن (ع) روپیہ ادا کر کے جائیداد مرہونہ کا قبضہ چھڑانا،انقضائے میعاد (ع) معیاد کا گزر جانا،ایکٹ انگلش آئین ،ضوابط،آئین دیوانی (ا)وہ قانون جو مالی یا خاندانی مقدمات کے متعلق ہوں،ابتری(ف) خرابی بربادی،ابرائے ذمہ(ف) جوابدہی سے چھوٹنا،ابطال(ع) دعویٰ کو توڑنا ،اثبات(ع)ثابت کرنا،اجارہ نامہ (ف) ٹھیکہ وغیرہ کی سند،اجرائے ڈگری(ا)ڈگری کا جاری ہونا،سفینہ (ثمن یا حکم نامے کا جاری ہونا، تخویف مجرمانہ (ف،ع) ناجائز دھمکی،تدارک (ع) گم شدہ چیز کا پانا،توضیح (ع) نقشہ مالگزاری کو ظاہر کرنا،ثالث نامہ (ع) عدالت کا لکھاہوا فیصلہ، ثمن (ع) طلبی نامہ، جائیداد منقولہ (ف،ع) وہ چیز جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکیں، جائیداد غیر منقولہ (ف،ع) وہ جگہ جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جاسکیں، زمین، مکان، جرح (ع) اعتراض، جواب دلیل۔ پوزیشن انگلش عہدہ/مقام وغیرہ۔

اردو بطور عدالتی زبان فارسی، عربی، اور انگریزی الفاظ کا ایک منفرد امتزاج ہے، جو پاکستان میں قانونی نظام کے تاریخی اور ثقافتی ارتقاء کی عکاسی کرتا ہے۔ مغل سلطنت میں ان کے دیرینہ اثر ورسوخ کی وجہ سے فارسی اور عربی کے الفاظ قانونی لغت پر حاوی ہیں، جبکہ برطانوی دور حکومت میں انگریزی اصطلاحات ضروری ہو گئیں۔ یہ لسانی تنوع اردو کی عدالتی زبان کو تاریخی اعتبار سے امیر اور جدید قانونی تقاضوں کے مطابق ڈھالتا ہے، جس سے یہ پاکستان اور ہندوستان کے کچھ حصوں میں قانون اور انصاف کے لیے ایک موثر ذریعہ کے طور پر کام کر سکتی ہے۔

ج۔ مروجہ عدالتی زبان کا عمومی سماج کے ساتھ تعلق کا جائزہ

ہر معاشرے میں زبان مختلف طبقات، ثقافتوں اور پس منظر رکھنے والے افراد کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ عدالتی زبان چونکہ ایک مخصوص دائرے میں مستعمل ہوتی ہے، اس لیے اس میں اکثر وہ اصطلاحات شامل ہوتی ہیں جو عام لوگوں کے لیے اجنبی ہو سکتی ہیں۔ اس کے برعکس، سماجی زبان عوامی ضروریات اور معاشرتی پس منظر کے مطابق مسلسل ارتقاپذیر ہوتی ہے۔ اگر عدالتی زبان میں سماجی تنوع کو مد نظر رکھا جائے اور اسے زیادہ عوامی بنایا جائے تو قانون کی افادیت اور عوام کی انصاف تک رسائی بہتر ہو سکتی

ہے۔ عدالتی زبان میں انگریزی، عربی، فارسی سے ماخوذ اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر ان اصطلاحات کو مقامی زبان میں سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کیا جائے تو قانونی معاملات کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ مختلف ممالک میں قانونی اصلاحات کے تحت عدالتی فیصلوں کو عام فہم زبان میں تحریر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ قانونی عمل کو زیادہ شفاف بنایا جاسکے۔

عدالتی زبان میں بہت زیادہ رسمی اور دقیق الفاظ کے استعمال سے بعض اوقات انصاف کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر عدالتوں کے فیصلے اور قانونی نکات عوام کی زبان میں بیان کیے جائیں تو قانونی شعور میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جدید دور میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور میڈیا نے اس خلا کو کم کرنے میں مدد دی ہے، جہاں قانونی ماہرین اور صحافی عدالتی فیصلوں کو سادہ زبان میں عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، عدالتوں کو بھی ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ وہ اپنے فیصلوں کو آسان اور واضح زبان میں تحریر کریں تاکہ عام شہری بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔ پاکستان کی مروجہ عدالتی زبان اردو ہے۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے، کسی بھی معاملے میں عدالت سے رجوع کرنے والے افراد اپنی درخواستیں اور استغاثے اردو ہی میں عدالت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ سماج کو درپیش مسائل کو اعلیٰ اور ماتحت عدالتیں دیکھتی ہیں۔ جہاں تک عدالتی کاروائیوں کے دوران زبان کے استعمال کی بات ہے تو اعلیٰ عدالتوں میں انگریزی کا رجحان ہے۔ لیکن ماتحت عدالتوں میں اردو زبان کا استعمال کیا جاتا ہے اور افراد کی طرف سے پیش کی جانے والی درخواستیں اردو ہی میں تحریر کی جاتی ہیں۔

عدالتی کاروائیوں کے دوران دیکھا جاتا ہے کہ ان میں موجود افراد کی زیادہ تر تعداد کا تعلق اَن پڑھ یا نیم خواندہ طبقے سے ہوتا ہے۔ اس لیے ہماری عدالتوں کو چاہیے کہ وہ بحث کے دوران آسان اردو کا استعمال کریں اور اپنے فیصلوں کو اردو ہی میں تحریر کریں۔ عوام کو انصاف مہیا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عدالتوں میں ایسی زبان کو استعمال میں لایا جائے جو عوام میں بولی اور آسانی سے سمجھی جاتی ہو۔ اردو زبان کا بطور عدالتی زبان استعمال کو دیکھا جائے تو اس کا استعمال قیام پاکستان سے پہلے سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ انگریزوں کے حکومتی دور میں ہونے والے عدالتی فیصلے بھی اردو میں تحریر کیے جاتے تھے جو آج بھی ہمارے ہاں موجود ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سید عبداللہ رقم طراز ہیں کہ :

> "اردو بطور عدالتی زبان انگریزوں کے زمانے میں تمام شمالی ہندوستان میں پہلے عدالتی زبان بعد میں ثانوی عدالتی زبان کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ ہندوستان کی اکثر

ریاستوں میں خالصتاً اردو میں کام ہوتا رہا۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے اردو میں بھی چھپتے رہے۔ چنانچہ ۱۸۸۳ء اور اس سے پہلے عدالت کے فیصلے اردو ہی میں بعض پرانے قانون دانوں کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد مغربی پاکستان کے علاوہ پنجاب، بلوچستان، بہاولپور اور صوبہ سرحد میں اب بھی ماتحت عدالتوں کی زبان اردو ہے۔"۱۵

اس بات کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ سماج میں موجود ہر فرد کا کسی نہ کسی معاملے میں عدالت سے واسطہ پڑتا ہے۔ مروجہ عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی مشکل اصطلاحات اور تراکیب کی وجہ سے انھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زمانہ حال کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، عدالت کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام عدالتی کاروائیوں میں ہونے والے فیصلے اور مراسلے سادہ، سلیس اور عام فہم اردو میں تحریر کرے۔ تاکہ عدالتی کاروائیوں میں شامل ہونے والے افراد ان کو خود پڑھ کر سمجھ سکیں۔ ان کے مطالب جاننے کے لیے ان کو وکلا یا کسی بھی عدالتی اہلکار سے مدد نہ لینا پڑے۔ عدالت کو چاہیے کہ وہ عدالتی اہلکاروں سمیت عرائض نویسوں کو بھی یہ حکم دے کہ وہ تحریر لکھتے وقت سادہ اور عام فہم زبان کا استعمال کرے۔ تاکہ ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی ان کو سمجھ سکے اور اس معاملے میں کسی کا محتاج نہ ہو۔

اردو زبان میں استعمال ہونے والی مشکل اصطلاحات اور الفاظ نہ صرف سماج میں موجود ان پڑھ یا نیم خواندہ افراد کے لیے مشکل کا سبب بنتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ محکمہ پولیس اور عدالت میں نئے آنے والے اہلکار بھی ان سے دوچار نظر آتے ہیں۔ عدالتی کاروائیوں کے دوران ہم دیکھتے ہیں، کہ نئے آنے والے وکلا حضرات کو بھی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حصول انصاف کے لیے عدالت ایک معتبر ترین ذریعہ ہے۔ سماج اور عدالت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ عدالتوں میں اردو زبان کے حوالے سے ڈاکٹر جمیل جالبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ۔

"عدالتوں سے متعلق ہر قسم کا مواد اردو میں دستیاب ہونے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے جج، وکیل، محرر اور پیش کار ہی نہیں عام پبلک اور کم پڑھے لکھے لوگ بھی کسی کی مدد کے بغیر اپنے قانونی معاملات و مسائل اور حقوق و فرائض سے بلا واسطہ، واقف اور آگاہ ہو سکیں گے اور اس طرح مئوکل، وکیل اور عدالت باہم افہام و تفہیم کے گہرے رشتے میں منسلک ہو جائیں گے۔"۱۶

عدالت میں استعمال ہونے والے دستاویزات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک جو عدالت کے اندر یا عدالت کے ایک دفتر سے دوسرے دفتر تک بھیجے جاتے ہیں۔اور دوسرے ایسے دستاویزت جو عوام کے استعمال میں آتے ہیں جیسے روبکار، مچلکہ، سمن، فرد، طلبانہ، عدالتی فیصلے وغیرہ۔ عوام میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے علاوہ نیم خواندہ اوراَن پڑھ افراد کی ایک بڑی تعداد بھی معاشرے کا حصہ ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ جو دستاویزات عوام کے استعمال میں آتے ہیں۔ ان کو آسان اور سادہ الفاظ میں ہونا چاہیے ۔معاشرے کی بھلائی کے لیے ضروری ہے کہ عدالت مخلص ہو کر ان کے حوالے سے احکامات جاری کرے۔اور حکم صادر کرے کہ عدالتی اہلکار یا وثیقہ نویس جب تک کوئی نئی اصطلاح رائج نہ ہو جائے تب تک اپنی طرف سے کوئی اصطلاح رائج کرنے کی کوشش نہ کریں۔زبان کے حوالے سے مارکس گالڈیا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"In Law, The Linguistic Turn would accomplish a shift of Interest from the isolated systematization of provisions and concepts in the civil law tradition in the parallel also a shift from analyzing rules and principles in the Common law with means perceived as logical towards a linguistic perspective.17"

چونکہ عوام کا تعلق براہ راست عدالت سے ہے۔اور حکومت پاکستان اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام کی آسانی کے لیے احکامات وہدایات جاری کرتی رہی ہے۔جیسا کہ ہم اردو زبان کے نفاذ کے لیے کیے گئے اقدامات کو دیکھ سکتے ہیں۔ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ ان پر آج تک پوری طرح عمل درآمد نہیں کروایا جاسکا۔ روزمرہ کی کاروائیوں میں عوام کی طرف سے نچلی عدالتوں کو موصول ہونے والی درخواستیں اردو میں تحریر کی جاتی ہیں۔جن کو سامنے رکھتے ہوئے عدالت کو چاہیے کہ ان کے جوابات کو بھی اردو ہی میں تحریر کروایا جائے۔پاکستان کی عمومی زبان ہونے کے ناطے اردو زبان کا یہ حق ہے کہ اس کو عدالتی احکامات کے لیے بھی استعمال کیا جائے تاکہ عوام کو اپنے مسائل کی پیروی کرنے میں آسانی ہو عدالت سے تعلق رکھنے والے جج صاحبان اور وکلا کی ایک بڑی تعداد اس بات پر متفق ہے کہ عدالتی کاروائیوں کے لیے اردو زبان سے بہتر کوئی زبان نہیں ہے۔

اردو کی ترقی کے حوالے سے ڈاکٹر جمیل جالبی اپنی کتاب میں یوں لکھتے ہیں کہ

''ہماری عدالتیں اپنی تمام تر کاروائی اردو میں انجام دینے لگیں مثلاً تھانے سے لے کر عدالت عظمیٰ کی سطح تک ہر طرح کی کاروائی اردو میں ہونے لگے۔ رٹ اردو میں لکھوائی جائے: چالان اردو میں کیے جائیں: مقدمات اردو میں قلم بند ہوں: گوائیاں اردو میں دی جائیں: بحث اردو میں ہو۔ جرح اردو میں کی جائے اور فیصلے اردو میں لکھے جائیں تو اس سے پاکستان کے عدالتی نظام ہی میں نہیں عام اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں بھی خوشگوار اور مثبت تبدیلی رونما ہوگی۔''۱۸

پاکستان میں موجود عدالتوں مثلاً لوئیر کورٹ، سیشن کورٹ، فیملی کورٹ اور لیبر کورٹ میں فیصلے اردو زبان ہی میں کیے جاتے ہیں۔ معاشرے میں موجود ان پڑھ اور نیم خواندہ طبقے کے لیے یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ عدالت کی طرف سے اردو زبان کے استعمال کا یہ اقدام عوام کے حق میں بہتر ہے۔ ان عدالتوں میں سنائے جانے والے فیصلوں کو اردو ہی میں تحریر کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ پاکستان کی شرعی عدالت کے کچھ فیصلے بھی اردو ہی میں سنائے جاتے ہیں۔ شرعی عدالتوں کے فیصلوں کے حوالے سے ساجد الرحمٰن صدیقی کا کہنا ہے کہ

''وفاقی شرعی عدالت میں وکلاء کے علاوہ ملک کے نامور علماء، مشیرانِ فقہ کی حیثیت میں پیش ہوتے ہیں۔ یہ علماء عدالت میں تشریف لا کر متعلقہ مسائل کے بارے میں اپنی آرا کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی رائے تحریری صورت میں بھی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ مشیرانِ فقہ کی یہ تمام آرا جو کہ قرآن وسنت کی توضیحات اور فقہ اسلامی کی تشریح پر مشتمل ہوتی ہیں اردو زبان میں ہوتی ہیں۔''۱۹

پاکستان کی کچھ عدالتوں میں اردو زبان کا استعمال ہو رہا ہے۔ اور خاص طور پر "چیف جسٹس سردار محمد اقبال" کے اردو کے حوالے سے اقدام اور اجازت نامے کے بعد تو عدالتوں میں کچھ حد تک بحث بھی اردو میں ہوتی ہے۔ "چیف جسٹس سردار محمد اقبال" نے یہ اجازت عوام کے روزمرہ کے مسائل کو دیکھتے ہوئے دی۔ جن مسائل کے لیے عوام کو عدالت سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کے اجازت نامے کے بعد بھی کچھ عدالتوں میں فیصلے انگریزی زبان میں لکھے جاتے ہیں۔ ان فیصلوں کے حوالے سے ڈاکٹر سید عبداللہ اپنی کتاب تحریک نفاذ اردو میں رقم طراز ہیں کہ

''اگر کوئی شخص سائنس کے ذریعے تعلیم کے معاملے میں انگریزی کی حمایت کرتا ہے تو بعض اوقات میں خود بھی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں اور جہاں ملکی زبان کے حق میں دلیلیں میرے پاس ہوتی ہیں۔ وہاں انگریزی کے حق میں چند دلیلیں وزنی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر قانون کے معاملات میں انگریزی کو قائم رکھنے کی حکمت شاید کم ہی سمجھ میں آسکے گی۔''۲۰

اعلیٰ عدالتوں میں قانونی معاملات کے لیے انگریزی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے اردو یا دوسری زبانوں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا اعلیٰ عدالتوں میں انگریزی میں ہونے والے فیصلے قابل قبول ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان عدالتوں میں کیے جانے والے فیصلے اعلیٰ سطح کے ہوتے ہیں۔ لیکن ماتحت عدالتوں کا معاملہ اس سے الگ ہے۔ ان میں انگریزی کے استعمال کی حکمت سمجھ میں نہیں آتی۔ اور اگر عدالتی معاملات کے حوالے سے بات کی جائے تو ہمارے وکیل صاحبان بھی اپنے مئوکلوں کے ساتھ گفتگو کے دوران انگریزی زبان اور قانون کی انگریزی اصطلاحات کا استعمال کرتے دیکھائی دیتے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کا مقصد یہ ہو کہ ان کے موکل ان کی وکالت یا قانون دانی سے متاثر ہوں یا دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ چوں کہ یہ انگریزی ذریعہ تعلیم سے گزر کر آئے ہیں اور یہ وکیل صاحبان اردو کی ان اصطلاحات سے ناواقف ہیں، جو ہمارے ہاں عرصہ دراز سے رائج ہیں۔ لیکن یہ نئے آنے والے وکیل صاحبان انگریزی کے بے دریغ استعمال اور انجانے میں اردو کی راہ میں مزید رکاوٹ بنتے دیکھائی دیتے ہیں۔ اس معاملے میں ان کی رہنمائی کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو اس بات کو سمجھنا ہو گا کہ قانونی معاملات کا عوام کی سمجھا میں آنا ضروری ہے کیوں کہ جب تک لوگوں کو ان کے معاملات ان ہی کی زبان میں نہیں سمجھائے جائیں گے تب تک ان کی سمجھ میں نہیں آئیں گئے۔ کسی بھی قانونی معاملے کو اردو زبان میں انگریزی کی نسبت بہتر طریقے سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ

''میرے نزدیک قانون کا مسئلہ عوامی مسئلہ ہے۔ سائنس کی طرح کا مخصوص اور تکنیکی مسئلہ نہیں اور اگر ہے تو اس کی تکنیک پر اردو زبان انگریزی سے زیادہ قدرت رکھتی ہے۔ کیونکہ اردو میں قانونی الفاظ کا ذخیرہ انگریزی سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ ملکی تقاضوں کے لحاظ سے انگریزی اردو کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔''۔۲۱

قانون ایک وسیع اور معتبر ادارہ ہے۔اس لیے کوئی بھی شخص یہ دعویٰ ہر گز نہیں کر سکتا کہ اس میں اردو کے الفاظ کے اضافے کی گنجائش نہیں لیکن یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ملکی ضرورتوں کو مد نظر رہتے ہوئے عوامی مسائل اور عوام کی ضرورتوں کو انگریزی کے بجائے اردو میں بہتر طور پر پورا کیا جا سکتا ہے۔عدالتوں میں معاملہ انصاف کے حصول کا ہے۔اس لیے عدالتوں میں کی جانے والی بحثیں اور ان کے فیصلے صرف وکیلوں اور عدالتی اہل کاروں ہی کی سمجھ میں آنا ضروری نہیں بلکہ ان کا تعلق عوام سے ہے اور ان فیصلوں کا عوام کی سمجھ میں آنا سب سے زیادہ ضروری ہیں۔انصاف کا منشا پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عدالتوں میں وہ زبان استعمال کی جائے جو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کی اپنی زبان ہو۔ڈاکٹر سید عبداللہ اردو بطور عدالتی زبان اپنی زندگی کا ایک قصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> ''میرا ذاتی مشاہدہ اور تجزیہ ہے کہ مقدمے والے انگریزی سے مطمئن نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو انگریزی کا علم رکھتے ہیں۔مجھے ایک مرتبہ مقدمے میں بڑی دقت پیش آئی تھی۔میں زیادہ انگریزی نہیں جانتا مگر بی۔اے تک انگریزی پڑھ لینے کے بعد مجھے انگریز خواں کہلانے کا حق ضرور حاصل ہو گیا تھا۔میں بڑی صداقت سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے فیصلے کی انگریزی نقل نے بے حد تکلیف دی اور واقعی میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرا وکیل اپنی انگریزی میں مست رہا اور انگریزی اصطلاحوں کے چکر میں پھنسا رہا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ میرے مقدمے کو سمجھ ہی نہ سکا۔''۲۲

جس طرح انگریزوں کے لیے انگریزی کا استعمال ضروری ہے۔اسی طرح اردو زبان بولنے والوں کے لیے اردو زبان کا استعمال اہمیت رکھتا ہے۔جس طرح دوسرے ممالک والے اپنی زبان کو اہمیت دیتے ہیں اور اس کی ترقی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ہمیں بھی اپنی زبان کی اہمیت کو جاننا اور اس کی ترقی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ مختار حسین ناظر القاسمی بجنوری کا کہنا ہے کہ کسی انگریز نے کیا خوب کہا ہے کہ

> ''انگریزی محض پڑھنے کا ایک مضمون ہی نہیں ہے۔بلکہ یہ ہمارے زندہ رہنے کے لیے شرط اول ہے۔اس حقیقت کا ادراک ہر انگریز کو ماں کی گود سے مرنے کے بعد گور تک ہوتا رہتا ہے۔''۲۳

یعنی زبان ہی قومی تشخص کا وسیلہ ہے اس بات میں کتنی سچائی ہے۔ہمارے ملک پاکستان میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انگریزی زبان سے چمٹا ہوا ہے اور وہ ابتدا ہی سے اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم دیتے ہیں۔اور خود

بھی ان کی زبان سے انگریزی زبان کے الفاظ کے علاوہ بہت کم الفاظ نکلتے ہیں۔ان کو صرف اس بات کاڈر ہے کہ اگر انگریزی زبان کو ملک بدر کر دیا جائے، توان کا تشخص ختم ہو جائے گا۔کاش یہ لوگ اپنا قومی تشخص اپنی قومی زبان کے ساتھ وابستہ کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ لیکن اب یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر انہیں اس ملک میں آزاد قوم کی حیثیت سے زندگی گزارنی ہے۔ توانہیں اردو زبان کے ساتھ وفااور اسی زبان میں اپنا قومی تشخص قائم کرنا ہو گا۔اس بات میں صداقت ہے کہ یہ لوگ ملک میں ایک نہایت قلیل تعداد میں ہیں، لیکن یہ ہمارے ملک کے وسائل اور اقتدار پر قابض ہیں۔اکثر اردو کی ترقی میں رکاوٹ انہی لوگوں کی وجہ سے دیکھنے کو ملتی ہے۔ جس کی ایک مثال ہمارے سامنے ہمارے ملک کے دفاتر اور عدالتی ادارے ہیں۔ جہاں پر اردو کے نفاذ کے احکامات جاری ہونے کے باوجود ان پر مکمل طور پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔اس لیے اکثر ہماری عدالتوں کی طرف سے کیے جانے والے فیصلے جو انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں۔ وہ عوام کے لیے کسی مسئلے سے کم نہیں ہوتے۔ اس حوالے سے مختار حسین ناظر القاسمی بجنوری رقم طراز ہیں کہ

> ''صاحب بہادر ایک فیصلہ یا فرمان انگریزی میں صادر فرماتے ہیں اور متعلقہ شخص اسے ہاتھ میں لیے کسی انگریزی جاننے والے شخص کی تلاش میں سر گرداں وپریشان پھرتا ہے۔اگر کوئی مل گیا تواس کی منت کرتا ہے۔اور پڑھنے والے کی سمجھ میں کچھ آیا تو وہ اسے اس کا الٹا سیدھا مطلب بتا دیتا ہے۔اب اگر یہ سب کام اردو میں ہی ہونے لگیں تو افسری کی شان کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ اس طرح حکام اور عوام ایک ہی سطح پر آجائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہیں پاکستان کی اسلامی اور فلاحی مملکت میں ایک ہی سطح پر آنا چاہیے۔اور حکام کو خدام العوام بن کر کام کرنا چاہیے اسلام اس طرح کی اونچ نیچ کاہر گز روادار نہیں ہے۔''۲۴

عدالتی زبان اور سماجی انصاف کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ جب عدالتی زبان پیچیدہ ہو اور عوام کے لیے ناقابل فہم ہو، تو اس سے ناانصافی پیدا ہو سکتی ہے، کیونکہ بہت سے افراد اپنے قانونی حقوق اور عدالت میں دستیاب مواقع سے ناواقف رہتے ہیں۔اگر عدالتی نظام عوامی زبان میں زیادہ دسترس رکھے تو عام شہری اپنے حقوق کے بارے میں بہتر آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور انصاف کے حصول کے لیے زیادہ مؤثر طریقے سے اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔

عدالتی زبان کو سماجی زبان کے قریب لانے کی ضرورت ہے تاکہ انصاف کی فراہمی کو مزید شفاف اور قابل فہم بنایا جاسکے۔ قانونی اصلاحات، جدید ذرائع ابلاغ اور سادہ زبان کے فروغ سے عدالتی نظام اور عوام کے درمیان فاصلہ کم کیا جاسکتا ہے۔ ایک ایسا عدالتی نظام جو عوام کی زبان میں بات کرے، زیادہ مؤثر، منصفانہ اور قابل رسائی ہو سکتا ہے۔

د۔ مروجہ عدالتی زبان اور عمومی استعمال کی زبان کے امتیازات:

عدالتی اردو اور عمومی سماج کی زبان میں نمایاں امتیازات پائے جاتے ہیں۔ عدالتی زبان باضابطہ، دقیق اور تکنیکی اصطلاحات سے بھرپور ہوتی ہے، جس کا مقصد قانونی نکات کو واضح اور غیر مبہم انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے۔ اس میں فارسی، عربی اور انگریزی کے الفاظ کی آمیزش عام ہوتی ہے، اور جملے پیچیدہ اور طویل ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف، عمومی سماجی زبان سادہ، رواں اور عام فہم ہوتی ہے، جسے لوگ روزمرہ کے معاملات میں بغیر کسی دقت کے استعمال کرتے ہیں۔ اس میں مقامی لہجوں اور محاورات کی جھلک نمایاں ہوتی ہے، جبکہ عدالتی زبان زیادہ رسمی اور معیاری قواعد کی پابند ہوتی ہے۔ یہی فرق عدالتی اور سماجی زبان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتا ہے۔

عدالتی اردو اور عمومی سماج کی زبان کے درمیان ایک نمایاں فرق ان کے استعمال اور مقصد میں ہے۔ عدالتی زبان مخصوص قانونی دائرے میں مستعمل ہوتی ہے، جہاں الفاظ کی درستگی اور قانونی معنویت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ اور اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں جو قانونی متون، فیصلوں اور دلائل کو واضح اور مستند بناتے ہیں۔ اس کے برعکس، عمومی سماجی زبان غیر رسمی، سادہ اور روزمرہ گفتگو کے لیے موزوں ہوتی ہے، جہاں اختصار اور آسان فہمی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سماجی زبان میں علاقائی لہجے، محاورے اور غیر رسمی اظہار شامل ہوتے ہیں، جبکہ عدالتی زبان ایک مخصوص ڈھانچے اور روایتی انداز کی حامل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام فرد کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا بعض اوقات مشکل ہو سکتا ہے، جبکہ سماجی زبان ہر خاص و عام کے لیے قابل فہم ہوتی ہے۔

اس حوالے سے ایڈووکیٹ سید اظہار حیدر رضوی رقم طراز ہیں کہ۔

''ادبی تحریروں میں خیال آرائی، نازک خیالی، مضمون آفرینی اور انشاء پردازی

کا دخل ہوتا ہے۔ لیکن قانونی دستاویزات، واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔"۲۵

اردو بطور عدالتی زبان:

ا-رسمی لہجہ:

عدالتی زبان ایک رسمی، پیشہ ورانہ لہجہ برقرار رکھتی ہے۔ اردو بطور عدالتی زبان مزاح، طنز اور جذباتی اپیلوں سے گریز کرتی ہے۔ عدالتی زبان قانونی عمل کو ہموار کرتی ہے اور وقت اور وسائل کی بحث کرتی ہے۔ عدالتی زبان مقصدیت کے لیے کوشش کرتی ہے۔ ذاتی تعصبات اور جذبات کو کم کرتی ہے۔ کسی بھی زبان کا رسمی لہجہ جملے کے پیچیدہ ڈھانچے اور تکنیکی الفاظ کے ساتھ ساتھ غیر فعال آواز کو استعمال میں لاتا ہے، رسمی لہجے کا استعمال عدالتی زبان کے ساتھ ساتھ کاروباری معاملات، حکومتی رپورٹوں، سرکاری خط و کتابت اور تکنیکی تحریروں میں ہوتا ہے۔

۲-پیچیدگی:

عدالت اور تھانوں میں استعمال ہونے والی اردو زبان میں پیچیدہ "نحو" اور مخصوص جملے کے ڈھانچے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ عام آدمی کے لیے مشکل کا باعث بنتے ہیں۔ عدالتی زبان میں استعمال ہونے والے جملے کے پیچیدہ ڈھانچے، تصورات اور تفصیلی تجربے ہی اس زبان کی پہچان ہیں، اور وکیلوں، جج صاحبان اور عدالتی اہلکاروں کے خصوصی علم اور مہارت کی عکاسی کرتی ہے۔ عدالتی زبان میں عام طور پر غیر ضروری باتوں سے گریز کیا جاتا ہے۔ عدالتی زبان میں مشکل الفاظ، مخصوص فقروں اور محاورں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً مدعی کے بیان کے مطابق، مورخہ 22فروری 2025کو ملزم نے بغرض نقصان دہ فعل، ناحق طور پر مدعی کی ملکیتی دکان میں مداخلت کی اور وہاں سے ایک قیمتی شے خرد برد کر لی، "یہاں سے پہلے "(heretofore)"جب کہ "(Whereas)"جو کہ عام آدمی کی سمجھ میں نہیں آتے۔ عدالتی زبان کے ان مشکل الفاظ کو سمجھنے کے لیے لغت کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۳-تکنیکیت: اردو بطور عدالتی زبان میں مخصوص الفاظ، قانونی اصطلاحات اور قانونی پیشے کے لیے مخصوص جملے استعمال کیے جاتے ہیں۔ عدالتی زبان معیاری فارمیٹس(Standardized format)

، ٹیمپلیٹس (Templates)اور طرزوں (styles) کی پابندی کرتی ہے۔عدالتی زبان قانون کی بنیادی شقوں، ذیلی شقوں اور ماتحت دفعات کے ساتھ درجہ بندی کے ڈھانچے کی پیروی کرتی ہے۔ کسی بھی زبان میں تکنیک کا حد سے زیادہ استعمال ہونا تحریر کو غیر واضح، قاری کو الجھن،اور سادہ تصورات کو زیادہ پیچیدہ کرنے کے ساتھ ساتھ نیم خواندہ طبقے کو الگ کر سکتے ہیں۔جو کسی بھی شخص کو زبان سے دور کرنے کی وجہ بن سکتی ہے۔

۴-درستی:

عدالتی زبان درستی اور وضاحت کے لیے کوشاں ہے۔ قانون سے متعلق اصطلاحات اور تعریفیں استعمال کرتے ہوئے درست معنی بیان کرتی ہے۔کیوں کہ تحریر میں آنے والی چھوٹی غلطیاں یا ابہام قانونی نتائج کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔جو کہ مدعی یا مدعاعلیہ کے لیے نقصان کی وجہ بنتا ہے، عدالتی زبان کا مقصد واضح اور قابل فہم ہونا ہے۔عدالتی زبان کا پیچیدہ ہونے کے باوجود موثر مواصلات کو یقینی بنانا ہے۔

۵- مخصوصیت:

عدالتی زبان میں مخصوصیت سے مراد واضح اور درست معنی بیان کرنے کے لیے غیر مبہم اصطلاحات، درست جملے اور واضح تصورات کا استعمال کرنا ہے۔عدالتی کاروائی میں فریقین کے درمیان واقعات اور لین دین کے معاملات میں ان کی شناخت کے لیے ان کی تفصیلات کے ساتھ تاریخوں، ناموں اور نمبروں کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے عدالتی زبان کے استعمال کے دوران ابہام سے بچنے کے لیے صحیح تاریخوں،اوقات اور عددی اقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ان میں غلطی فریقین کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے۔عدالتی زبان کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ وہ عدالتی قوانین، قانون سازی، عدالتی معاہدوں،اور عدالتی فیصلوں کی تشریح درست پیش کر سکے۔عدالتی زبان کے صحیح استعمال سے قانونی دستاویزات کی سالمیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے، آسان الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے درست جملے استعمال کیے جائیں۔

۶-معروضیت:

عدالتی زبان مقصدیت کے لیے کوشاں ہوتی ہے۔ معروضیت کا مطلب کسی تحریر میں ذاتی رائے کی عدم موجودگی ہے۔اس لیے عدالتی تحریروں میں ذاتی رائے، تجربات، کیفیات اور ذاتی احساس کو شامل نہیں ہونا

چاہیے۔ اس لیے عدالتی اہلکاروں کو چاہیے کہ وہ جو کچھ دیکھیں یا سنیں اس کو اسی طرح تحریر میں شامل کریں۔اور اس بات کا خیال رکھیں کے اپنی طرف سے کوئی بات شامل نہ کریں۔عدالتی زبان کو تعصبات سے گریز کرتے ہوئے غیر جانبدار ہونا ضروری ہے۔

۷۔ مستقل مزاجی:

اردو بطور عدالتی زبان مستقل مزاجی اور پیشن گوئی کو یقینی بنانے کے لیے عدالتی نظام کے لیے قائم کردہ کنونشنوں اور قواعد کی پیروی کرتی ہے۔عدالتی زبان قانونی دستاویزات کی تحریروں،عدالتی کاروائیوں اور فیصلوں میں مستقل مزاجی کو یقینی بناتی ہے۔عدالتی زبان میں مستقل مزاجی قانونی عمل کو ہموار کرتی ہے اور پیدا ہونے والی الجھنوں کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ قانونی زبان میں مطابقت ضروری ہے۔عدالتی زبان میں مستقل مزاجی کو برقرار رکھتے ہوئے قانون سے متعلقہ اہلکاروں کو چاہیے کہ وہ واقعات کی وضاحت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ تحریر میں ہونے والی غلطیوں اور غلط تشریحات کو کم کرنے کی کوشش کریں جس سے عدالتی کاروائی میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

۸۔ فارسی زبان اور متعین اصطلاحات:

پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان فارسی اصطلاحات کو استعمال میں لاتی ہے۔ مروجہ عدالتی زبان میں فارسی اصطلاحات اور الفاظ کا استعمال پاکستانی قانون میں اس کی تاریخی جڑوں کی عکاسی کرتی ہے۔عدالتی زبان میں متعین اصطلاحات سے مراد ایسے الفاظ اور تراکیب ہیں۔ جن کی وضاحت عدالتی دستاویزات،عدالتی قوانین اور تحریروں میں واضح طور پر کی گئی ہے تاکہ واقعات کی پیش کردہ تشریح میں واقعات کی وضاحت کو یقینی بنایا جا سکے۔عدالتی زبان اکثر عدالتی تحریروں میں مخصوص اصطلاحات اور فقروں کو درست معنی قائم کرنے کے لیے متعین کرتی ہے۔عدالتی زبان میں متعین اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے۔عدالتی زبان میں درستی لائی جاسکتی ہے، معاملات کی وضاحت اور غلط تشریح کی وجہ سے پیدا ہونے والی الجھن کے خطرے کو کم کیا جاسکتا ہے

۹۔ کراس حوالہ جات: عدالتی زبان کاروائی کے دوران متعلقہ قوانین و ضوابط یا دستاویزات کے کراس حوالہ جات کو شامل کرتی ہے۔ یہ بیرونی دستاویزات کو حوالہ کے ذریعہ کاروائی کا حصہ بناتے ہوئے متن کا حصہ بنا

دیتی ہے۔ کراس حوالہ جات میں عدالتی قوانین، عدالتی فیصلے، فیصلوں کی آرا، عدالتی مشقیں اور دیگر دستاویزات کے حوالے جو عدالتی کاروائی سے منسلک ہوں کو پیش کیا جاتا ہے، جو دفعات کے تعلقات کو واضح کرتے ہیں۔

۱۰-اختصار:

عدالتی اہلکار جب کسی شخص کی شکایت کو سنتے ہیں تو وہ اس کی تمام باتوں کو تحریر کا حصہ نہیں بنا سکتے۔ اس لیے وہ اختصار کے ساتھ کام لیتے ہیں، اور مختصر الفاظ میں اس کی شکایت کو عدالت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اختصار عدالتی زبان کی خوبی کے ساتھ ساتھ عہد حاضر کی ضرورت بھی ہے۔ دور حاضر کی مصروفیات کو دیکھتے ہوئے اور وقت کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ عدالتی تحریروں میں اختصار سے کام لینا اچھا اقدام ہے۔

۱۱-واقعیت:

عدالتی تحریروں کی بنیاد واقعات ہوتے ہیں۔ عدالتی زبان حقیقت پر مبنی ہوتی ہے، اس میں واقعات کو ایسے ہی پیش کیا جاتا ہے، جیسے کوئی شخص اس کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ عدالتی تحریریں تخیلاتی یا فرضی نہیں ہوتی واقعیت نام ہی حقائق کے بیان کا ہے۔

۱۲- تکرار لفظی:

تکرار لفظی سے مراد کسی تحریر میں لفظ یا حرف کو بار بار استعمال کرنا ہے۔ عدالتی تحریروں میں تکرار لفظی سے کام لینا تحریر میں طوالت کا باعث بنتا ہے۔ تکرار لفظی عدالتی تحریروں کی خوب صورتی کو کم کرتی ہے۔ اس لیے عدالتی اہلکاروں کو تحریر کے دوران الفاظ کے چناؤ پر توجہ دینی چاہیے۔ عدالتی دستاویزت کی تحریروں میں تکرار لفظی کی گنجائش نہیں۔

۱۳- تعقید لفظی:

لفظوں کو اپنے مقام سے آگے پیچھے کرنا تعقید لفظی کہلاتا ہے۔ جس سے کسی بھی تحریر کے مفہوم کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ادبی تحریروں میں تعقید لفظی کا موجود ہونا اتنا مسئلہ نہیں جتنا کہ عدالتی تحریروں میں ہے۔ عدالت میں موجود اکثر نیم خواندہ اہلکاروں کی تحریریں تعقید لفظی کا شکار نظر آتی ہیں۔ جو کہ کسی بھی

فریق کے مسئلے میں اس کے لیے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ عدالتی تحریریں لکھتے وقت تعقید لفظی سے کام لینا فہم سے باہر ہو جاتا ہے۔ مولوی وحید الدین سلیم اپنی کتاب "وضع اصطلاحات" میں لکھتے ہیں کہ

> ''اگر آپ عام زبان پر غور کریں تو ہر لفظ ایک آوازی اشارہ ہے۔ جو خیالات کے بڑے مجموعے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ لفظوں کے بنانے کی ضرورت ہی اس بنا پر پیش آتی ہے کہ خیالات کے مجموعے کو بول چال میں بار بار دہرانا نہ پڑے تاکہ بولنے والے اور سننے والے کا وقت ضائع نہ ہو اور ایک شخص کا مافی الضمیر دوسرے شخص کے دل میں آسانی سے اتر جائے۔''۲۶

اردو بطور سماجی زبان:

ا-غیر رسمی:

غیر رسمی زبان سے مراد آرام دہ، غیر روایتی لہجے یا انداز میں ہونے کا معیار ہے۔ اس میں روایتی اصولوں، قواعد یا توقعات سے دوری اختیار کی جاتی ہے۔ غیر رسمی زبان میں روز مرہ کے الفاظ، دوستانہ گفتگو کرنے والا لہجہ، غیر معمولی اشارے، مواصلاتی چینلز مثلاً سوشل میڈیا کے پیغامات شامل ہوتے ہیں۔ غیر رسمی زبان کا استعمال سماجی ترتیبات مثلاً دوستوں، خاندان اور ساتھیوں کے ساتھ ساتھ موسیقی، فن، سوشل میڈیا، آن لائن گروپوں وغیرہ میں کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ اس کا استعمال انٹرویوز، سرکاری تقریبات، عدالتوں، سرکاری اداروں، تحقیقی مقالے، مضامین اور تعلیمی تحریروں میں کیا جانا مناسب نہیں ہے۔

۲-شائستگی:

اردو زبان کے سماجی استعمال میں اکثر شائستہ زبان، اظہار تشکر اور شائستہ اشاروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عمومی زبان میں شائستگی سے مراد گفتگو کے دوران احترام والے الفاظ، فکر اور ایسے لہجے کا استعمال کرنا جو دوسروں کے لیے غور و فکر اور مہربانی کے جذبات کا مظاہرہ کرے۔ زبان میں شائستگی کی وجہ سے سماجی ہم آہنگی کو بڑھایا جا سکتا ہے، زبان کے شائستہ استعمال سے افراد معاشرے میں مثبت اور باعزت سماجی ماحول بنا سکتے ہیں۔ مضبوط تعلقات استوار کرنے کے ساتھ ساتھ غلط فہمیوں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

۳-جذباتی لہجہ:

سماجی زبان میں جذباتی لہجے سے مراد وہ جذباتی رویہ یا احساس ہے جو زبان، آواز کے لہجے اور غیر زبانی اشارے کے ذریعے دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ جذبات خوشی، اداسی، ناراضی، مایوسی، ہمدردی، سنجیدگی، مزاحیہ اور طنزیہ ہو سکتے ہیں۔ عمومی زبان میں یہ جذبات دیکھے جا سکتے ہیں۔ سماج میں بولی جانے والی اردو زبان میں جذبات، رویوں اور ذاتی خیالات کا اظہار ملتا ہے۔ اس میں اپنے اور دوسروں کے جذبات کو پہچاننا، سمجھنا اور ان کو نظم کرنا شامل ہے۔ جذباتی لہجے کا اظہار الفاظ کا انتخاب، آواز، چہرے کے تاثرات، بولنے کی رفتار اور شدت کے انتخاب سے کیا جاتا ہے۔ سماجی زبان میں جذباتی لہجہ روزمرہ کے حالات و واقعات کے حوالے سے افراد کی گفتگو میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۴-تغیر:

اردو میں مستعمل یہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی تبدیلی، بدلنا کے ہیں۔ سماجی اصولوں، ثقافتی طریقوں، ماحول، ماحولیاتی نظام اور سماجی تعلقات کی طرح مختلف بولیوں، لہجوں اور زبان کے استعمال میں تغیر دیکھا جا سکتا ہے۔ اردو زبان مختلف علاقوں، ثقافتوں اور سماجی گروہوں میں مختلف ہوتی ہے۔ جو ان کے مقامی اصولوں، لہجوں اور شناختوں کی عکاسی کرتی ہے۔ زبان کے حوالے سے غلط فہمیاں، زبان کا تعصب، زبان کا ارتقا، زبان میں ملاوٹ، زبان کا استعمال، زبان سیکھنے اور سکھانے کے طریقے اور زبان کے اختلافات کی وجہ سے زبان میں تغیر ہو سکتا ہے۔ سماجی زبان میں تبدیلی کسی بھی معاشرے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جامع اور متنوع سماجی ماحول کو فروغ دینا چاہیے۔ زبان زیادہ موثر طریقے سے سیکھی اور سکھائی جانی چاہیے۔

۵-تخلیقی صلاحیت:

کسی بھی سماج میں بولی جانی والی زبان تخلیقی اظہار، مزاح اور چنچل پن کی اجازت دیتی ہے۔ سماجی زبان تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اردو زبان ایک بھرپور اور اظہار خیال کرنے والی زبان ہے۔ جس میں ایسے الفاظ اور جملوں کا استعمال دیکھنے میں ملتا ہے، جو اردو زبان کی تخلیقی صلاحیتوں کو بیان کر سکتے ہیں۔

۶-مکالمہ:

سماج میں بولی جانے والی زبان میں گفتگو اور مکالمہ شامل ہوتا ہے۔ جس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اکثر تعلقات استوار کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ مکالمہ سماج میں روابط اور تعلقات قائم کرنے اور برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ مکالمے کے مختلف پہلو ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ زبانی، (تاثرات، اشارے) طنز و مزاح، ثقافتی آگاہی وغیرہ، مکالمے سے کسی بھی معاشرے میں موجود خلا کو پر کیا جا سکتا ہے، روابط استوار کیے جا سکتے ہیں۔ مکالمے کی اقسام میں دو افراد کے درمیان مکالمہ، ٹیموں یا گروپوں کے درمیان مکالمہ، بین الثقافتی مکالمہ اور تنظیمی کالمہ شامل ہیں۔

۷-محاورے اور بول چال:

عمومی زبان کی یہ خوبی ہے کہ وہ زبان کی خوبصورتی اور نزاکت کو بڑھانے کے لیے محاورات، استعارے اور بول چال کا استعمال کرتی ہے۔ بول چال میں چھوٹے جملوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ سننے والے کو دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سماجی زبان میں محاورے اور بول چال ایک دلکش پہلو ہے۔ یہ گفتگو میں دو لفظوں کی چاشنی، اہمیت اور ثقافتی گہرائی کو شامل کرتے ہیں۔ محاورے کسی بھی علاقے کے لحاظ سے ہو سکتے ہیں اور یہ اپنی ثقافت کا پتا دیتے ہیں۔

۸-کمیونٹی کو فروغ:

کسی بھی سماج میں بولی جانے والی زبان اس کے بولنے والوں کے درمیان تعلق کو بڑھاتی ہے۔ بولنے والوں کو ان کی شخصیت، اقدار اور عقائد کے اظہار میں مدد کرتی ہے۔ افراد کی سماجی شناخت، گروپ کی رکنیت سے سماجی حیثیت کی عکاسی کرتی ہے۔ سماجی زبان میں سے کمیونٹی کو فروغ دیا جا سکتا ہے، اگر ایسی زبان کا استعمال کیا جائے۔ جس سے لوگوں میں تعلق کا احساس پیدا کیا جا سکے، سماجی تعلقات کی حوصلہ افزائی کی جا سکے، اپنی زبان کا استعمال جو معاون، حوصلہ افزا ہے۔ ایسی زبان ایک جامع اور ہمدرد معاشرہ تیار کر سکتی ہے۔ کمیونٹی بنانے والی زبان ہماری ذاتی اور اجتماعی بہبود پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔

۹۔عملیت پسندی:

سماج میں بولی جانے والی زبان بولنے والوں کے ارادوں، سننے والے کی تشریح اور معنی کو پہنچانے کے لیے سیاق وسباق پر غور کرتی ہے۔زبان میں اس بات کا مطالعہ کہ زبان کو کس طرح موثر طریقے سے بات چیت کرنے اور سماجی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے،اور یہ معلوم کرنا کہ بولنے والے اور سامعین کس طرح زبان کا استعمال کرتے ہیں۔زبان میں عملیت پسندی سے زبان کے استعمال کے بارے میں زیادہ آگاہی اور بات چیت کی مہارت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

۱۰۔ہمدردی اور ہم آہنگی کی تعمیر:

کسی بھی سماج میں بولی جانے والی زبان کا مقصد لوگوں میں ہمدردی پیدا کرنا، ہم آہنگی پیدا کرنا اور ان افراد میں تعلق کا احساس پیدا کرنا ہے۔ہمدردی اور ہم آہنگی سماجی زبان کے اہم پہلو ہیں۔جو افراد کو دوسروں کے ساتھ جڑے رہنے اور مثبت تعلقات کو فروغ دینے کے قابل بناتے ہیں۔کسی بھی زبان میں ہمدردی اور ہم آہنگی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔سماجی زبان میں ہمدردی کے جذبات ذاتی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

۱۱۔سیکھنے کی حمایت کرنا:

سماجی بولی اپنے بولنے والوں کے لیے مکالمے اور بات چیت کے ذریعے سیکھنے اور سمجھنے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔سیکھنے کی حمایت سے مراد وہ طریقے ہیں۔جن میں ایک سماجی زبان سیکھنے کے عمل کو آسان بنانے کے ساتھ ساتھ مزید بڑھا سکتی ہے۔جیسے پیچیدہ تصورات کو آسان الفاظ میں توڑنا، سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی اور مدد کرنا، سیکھنے والوں کو اپنے سیکھنے پر غور کرنے کی ترغیب دینا، مکالمے کے ذریعے خیالات اور تصورات کو دریافت کرنا۔

برصغیر میں فارسی عدالتی زبان رہی، بعدازاں انگریزی کا غلبہ رہا،اور پھر اردو کو عدالتی زبان کے طور پر اختیار کیا گیا۔عدالتی اردو پر فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں کا نمایاں اثر دیکھا جا سکتا ہے، خاص طور پر

اصطلاحات میں۔ پاکستان میں اردو کو عدالتی زبان کے طور پر نافذ کرنے کے مختلف اقدامات کیے گئے لیکن انگریزی کا اثر اب بھی غالب ہے۔

عدالتی زبان رسمی، پیچیدہ اور طویل جملوں پر مشتمل ہوتی ہے، جب کہ عمومی زبان سادہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ عدالتی زبان میں مخصوص اصطلاحات اور قانونی نظائر کا استعمال عام ہے، جبکہ عمومی زبان میں زیادہ تر غیر رسمی اور روزمرہ کے الفاظ ہوتے ہیں۔ عدالتی زبان میں اکثر الفاظ اور جملے مبہم ہوتے ہیں تاکہ ان کی مختلف تشریحات کی جا سکیں، جبکہ عمومی زبان زیادہ واضح اور دوٹوک ہوتی ہے۔ اردو عدالتی زبان پر فارسی، عربی اور انگریزی کا گہرا اثر موجود ہے۔ عدالتی امور میں فارسی کا غلبہ تھا، جو مغلیہ دور میں بھی جاری رہا۔ کئی قانونی اصطلاحات اب بھی فارسی اور عربی زبانوں سے لی گئی ہیں، جیسے "حکم امتناعی (Injunction) "اور "قصاص(Retribution) " کھیوٹ، خسرہ، گرداوری،انتقال،رجسٹری، شجرہ پارچہ،اتلاف، ابطال نامہ، تخریب،اعلامیہ،مقتدر، مالک قطعی،اسقاط حمل، ذی استطاعت، قانون اہل ہنود وغیرہ۔انگریزوں نے قانونی معاملات میں انگریزی متعارف کروائی لیکن عوامی سطح پر اردو بھی مستعمل رہی۔ برطانوی عدالتی روایات کے تحت متعدد انگریزی اصطلاحات بھی اردو قانونی زبان کا حصہ بن چکی ہیں، جیسے "فیصلہ محفوظ " (Judgment Reserved)اور"بیلف(Bailiff) "۔اردو کو قومی زبان کے طور پر اپنانے کے باوجود، عدالتی نظام میں انگریزی زبان کا غالب کردار برقرار رہا۔

عدالتی زبان کی پیچیدگی کی وجہ سے عام شہری قانونی دستاویزات کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ وکلا اور جج صاحبان بھی اکثر قانونی اصطلاحات کا زیادہ بوجھ ڈال کر مقدمات کو غیر ضروری حد تک پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ چونکہ عام افراد کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا مشکل ہے، اس لیے وکلا کی خدمات لینا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات قانونی دستاویزات میں پیچیدہ زبان کا استعمال جان بوجھ کر کیا جاتا ہے تاکہ عام شہری کو معاملے کی اصل نوعیت سمجھنے میں دشواری ہو۔ کچھ عدالتی فیصلوں میں ہدایات دی گئی ہیں کہ قانونی زبان کو آسان اور عام فہم بنایا جائے۔ بعض عدالتوں نے اردو میں فیصلے جاری کرنے کا عمل شروع کیا ہے تاکہ عوام کو ان کے حقوق اور عدالتی احکامات بہتر انداز میں سمجھ آسکیں۔

حوالہ جات:

۱۔السنڈرودورانتی، A companion to linguistic Anthropology، آصف آغا، Register of language، بلیک ویل پبلی شنگ،۲۰۰۶، ص ۲۴

۲-احمد خان، چودھری (علیگ)،اردو سرکاری زبان،ادارہ منشورات اسلامی،لاہور،۱۹۹۶، ص ۴۴، ۴۵

۳-انعام الحق کوثر،ڈاکٹر،بلوچستان میں نفاذاردو، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۸۵، ص ۲

۴-وحید قریشی،ڈاکٹر، مجلس دفتری پنجاب، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد ۱۹۸۵، ص ۶

۵-ایضاً، ص ۶

۶-ایضاً، ص ۶

۷-ایضاً، ص ۷

۸-احمد خان، چودھری (علیگ)،اردو سرکاری زبان،ادارہ منشورات اسلامی،لاہور،۱۹۹۶، ص ۵۷

۹-محمد اسلم، میاں،اردو نامہ لاہور (منتخب ادارے) مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۸۴، ص ۲۷

۱۰-ایضاً، ص ۳۵

۱۱-سید عبداللہ،ڈاکٹر، پاکستان میں اردو کا مسئلہ ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ، مکتبہ خیابان ادب،لاہور ۱۹۷۶، ص ۱۶۳

۱۲-ایضاً، ص ۱۶۸

۱۳-احمد خان، چودھری (علیگ)،اردو سرکاری زبان،ادارہ منشورات اسلامی،لاہور،۱۹۹۶، ص ۴۸

۱۴-عبدالمالک عرفانی،ڈاکٹر،اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان،جون ۱۹۸۹ ، ص ۱۱

۱۵-سید عبد اللہ ، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو کا مسئلہ ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ ، مکتبہ خیابان ادب، لاہور ۱۹۷۶، ص ۱۶۸

۱۶- جمیل جالبی، ڈاکٹر، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، پیش لفظ مرتبہ ڈاکٹر المالک عرفانی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۳، ص ۲۳

۱۷۔ مارکس گالڈیا، ڈاکٹر، legal linguistic، پیٹر لنگ پبلی کیشنز، نیویارک ۲۰۰۹، ص ۵۲

۱۸۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۳، ص ۹

۱۹-ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی، شرعی عدالت میں ترویج اردو پمفلٹ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷، ص ۲۳

۲۰-سید عبداللہ، ڈاکٹر، تحریک نفاذ اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۵، ص ۳۹۶

۲۱-ایضاً، ص ۳۹۵

۲۲-ایضاً، ص ۳۹۶

۲۳۔ مختار حسین ناظر القاسمی بجنوری، اردو لسانیات و طریقہ ہائے تدریس، ادارہ تدریس، لاہور ۱۹۸۹، ص ۱۶

۲۴-ایضاً، ص ۱۶

۲۵-سید اظہار حیدر رضوی، ایڈووکیٹ، دستاویز نویسی کا فن، مکتبہ فریدی وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی ۱۹۸۶، ص ۱۵

۲۶-مولوی وحید الدین سلیم، وضع اصطلاحات، ترقی اردو بیورو نئی دہلی ۱۹۸۰، ص ۱۴

بابِ دوم:

عدالت کے زیرِ استعمال دستاویزات کا لسانی جائزہ

الف: عدالت کے زیرِ استعمال دستاویزات کا تعارف اور لسانی جائزہ

سماج میں موجود افراد کو عدالتی دستاویزات کے ساتھ ساتھ عدالت کے بارے میں معلومات ہونا بھی ضروری ہے۔ عدالت ایک بااختیار معتبر ادارہ ہے۔ جسے کسی ملک میں قانونی تنازعات کے حل اور عوام کو انصاف فراہم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ عدالتی نظام قانونی عمل کا ادارہ ہے عدالت وہ جگہ ہوتی ہے جہاں عوامی مقدمات کی سماعت اور ان کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں ضلعی اور اعلیٰ عدالتیں(district and Superior courts)، خصوصی عدالتیں، فیملی دیوالیہ پن(bankruptcy court)، انتظامی عدالیتں اور سوشل سیکیورٹی کی عدالتیں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ کسی بھی ملک کی عدالتیں قانون کے نفاذ، عوامی حقوق کے تحفظ اور منصفانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے درپیش مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ عدالتی دستاویزات عدالتی نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیے جاتے ہیں۔ عدالتی دستاویزات کے حوالے سے ایڈووکیٹ سید اظہار حیدر رضوی رقم طراز ہیں کہ

> ''دستاویز کے لفظ سے وہ مضمون مراد ہے جو کسی مادہ پر حروف کا ہندسوں یا علامتوں کے ذریعے سے یا ان میں سے دو یا تینوں کے ذریعے سے ظاہر بیان کیا گیا ہو۔ اور ان حروف، ہندسوں یا علامتوں کو اس مضمون کے وجہ ثبوت کے لئے کام میں لانے کی نیت ہو یا وہ کام میں آئیں۔''[۱]

دستاویز کسی بھی طرح کی تحریر، یادداشت یا اقرار نامہ ہے۔ جو کسی بھی معاملے میں مستقبل میں فائدہ مند ہو۔ جو شخص دستاویزات لکھتا ہے اسے (دستاویز نویس) کہتے ہیں۔ قانونی دستاویز فریقین کو پابند کرتی ہے۔ دستاویز انصاف کے معاملے میں فریقین کے درمیان بنیادی کام دیتی ہے۔ قانونی معاملات کے حوالے سے دستاویز نویسی عرصہ دراز سے چلی آرہی ہے۔ اس حوالے سے محمد عطاءاللہ خان لکھتے ہیں کہ

''دستاویز کی تعمیر و تشریح کے لیے اصول متعین ہیں،اس لیے دستاویز تحریر کرتے وقت ان اصول و ضوابط کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔عدالتوں کے جج صاحبان اپنے فیصلوں میں دستاویز کی تعبیر و تشریح کرتے ہیں۔ دستاویز نویس کو چاہیے کہ عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں الفاظ کے جو معنی متعین کیے ہیں۔ان ہی معنوں میں الفاظ کو دستاویز میں استعمال کرے۔''[۲]

عدالتی دستاویزات کا تعارف:

دعویٰ:

دعویٰ(suit) یہ باضابطہ قانونی کاروائی کی دستاویز ہے۔جو ایک فریق یعنی مدعی(plaintiff) کی طرف سے کسی تنازعہ کو حل کرنے کے لیے دوسرے فریق مدعاعلیہ (defendant) کے خلاف عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔عام طور پر دعویٰ کو چار اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان میں پہلے نمبر پر دیوانی مقدمات آتے ہیں جن میں ذاتی معاملات،جائیداد کے حقوق کے تنازعات شامل ہیں۔دوسرے نمبر پر فوجداری مقدمات ہیں جن میں دعویٰ حکومت یا اداروں کی طرف سے کسی شخص یا تنظیم کے خلاف عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تیسرے نمبر پر کلاس ایکشن شامل ہیں۔جس میں افراد کے ایک گروپ کے دوسرے کے خلاف دعویٰ عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔دعویٰ کی ایک قسم اپیل کی ہے جس میں کسی شخص کی طرف سے اعلیٰ عدالت سے نچلی عدالت کے کیے گئے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی جاتی ہے۔پاکستان کی عدالتوں میں زیادہ تر دعوے انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

جواب دعویٰ:

تحریری بیان written statement ایک ایسی دستاویز ہے۔ جو کسی شخص یا تنظیم جو کسی مقدمے میں نام زد ہے۔اس کی پوزیشن، حقائق، یا گواہی کو واضح انداز میں عدالت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جواب دعویٰ عام طور پر قانونی مقدمے کی کاروائی میں ثبوت کی فراہمی، کسی معاہدے یا معاہدے کی شرائط کی وضاحت، کسی واقع یا حادثے کی گواہی کو دستاویز کرنے، معافی یا اعتراف جرم کے لیے کسی خاص مسئلے پر کمپنی کی

پالیساں یا پوزیشن کی وضاحت کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جواب دعویٰ کی تحریر کے دوران پانچ چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو اہمیت کی حامل جو درج ذیل ہیں۔

۱- تعارف یا پس منظر کی معلومات

۲- حقائق یا واقعات کی وضاحت

۳- دعولے کا مقصد

۴- ثبوت یا معاون دستاویزات و مقدمے سے متعلقہ ہوں مثلاً معاہدے کی رسیدیں اور تصاویر وغیرہ

۵- نتیجہ یا خلاصہ

رہن نامہ:

رہن نامہ (Deed of Mortgage) رہن سے وہ انتقال حقیت مراد ہے۔ جو انتقال غیر منقولہ جائیداد سے متعلق ہوتا ہے۔ اس میں پیشگی دی جانے والی رقم کی واپسی کی ضمانت مقصود ہوتی ہے۔ اس میں رقم کی ادائیگی انتقال سے قبل یا بطور قرض دی گئی رقم کی واپسی سے مشروط ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں محمد عطاءاللہ خان اپنی کتاب قانونی دستاویز نویسی (اصول اور نمونے) میں لکھتے ہیں کہ۔

> ''رہن نامہ کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے۔ جب کوئی مالکِ جائیداد اپنی جائیداد مستقل فروخت کرنے کی بجائے عارضی طور پر بطور ضمانت محض اس کا انتقال حقیت کرنا چاہتا ہوتا کہ وہ مطلوبہ رقم حاصل کرنے اور بعد میں جب اتنی رقم اسے حاصل ہو جائے تو اسے ادا کر کے اپنی جائیداد واپس حاصل کر لے۔''۳۰

رہن کے لیے درج ذیل اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔

جیسے رہنMortgagor، مرتہنMortgagee، جائیداد مرہونہ Mortgaged property، قرضہ رہن یا زرِ رہنMortgage debt، حق رہنMortgage Right، رہن نامہDeed of Mortgage، حقیت رہنMortgagor's title۔ انتقال جائیداد کے قانون کی

رو سے رہن کی چھ اقسام ہیں۔سادہ رہنSimple Mortgage ، دخلی یا قبضہ رہن یاانتفاعی usufurctuary Mortgage،رہن بیع یاMortgage by Conditional sale ، انگریزی رہن یار ہن انگلیشہEnglish Mortgage ،بے ضابطہ رہن یاغیر معمولی رہن، لفظی رہن یا رہن بذریعہ دستاویزات۔

کچھ ایسی اصطلاحات جو پہلے مستعمل تھیں۔ لیکن اب متروک ہو چکی ہیں۔ جیسے آرٹھ ،مکفول و متغرق، تمسک آڑھی، کفالت نامہ وغیرہ۔چونکہ رہن نامہ اشٹام پر تحریر کیاجاتاہے تاکہ سند رہے۔

متبنیٰ یاتبنیت نامہ:

متبنی نامہ ایک قانونی دستاویز ہے جو کسی بچے یا بالغ کو گود لینے کے عمل کو باقاعدہ بناتی ہے۔یہ دستاویز گود لینے والے فریق اور حقیقی والدین یا سرپرستوں کے درمیان تحریری معاہدہ ہے۔جو گود لینے کی شرائط اور قواعد کا خاکہ پیش کرتاہے۔اس دستاویز کے ذریعے کسی نابالغ یا بالغ کو متبنیٰ بنایا جاتاہے۔ متبنیٰ بننے کے بعد متبنیٰ بننے والے کو وہی تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ جو اس کے سگے بیٹوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ متبنیٰ بننے کے بعد ایسے بیٹے کو اپنے سابقہ خاندان کے حقوق سے دستبردار ہوناہوتاہے۔اسلامی قانون یعنی شریعت میں متبنیٰ کی کوئی حیثیت نہیں۔بھارت یا دیگر ایشیا کے ممالک جیسے بنگلہ دیش یا نیپال میں اس کو باقاعدہ قانونی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان میں رائج اشٹام کے قانون کے مطابق متبنیٰ کے دستاویز کی تصدیق اور رجسٹری ضروری ہے۔اس کے بغیر اس کو کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں۔تبنیت نامہ کو درج ذیل اقسام کے تحت استعمال میں لایاجاتاہے۔

1- سادہ یا مختصر تبنیت نامہ
2- تفصیلی تبنیت نامہ
3- بیوی کی طرف سے تبنیت نامہ (جس میں شوہر کی مرضی شامل ہو)
4- بیوں کی طرف سے تہی شے نامہ (جو جین مت کی پیروکار ہو)
5- تبنیت دہندہ کااقرار نامہ

6- تبنیت نامہ کی ایک قسم ایسی ہے، جس میں بیوی کو تبنیت نامہ کی اجازت تو ہو لیکن یہ مخصوص شرائط پر مبنی ہو۔

متبنیٰ کے حوالے سے محمد عطاء اللہ خان اپنی کتاب قانونی دستاویز نویسی میں رقم طراز ہیں کہ

> ''اسلامی شریعت میں متبنیٰ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اہل کتاب اقوام میں بھی اس کا رواج نہیں ہے، تاہم ترکی کے قانون میں بعض صورتوں میں اس کی اجازت ہے، لیکن ہندوں میں اس کا عام رواج ہے اور ہندو قانون کے مطابق متبنیٰ کو وراثت میں صلبی اولاد کے حقوق حاصل ہوتے ہیں اور ایک بار کسی کو تبنیت میں لینے کے بعد اسے واپس نہیں کیا جاسکتا۔''[۴]

حلف نامہ:

حلف نامہ Affidavit ایک تحریری بیان ہے۔ اس تحریری بیان کو عدالت میں بطور ثبوت استعمال کیا جاتا ہے۔ ابتدائی طور پر حلف نامے کا استعمال حقائق اور قانونی مقدمات میں ملوث گواہوں یا فریقین کے بیانات کی تصدیق کے لیے کیا جاتا ہے۔ حلف نامہ خاص طور پر دیوانی مقدمات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نوٹری پبلک ایکٹ (۱۵۳۳) کے مطابق حلف ناموں کو نوکری پبلک سے تصدیق کروانا لازمی قرار دیا گیا۔ ایویڈنس ایکٹ (۱۸۴۳) نے حلف نامے کو عدالتی کاروائیوں میں ثبوت کے طور پر پیش کرنے کو باقاعدہ بنایا۔ بیان حلفی کی درج ذیل اقسام ہیں۔ جیسے خدمت کا حلف نامہ Affidavit of Service ،شناخت کا حلف نامہ Affidavit of identity، شادی کا حلف نامہ Affidavit of marriage ،رہائش کا حلف نامہ Affidavit of residence، شہرت کا حلف نامہ Affidavit of citizenship، پیدائش کا حلف نامہ Affidavit of Birth، موت کا حلف نامے Affidavit of death حلف ناموں کی مخصوص اقسام اور استعمال کا دائرہ اختیار یا قانونی تناظر کے لحاظ سے مختلف ہو سکتا ہے۔

حلف نامے عام طور پر مختلف قانونی حوالوں میں استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ عدالتی کاروائی Count proceeding، کاروباری لین دین Business Transaction ، امیگریشن

Immigration جائیداد کی ملکیتReal estate ،انتظامی عمل Administration processesحلف نامہ تصدیق شدہ دستاویز ہے،اس لیے اسے قانونی دستاویز تصور کیا جاتا ہے۔اس کی غلط تحریر سے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

اشٹام پیپر:

اشٹام پیپرStamp paper کاغذ کی ایک خاص قسم جو گورنمنٹ کی طرف سے فریقین کے درمیان کسی تحریری معاہدے کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ یہ قانونی معاملات، معاہدوں اور دیگر عدالتی کاغذات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جس پر ڈیوٹی یا ٹیکس کی رقم ادا کی ہوتی ہے۔ اشٹام پیپر کی قیمت میں فرق ہوتا ہے، اشٹام کی قیمت ۵۰ پچاس روپے سے شروع ہو کر ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار روپے یا اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔اس کی قیمتوں میں حکومت کی طرف سے تبدیلی وقت کے ساتھ کی جاتی رہتی ہے۔اشٹام پیپر کا استعمال ان دستاویزات کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔

- قانونی دستاویزات جن میں جائیداد کی خرید و ضرورت کی تحریریں شامل ہیں۔ جن کے لیے اشٹام کا استعمال کیا جاتا ہے ان میں پراپرٹی ڈیڈز، سیل ایگریمنٹس، لیز ڈیڈز اور دیگر قانونی کاغذات شامل ہیں۔
- عدالتی دستاویزات جیسا کہ معاہدےContracts،حلف نامےaffidavits ،کے ساتھ ساتھ کاروباری کاغذات جیسے کاروباری معاہدےbusiness agreements،شراکت داریpartnerships ،اور کمپنی کی رجسٹریشنCompany registration ، کے لیے استعمال ہونے والی تحریروں کے لیے اشٹام کو استعمال کیا جاتا ہے۔
- اس کے علاوہ مالیاتی دستاویزاتfinancial documents، پیدائش اور موت Birth and death کے سرٹیفکیٹ ، ٹیکس کی ادائیگی، اور سرکاری خط و کتابت Official Correspondenceشامل ہیں۔

کسی بھی اشٹام کا استعمال ریاست یا علاقے کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ اشٹام کے استعمال میں تبدیلی آتی جا رہی ہے۔ لیکن اس کا بنیادی مقصد قانونی دستاویزات پر اشٹام ڈیوٹی ٹیکس کی ادائیگی کے

ثبوت کے طور پر کام کرنا ہے۔ پاکستان میں دو اقسام کے اشٹام جیسے: اشٹام کاغذیstamp paperاور اشٹام ٹکٹstamp ticketاستعمال ہوتے ہیں۔

وصیت نامہ: وقف نامہ

وصیت نامہDeed of willایک قانونی دستاویز ہے۔ جو اس بات کا خاکہ پیش کرتی ہے کہ کس طرح ایک شخص چاہتا ہے۔ کہ اس کے اثاثے، جائیداد کو اس کی موت کے بعد تقسیم کیا جائے، ایک ایسی دستاویز جس کے تحت کسی فرد کی جائیداد اس کے مرنے کے بعد قابل انتقال ہوتی ہے۔ وصیت نامہ ایک ایسی دستاویز جس کا نفاذ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وصیت کرنے والا زندہ ہو۔ وقت کے حوالے سے کچھ اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے موصی Testator or Executant یعنی وصیت کرنے والا شخص وصیت کنندہ، موصی لہDevisee ایسا شخص جس کے نام وصیت کی جاتی ہے یہ کوئی بھی ہو سکتا ہے چاہے وہ نابالغ ہو یا پاگل۔ موصی بہ جائیداد Bequeath property وہ جائیداد جس کے انتقال کی وصیت کی جائے۔ وہ جائیداد موصی بہ ہوتی ہے جو موصی کی جائز ملکیت ہوتی ہے۔ ان اصطلاحات کے ساتھ دیگر اصطلاحات کے وصی Administrator، Executor، وصیتی صداقت نامہprobateوغیرہ۔ وصیت نامہ ایک قانونی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے اس کو لکھتے وقت قانونی اصول و ضوابط کو مد نظر رکھ کر لکھا جاتا ہے۔ وصیت کنندہ کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ وصیت کی رجسٹری کروانا چاہتا ہے تو کروائے نہیں تو اس پر زبردستی نہیں۔

وقف نامہ سےDeed of trustایک قانونی دستاویز ہے۔ جس کے تحت کوئی شخص اپنی جائیداد کی دوسرے شخص یا ادارے کے نام وقف کرتا ہے۔ جیسے کسی شخص کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو قانونی طریقہ کار کے مطابق کسی درگاہ، امام باڑہ، مسجد، مندر یا دھرم شالہ وغیرہ کو دے دینا وقف کرنا کہلاتا ہے۔ وقف کی کوئی مدت طے نہیں ہوتی اس لیے یہ ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے۔ جائیداد وقف کرنے والے کو وقف کنندہ کہا جاتا ہے جب کہ جس کو جائیداد وقف کی جاتی ہے اسے موقوف الیہ کہا جاتا ہے۔ جو جائیداد وقف کی جاتی ہے اسے جائیداد موقوفہ کہتے ہیں۔

مختار نامہ:

یہ ایک ایسی قانونی دستاویز ہے۔ جس کے تحت ایک شخص کسی دوسرے شخص کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کے لیے کوئی کام سرانجام دے۔ جو اس کے نام پر ہو ایسی دستاویز کے لیے انگریزی زبان کے الفاظ Deed of Attorneyاستعمال کیے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مروجہ عدالتی نظام میں مختار نامہ کی دو اقسام استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ جیسے مختار نامہ خاص Special power of Attorney،اور مختار نامہ عام General Power of Attorneyمختار نامہ خاص میں کسی ایک خاص کام یا چند متعین کاموں کے لیے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب کہ مختار نامہ عام میں کسی عام امر یا امور کی انجام دہی کے لیے اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ دور حاضر میں انسان کی مصروفیات کی وجہ سے وہ اپنی تمام تر ذمہ داریاں تنِ تنہا ادا نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض مختار ناموں کے لیے رجسٹری کی ضروری نہیں لیکن بعض ایسے ہیں جن کو قانونی تصدیق یا رجسٹری کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عام طور پر مختار نامہ کا استعمال نااہلی کی منصوبہ بندی، کاروبار کے انتظامات ، ملک کے معاشی حالات یا خاندانی معاملات یا بین الاقوامی لین دین کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔

بیع نامہ:

بیع نامہ sale deedایک ایسی دستاویز ہے، جو پاکستان میں غیر منقولہ جائیداد جیسے زمین اور مکان کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیع نامہ جسے خرید و فروخت کا معاہدہ بھی کہا جاتا ہے، جس میں جائیداد کی تفصیل، بیچنے اور خریدنے والے کی تفصیل، جائیداد کی قیمت، شرائط اور گواہوں کے ساتھ ساتھ تصدیق کرنے والے کے دستخط شامل ہوتے ہیں۔ بیع نامہ کو پاکستان میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے سب سے اہم دستاویز سمجھا جاتا ہے۔ بیع نامہ ایک ایسی دستاویز ہے جو قانونی مشورے سے تیار کرنے کے بعد قانونی تصدیق کے بعد قابل قبول ہوتا ہے۔ یہ دستاویز کسی بھی جائیداد کی خرید فروخت کو قانونی بناتا ہے۔ ملکیت کے قانونی ثبوت اور جائیداد کی خرید و فروخت کو آسان بنانے کے لیے بیع نامہ ضروری دستاویز ہے۔

ہبہ نامہ:

ہبہ نامہ gift deed ایک ایسی دستاویز ہے جو کسی جائیداد کے مالک کو اپنی جائیداد کسی دوسرے شخص کو تحفہ دینے کی اجازت دیتا ہے۔ جائیداد کے مالک (donor) کو جائیداد کی کوئی ادائیگی نہیں ملتی۔ یہ ایک رضاکارانہ عمل ہے۔ یہ ملکیت کی منتقلی کو باضابطہ طور پر تحریر کے ذریعے محفوظ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس تحریر میں دونوں فریقین کے نام، پتا، جائیداد کی تفصیل، گواہ، قیمت (اگر قابل اطلاق ہو) اور تصدیق کرنے والے کی تفصیل شامل ہوتی ہے۔ ہبہ نامہ عام طور پر جائیداد کی منتقلی، حیراتی عطیات، خاندانی وارثت کی منتقلی اور کاروباری تحائف کے حوالے سے تحریر کیا جاتا ہے۔ ہبہ نامہ درج ذیل اقسام ہوتی ہیں۔

۱- سادہ ہبہ نامہ Simple gift deed: بغیر کسی شرط کے جائیداد کی منتقلی کی تحریر کو دستاویز کرنا۔

۲- مشروط ہبہ نامہ Conditional gift deed: ملکیت کی منتقلی کے دوران مالک کی طرف سے شرائط رکھی جاتی ہیں۔

۳- منسوخی کے حق کے ساتھ ہبہ نامہ: وہ قسم ہے جس میں ملکیت دینے والا مخصوص حالات میں اس کو منسوخ کر سکتا ہے۔

۴- غیر منقسم حصص کا ہبہ نامہ: اس قسم میں جائیداد کے کسی ایک حصے کو منتقل کیا جاتا ہے۔

۵- سالانہ ہبہ نامہ gift dead of Annuity: اس قسم میں ملکیت دینے والے کو مخصوص مدت کے لیے آمدنی فراہم کرنا ہوتی ہے۔

۶- مستقبل کے اثاثے کا تحفہ Gift deed of a future Asset : مستقبل میں حاصل کیے جانے والے اثاثے کی ملکیت کی منتقلی کی تحریر۔

عدالتی دستاویزات کا لسانی جائزہ

پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کی تاریخی، ارتقائی اور سماجی ضرورتوں کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ عدالتی زبان کے رواج اور چلن سے بھی صرف نظر کیا گیا۔ عدالتی زبان کا تعلق سماج کے ساتھ ہے، اس لیے زبان کے معاملے میں عرصہ دراز کے چلن اور سماجی ضرورتوں اور اس کے عام استعمال سے منہ ہر گز نہیں موڑا جا سکتا۔ عدالتی زبان کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ املا میں بے اعتدالیاں اور بے قاعدگیاں راہ پاگئی ہیں، ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کسی بھی زبان کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اِملا کے قاعدے منضبط ہوں، اور ان کے بنیادی اصول صحیح ہوں۔ اگر کسی زبان کے قاعدے معین نہ ہوں۔ تو اس زبان کی یک رنگی اور یک سانی کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ عربی، فارسی، انگریزی کے جو قاعدے مقرر ہیں۔ زبان کو لکھنے والا ان کی پوری پابندی کرتا ہوا دیکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر اردو کے حوالے سے بات کی جائے تو وہ اپنے تئیں ہر قید سے آزاد سمجھتے ہیں۔ اِملا کی خرابی یا بے ضابطگی زبان میں بگاڑ کی وجہ بنتی ہے۔

اگر مروجہ عدالتی زبان کے مسائل کی بات کریں تو اس زبان کے اِملا کے مسائل کو فہرست میں سب سے اوپر رکھا جا سکتا ہے۔ جس طرح یہ بات اہمیت طلب ہے کے جو لفظ ہم بول رہے ہیں ان کا مفہوم کیا ہے تو اس طرح یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ کہ جو بھی لفظ لکھا جا رہا ہے اس کے مفہوم کا بھی پتا ہونا چاہیے۔ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس لفظ کی صورت ایک ہی ہوتی ہے۔ اس لیے بولنے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کو اس لفظ کے تمام معنی معلوم ہوں البتہ لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ لفظ کی صورت کا صحیح طور پر علم رکھتا ہو۔ گوپی چند نارنگ اس حوالے سے رقم طراز ہیں کہ

> ''اردو میں اِملا کے مسائل کئی طرح کے ہیں۔ ان میں سے بعض بنیادی مسائل وہ ہیں۔ جو مستعار الفاظ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اردو لفظیات کا امتیازی حصہ عربی اور فارسی سے ماخوذ ہے۔ ان زبانوں سے آنے والے ہزاروں لفظ اردو میں رچ بس گئے ہیں اور اردو کے اپنے ہو چکے ہیں۔ اردو ایک آزاد اور خود مختار زبان ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

جہاں مستعار لفظوں کا طریق املا اردو کے رائج طریق املا سے مختلف ہے وہاں اصل کی پیروی کرنی چاہیے کہ نہیں۔اردو کے قائدے سے لکھنا چاہیے کہ نہیں۔''۵

الف اور ہائے مختفی:

ہائے مختفی لفظ کے آخر میں لکھی جاتی ہے۔ ہائے مختفی کا استعمال عربی اور فارسی زبان میں زیادہ دیکھنے میں ملتا ہے۔ دوسری زبانوں کے آخر میں الف آتا ہے۔ارود زبان کی لغت میں اس کی پابندی کی گئی ہے۔ لیکن اگر عدالتی اردو کی روزمرہ کی تحریروں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف کم ہے۔عدالتی زبان کی تحریروں کو دیکھا جائے تو ان کے اندر ہائے مختفی کا استعمال دیکھنے میں ملتا ہے۔ عدالتی زبان کے دستاویزات جیسے اشٹامپ، عدالتی درخواستیں، وثیقہ، بیع نامہ، ہبہ نامہ وغیرہ میں اکثر ان کا استعمال دیکھنے میں ملتا ہے۔ جو کہ زبان کے حوالے سے ایک اہمیت طلب معاملہ ہے۔ہائے مختفی کے حوالے سے رشید حسن خان لکھتے ہیں کہ

> ''جہاں تک تلفظ سے بحث ہے، اردو میں مختفی "ہ" کا وجود نہیں ہے، بلکہ مختفی "ہ"، فارسی کی چیز ہے، اردو یا ہندی کے لفظوں میں نہیں آسکتی، لفظ کی ابتدا یا بیچ میں نہیں آتی آخر میں ہی آسکتی ہے۔''۶

عربی سے اردو میں آنے والے کچھ الفاظ جن کے آخر میں ''الف" آتا ہے۔ لیکن ان میں سے کچھ الفاظ ''ہ'' سے لکھے جاتے ہیں۔ ہونا اس طرح چاہیے کہ جو لفظ ''ا'' سے رائج ہیں۔ان کو اسی طرح لکھا جائے اور باقی کو ''ہ'' کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ عدالتی دستاویزات میں یہ غلطی دیکھنے میں آتی ہے کہ جیسے ''مدعہ'' اور ''تمغہ'' کو الف سے لکھنا چاہیے لیکن یہ ''ہ'' سے لکھے جاتے ہیں۔ عدالتی دستاویزات میں لکھے جانے والے اس طرح کے کچھ اور الفاظ جیسے: ماجرا، مدعا، تولا، سقا، تبرا، معما اور بقایا وغیرہ۔

اس حوالے سے رشید حسن خان رقم طراز ہیں کہ

> ''اردو کے رسم خط کے مطابق لفظ میں حرفوں کی ترتیب کا تعین، تراکیب کے لحاظ سے اس لفظ میں شامل حروف کی صورت اور حرفوں کے جوڑ کا متعارف طریقہ ان سب کے مجموعے کا نام املا ہے۔''۷

عدالتی زبان کے وہ الفاظ جن کے آخر میں "الف" آنا چاہیے اور "ہ" لکھی ہوئی دیکھنے میں آتی ہے ان کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کو درست کیا جانا چاہیے۔ عدالتی زبان کے ایسے الفاظ جن میں غلط نویسی کا کرشمہ زیادہ شامل ہے۔ ان الفاظ کی فہرست کچھ یوں ہیں۔

بٹوارا	تھانا	ڈاکا
بجرا	ٹولا	ڈاکیا
بدلا	ٹھیلا	ڈانڈا
پٹا	چبوترا	ڈیرا
پھندا	چھرا	غنڈا
تسلا	دھماکا	مارکا

مخطوطہ (ھ) اور ہائے مدودہ (ہ):

عدالتی زبان میں ہائے مخطوطہ (ھ) اور ہائے مدودہ (ہ) کا استعمال غلط کیا جاتا ہے۔ اردو زبان میں ہائے (ھ) دو چشمی، کو تنہا نہیں لکھا جاتا۔ اس کی آواز اپنے سے پہلے آنے والے حرف کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کو ایک ہی لفظ سمجھ کر ان کا استعمال کرنا غلط ہے۔ ان کے استعمال کی مثالیں: تمہارا: تمھارا، تمہاری: تمھاری، دولہا: دولھا، وغیرہ

عدالتی تحریروں کے جملوں میں ان کا استعمال کچھ یوں کیا جاتا ہے

''عدالتی بیلف نے مال کی برآمدگی کے لیے چاپہ مارا''

عدالتی بیلف نے مال کی برآمدگی کے لیے چھاپہ مارا۔

''اسلام آباد میں جرائم کی وارداتیں برہ گئی ہیں جس کی وجہ سے شہری پریشان ہیں''

اسلام آباد میں جرائم کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں جس کی وجہ سے شہری پریشان ہیں۔

الف اور ہمزہ:

اردو زبان میں الف اور ہمزہ دو حروف ہیں۔ اس لیے ان کو ایک آواز کے لیے جمع کرنا مناسب نہیں جیسا کہ لفظ "جرات" میں دیکھا جا سکتا ہے اس میں ہمزہ نہیں لکھا جاتا اس لیے ضروری ہے کہ "جرات" یا اس قبیل سے تعلق رکھنے والے الفاظ بھی ہمزہ کے بغیر لکھے جائیں۔ مثلاً: تامل، تاہل، جرات، متاخرین وغیرہ۔

ہمزہ کا استعمال عربی کے الفاظ کے شروع اور آخر میں کثرت سے کیا جاتا ہے۔ جب کہ فارسی اور اردو میں ہمزہ لفظ کے آخر میں نہیں لکھا جاتا۔ اور خاص طور پر وہاں جب عربی زبان میں لفظ کے آخر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے "ا" آئے تو اردو میں شامل ہونے کے بعد اس لفظ کے آخر سے ہمزہ کو اڑا دیا گیا ہے۔ اصول و ضوابط کی پابندی کے بعد بھی اگر تحریروں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے، کہ یہ اصول و ضوابط صرف کتابوں ہی تک محدود ہیں۔ کیوں کہ تحریروں میں ان کے حوالے سے اختیاط نہیں برتی گئی، اور خاص طور پر ایسی تحریریں جو عدالتی یا دفاتر کے استعمال میں آتی ہیں۔ ہاں اس بات کو بھی مان لینا چاہیے کہ جب کسی لفظ کے آخر میں ہائے مختفی آئے تو اضافت کے طور پر ہمزہ لکھا جا سکتا ہے۔ یہ صرف ہائے مختفی پر علامت بن کر آئے گا باقی جگہوں پر یہ مستقل حرف کے طور پر آتا ہے۔

مشابہ الفاظ:

کسی بھی تحریری زبان میں معنی اور تلفظ کو پہچانے کے لیے اس میں حروف، علامت اور نشانات کو صحیح استعمال میں لانا ضروری ہے۔ اِملا کا مطالعہ کرتے ہوئے اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ کون سے حروف کو استعمال میں لا کر کون سا لفظ بنایا گیا ہے اسی کو اِملا کا نام دیا جاتا ہے۔ جو لفظ کسی جملے میں استعمال کیا جا رہا ہے کیا اس کے معنی درست ہیں اور جملے میں استعمال کے بعد بھی درست معنی دے رہا ہے بھی یا نہیں؟ کیونکہ کسی بھی لفظ کے صحیح معنی جانے بغیر کسی جملے میں استعمال کرنا غلط ہے۔ اس سے اس جملے کے معنی تبدیل ہو جائیں گئے۔ کسی لفظ کو بنانے میں صرف صحیح حروف کا استعمال سے جملہ بنانے میں صحیح لفظ کا استعمال اہمیت طلب ہے۔ حروف کی پہچان کے حوالے سے منصف خان سحاب رقم طراز ہیں کہ

> ''اردو کے بہت سے حروف ایسے ہیں جو ہم آواز ہیں۔ اردو کے حروف ا، ح، ہ، ص، ث، س، ذ، ز، ظ وغیرہ ہم آواز ہونے کی وجہ سے سننے میں یکساں معلوم ہوتے ہیں اور بعض

اوقات لکھتے وقت ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں اس سے معنی کچھ کے کچھ بن جاتے
ہیں۔''۸

تلفظ کی بات کی جائے تو اس سے مراد ہے الفاظ کی آوازوں کو درست ادا کرنا۔ کسی بھی لفظ کی درست آواز کی ادائیگی کے لیے علاماتِ تلفظ کو جاننا ضروری ہے۔ اردو زبان میں درست تلفظ کے لیے جن علامات کو استعمال کیا جاتا ہے ان کو اعراب کہا جاتا ہے۔ درست تلفظ کی ادائیگی سے کسی زبان کے حسن کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اردو بطور عدالتی زبان دیکھا جائے تو عدالتی کاروائیوں میں وکلا، جج صاحبان اور اہلکاروں کی طرف سے تلفظ کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہی صورت حال عدالتی تحریروں کی بھی ہے۔ جس کی وجہ سے عدالتی کاروائیوں کی تحریروں میں غلطیاں زیادہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ جب دو ہم آواز الفاظ سامنے آتے ہیں تو افراد ان کا ٹھیک تلفظ ادا کرنا نہیں جانتے جس کی وجہ سے کسی مفہوم کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

''درست مخارج سے الفاظ کی ادائیگی ''تلفظ'' کہلاتی ہے، اردو لغات میں تلفظ کی درست ادائیگی درج کرنے کے لیے عمومی طور پر دو طریقے یا اسلوب اپنائے جاتے ہیں۔ ایک طریقہ جو ''مکتوبی'' اور دوسرا ''ملفوظی'' کہلاتا ہے۔ ''مکتوبی'' طریقے میں ہر حرف پر اعراب لگا کر آواز کے اتار چڑھاؤ کو واضح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ ''ملفوظی'' طریقے میں لفظ لکھ کر اس کے بعد الفاظ میں تلفظ درج کیا جاتا ہے کہ اس تلفظ کے فلاں حرف پر ''ضمہ''، ''فتحہ''، ''شد'' وغیرہ ہیں۔''۹

عدالت میں استعمال ہونے والی زبان کی بنیاد عربی فارسی کے الفاظ سے ڈالی گئی ہے۔ عدالتی زبان کے الفاظ کا ذخیرہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ فارسی اور عربی سے اخذ کیا گیا ہے۔ قدیم عدالتی اردو کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس وقت الفاظ کی اصل صورت کے ساتھ اعراب لگا کر لکھا جاتا تھا۔ جس کی وجہ مفہوم کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی تھی۔ اب جب عربی اور فارسی کے الفاظ اردو زبان میں آئے تو ان کے تلفظ کے ساتھ ساتھ ان کے اِملا میں بھی تبدیل رونما ہوئی۔ جیسے ''توتی'' جو فارسی زبان کا لفظ ہے جب اردو میں آیا تو یہ ''طوطی'' میں تبدیل ہو گیا۔ اسی طرح بے شمار الفاظ آپ کو ایسے مل جائیں گے جو اردو میں آنے کے بعد تبدیل ہوئے۔

عدالتی زبان میں ہم شکل الفاظ املا کی غلطی کا باعث بنتے دیکھائی دیتے ہیں۔ یہ الفاظ دیکھنے میں تو ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کے مفہوم میں تبدیلی دیکھی جا سکتی ہے۔ اب اسے الفاظ جو عربی سے اردو میں شامل ہوئے ان کا استعمال اعراب کے ساتھ کیا جاتا تھا اب اردو میں آنے کے بعد اعراب استعمال نہ کرنا ایک بڑی غلطی ہے۔ جو الفاظ میں معنی کی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ اب اردو کا ایک لفظ جیسے "آشکال" جو شکل کی جمع ہے۔ اگر "ا" پر زبر کی جگہ زیر سے لکھا جائے تو یہ لفظ "اِشکال" بن جاتا ہے۔ جس کے معنی ہمارے سامنے غیر واضح کے ہیں۔ اسی طرح "قدام" جو قدم کی جمع ہے۔ اس کے ساتھ "ا" کا اضافہ کرنے سے یہ "اقدام" پڑھا جائے گا۔ جس کے معنی آگے بڑھنے کے ہیں۔ اب کسی بھی نیم خواندہ شخص کے لیے یہ کوئی غلطی نہیں ہے۔ لیکن اگر لسانیات کے ماہرین کی بات کی جائے تو ان کے ہاں اس کو بڑی غلطی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح کی غلطیاں کسی بھی عدالتی فیصلے کے مفہوم کو تبدیل کر سکتی ہیں۔

عدالتی کاروائیوں کا حصہ بننے والے وکلا، جج صاحبان اور عدالتی اہلکاروں کو دیکھا جائے تو ان میں سے کچھ اردو بولنے میں تو مہارت رکھتے ہیں، لیکن لفظ کے درست تلفظ کی آدائیگی سے ناواقف ہیں۔ ان کی یہ ناواقفیت عدالتی تحریروں میں اغلاط کی وجہ بنتی ہے۔ جس کے لیے ان کی مناسب تربیت کی ضرورت ہے۔ عدالتی تحریروں میں ہم شکل الفاظ کی چند مثالیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ایال	گھوڑے کی گردن کے بال	عیال	اولاد
آرا	لکڑی چیرنے کا اوزار	آرا	رائے کی جمع
بیباک	نڈر۔ بہادر	بیباق	اداشدہ
شک	شبہ	شق	پھٹا ہوا
تاویل	بیان کرنا	تحویل	حوالے کرنا

تریاق	زہر کا علاج	تریاک	نشہ آور چیز
مِثل	مانند	مسل	مقدمے کی فائل
نا	حرف مصدر (جانا)	نہ	کلمہ نفی
واقعہ	قصہ	واقع	موجود، قائم
اثر	اثر	عصر	عصر کا وقت زمانہ
امارت	امیری	عمارت	مکان وغیرہ
ہلال	پہلی رات کا چاند	حلال	حرام کی ضد
حکم	حکمت کی جمع	حکم	حکم کرنا

مرکبات:

اردو بطور عدالتی زبان اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ کہ مرکب الفاظ الگ الگ لکھنے سے ہی اصل معنی واضح ہو سکتے ہیں، تحریر لکھتے وقت الفاظ کو الگ کرنے کے لیے وقفہ دیناضروری ہے۔ان الفاظ کو ملا کر لکھنا غلط ہے۔ جیسے کیطرف، کرنیوالے، جاونگا، دیگر وغیرہ اسی طرح کے بے شمار الفاظ کو عدالتی اردو کی تحریروں میں دیکھاجاسکتاہے۔

مولانا احسن مارہروی اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

''جو لفظ الگ الگ لکھے جانے میں اجنبی نہیں معلوم ہوتے، اور جن کی ترکیب بھی جداگانہ ہے، اکثر جدا جدا لکھے جائیں، جیسے کے لیے، جب کہ، اس لیے، حالاں کہ، چوں کہ، کون سی، خوب صورت، جائیں گے، جائے گا، کریں گے، جس طرح وغیرہ''۱۰

عدالتی زبان میں یہ غلطیاں عدالتی اہل کاروں کی بے علمی کی وجہ سے ہوتی ہیں یا عدالت سے تعلق رکھنے والے وثیقہ نویس بے علمی یا جگہ بچانے کی غرض سے الفاظ کو ملا کر لکھتے ہیں۔ بے علمی کی وجہ سے ان وثیقہ

نویسوں کو اس غلطی کا علم نہیں۔ان کا یہ ماننا ہے کہ لفظوں کو ملا کر لکھنے سے تحریر پر کوئی فرق نہیں آتا۔عدالت کی روز مرہ کی کاروائیوں کی تحریروں میں ان الفاظ کو ملا کر لکھنے سے ان کو پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی شکل بھی بگڑ جاتی ہے۔اِملا کے حوالے سے رشید حسن خان اپنی کتاب "اردو اِملا" میں لکھتے ہیں کہ

> ''حرفوں کو ملا کر لکھا جانا، اردو کی اہم خصوصیت ہے مگر اس خصوصیت کو وبال نہیں بننا چاہیے۔بہت سے حرفوں کا مجموعہ کبھی کبھی اُلجھن کا مجموعہ بھی بن سکتا ہے۔ایسے لفظ خاصی تعداد میں ہیں جن میں کئی کئی حرفوں کو ملا کر لکھا جاتا ہے۔اور ان میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی مگر اس فہرست میں مزید اضافے کیوں کیے جائیں؟ اگر کچھ لفظوں کو مناسب اجزا میں تقسیم کر کے لکھا جا سکتا ہے اور اس عمل سے لفظ کی صورت اس طرح متاثر نہیں ہوتی کہ کسی مزید الجھن کا اضافہ ہو تو منفصل نویسی کو مرجح سمجھنا چاہیے۔''۱۱

اسی طرح انگریزی کے وہ الفاظ جو اردو میں رائج ہو گے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ یہ جس طرح اردو میں رائج ہوئے ہیں ان کو ویسے ہی لکھا جانا بہتر ہے۔ مثلاً اسٹیشن ، ٹیلیگراف ، ٹیلیگرام ، انسپکٹر، یونیورسٹی، مسٹر، میونسپلٹی وغیرہ۔عدالتی کاروائیوں میں استعمال ہونے والی تحریروں میں بے شمار جملے ایسے مل جاہیں گے جن میں اس طرح کی اغلاط موجود ہیں۔

مرکبات کے حوالے سے عدالتی زبان سے چند مثالیں

کیطرف:

جنگل میں جا کر ملزمان نے گاڑی روک کر جنگل کیطرف اتر کر بھاگ پڑے۔

جنگل میں جا کر ملزمان نے گاڑی روک کر جنگل کی طرف اتر کر بھاگ پڑے۔

آجتک:

حق و حقوق ہر قسم جس قدر کے آجتک مظہران بائعان مذکوران کو حاصل ہیں۔

حق و حقوق ہر قسم جس قدر کے آج تک مظہران بائعان مذکوران کو حاصل ہیں۔

اسطرح:

جناب عالی مختصر حالات وواقعات مقدم اسطرح پر ہیں کہ۔

جناب عالی مختصر حالات وواقعات مقدم اس طرح پر ہیں کہ۔

کیخلاف:

صوبے میں مہنگائی کرنے والوں کیخلاف کاروائی کی جانی چاہیے۔

صوبے میں مہنگائی کرنے والوں کے خلاف کاروائی کی جانی چاہیے۔

کرونگا:

ملک کی ترقی کے لیے کام کرونگا۔

ملک کی ترقی کے لیے کام کروں گا۔

جائیگا:

ملک کے لیے دی جانے والی قربانیوں کو یاد یکھا جائیگا۔

ملک کے لیے دی جانے والی قربانیوں کو یاد یکھا جائے گا۔

غلط الفاظ	درست الفاظ	غلط الفاظ	درست الفاظ
کیطرف	کی طرف	جسکے	جس کے
آجتک	آج تک	دیدیا	دے دیا
اسطرح	اس طرح	انکے	ان کے
کیلیے	کے لیے	لیکر	لے کر
دینگے	دیں گے	جسکی	جس کی

جب کے	جبکہ	جائے گا	جائیگا
اس کی	اسکی	کروں گا	کرونگا
کے ساتھ	کیساتھ	ہوں گے	ہونگے
ان کے	انکے	کرنے والا	کرنیوالے
صورت حال	صورتحال	کے خلاف	کیخلاف

کوڈمکسنگ:

کوڈمکسنگ(Code mixing)ایک لسانی رحجان ہے۔ جہاں افراد ایک ہی گفتگو، جملے میں دو یا زیادہ زبانوں کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں ۔ یہ کثیر لسانی کمیونیٹیز میں ایک عام رواج ہے۔ جہاں لوگ موثر طریقے سے گفتگو کے دوران الفاظ یا جملے ادھار لینے یا اپنی ثقافتی شناخت کا اظہار کرنے کے لیے زبانوں کو ملاتے ہیں۔ لغت میں کوڈمکسنگ کا مفہوم کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔

"The act of changing between Two or more languages,dialects Forms of languages, (Language, or accents ways of pronouncing words) when you are Speaking... "12"

جب کسی زبان میں غیر زبانوں کے الفاظ شامل ہو جاتے ہیں تو" دخیل الفاظ " کہلاتے ہیں۔ کسی تحریر میں ایک زبان میں جملہ شروع کرنا اور دوسری زبان میں ختم کرنا ہے۔ ایک جملے میں متعدد زبانوں کے الفاظ یا جملے استعمال کرنا، درمیانی گفتگو یا حتیٰ کہ وسط جملے میں زبانوں کو تبدیل کرنا کوڈمکسنگ کہلاتا ہے۔ کوڈمکسنگ سماج میں بولی جانے والی زبان میں ایک فطری اور تخلیقی پہلو ہے اور لسانیات میں مطالعہ کے ایک اہم شعبہ ہے۔ جب کوئی لفظ کسی زبان میں شامل ہونے کے ساتھ ہی زبان زدعام ہو جائے تو ضرورت کے مطابق اس کا تلفظ،

اِملااور جنس بدلی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ایران کے لوگ انگریزی کے دخیل الفاظ ساتھ کرتے ہیں۔ جیسے وہ "موٹر کو موتر" اور "مشین کو ماشین" میں بدل دیتے ہیں۔

دخیل الفاظ کے حوالے سے شمس الرحمن فاروقی رقم طراز ہیں کہ

> ''دخیل الفاظ، چاہے وہ براہ راست دخیل ہوئے ہوں یاان کے زیر اثر مزید لفظ بنے ہوں سب ہمارے لیے محترم ہیں کسی دخیل لفظ، کلمے یا تراکیب کو یااس کے رائج تلفظ یااِملا کو یہ کہہ کر مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ جس زبان سے یہ لیا گیا ہے۔ جب کوئی لفظ ہماری زبان میں آ گیا تو اس کے غلط یا درست ہونے کا معیار ہماری زبان اس کے قائدے اور اس کے روزمرہ کے ہوں گے نہ کہ کسی غیر زبان کے۔''۱۳

پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان بنیادی طور پر اردو پر مبنی ہے۔ اس میں انگریزی کا استعمال بھی بڑے پیمانے پر دیکھا جاسکتا ہے۔ عدالتی زبان کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ عدالتی اصطلاحات، دستاویزات اور عدالتی کاروائی میں اردو اور انگریزی کی آمیزش ہے۔ عدالت سے تعلق رکھنے والے افراد انگریزی الفاظ کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔ عدالتی تحریروں میں انگریزی زبان کے الفاظ فروانی کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ ان میں سے کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے متبادل الفاظ عدالتی زبان میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود انگریزی کے ان الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جن کی چند مثالیں: ڈیورس، طلاق: آرڈر، حکم: پوزیشن، عہدہ: اپوزیشن، حزب اختلاف: الرٹ، محتاط: سیٹیں، نشتیں سٹاف، عملہ وغیرہ

مستعمل معنی	انگریزی	اردو تلفظ
منقطہ	Boycott	بائیکاٹ
عہدہ/مقام	Position	پوزیشن
انتخابات	Election	الیکشن
مراعات	Package	پیکج

اپوزیشن	Opposition	حزب اختلاف
نوٹسز	Notices	اشتہارات
سیٹیں	Seats	نشستیں
سٹاف	Staff	عملہ
کمیونٹی	Community	مشترک ملکیت/کالونی
پبلک آفس	Public office	عوامی دفتر
لیڈر	Leader	قائد
وارننگ	Warning	انتباہ
سیلیکٹڈ	Selected	چنیدہ
فیورٹ	Favorite	پسندیدہ

اس کے علاوہ کچھ الفاظ ایسے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ جن کا ایک لفظ اردو اور ایک انگریزی ہوتا ہے۔ عدالتی زبان میں کوڈ مکسنگ کی آمیزش مختلف وجوہات کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ

- استعمار کی میراث lagacy of colonialism پاکستان میں انگریزی کو متعارف کروانے کے بعد سے اس کے اثرات قانونی اصطلاحات پر برقرار ہیں۔
- عالمگیریت اور بین الاقوامی قانونی فریم ورک Globalization and International Legal framework
- پاکستان بین الاقوامی معاہدوں اور کنونشنز کا حصہ ہونے کی وجہ سے، قانونی تعلیم اور پیشہ Legal education and profession
- وکلا اور جج صاحبان کا انگریزی میڈیم اداروں سے تعلیم کا حصول بھی اس کی ایک وجہ ہے۔

- عدالتی کاروائی اور دستاویزات Court proceeding and documentation
پاکستان کی عدالتی کاروائیوں اور دستاویزات کی تحریروں میں انگریزی کا استعمال بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کوڈ مکسنگ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔
- دولسانی قانونی ثقافت Bilingual legal culture پاکستان کا عدالتی نظام اردو اور انگریزی دونوں سے متاثر ہے۔ جس کی وجہ سے کوڈ مکسنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے پاکستان کی مروجہ عدالتی زبان میں انگریزی زبان کا استعمال زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ دخیل الفاظ اتنے زیادہ نہیں ہونے چاہیے کہ اپنی زبان کی شناخت ہی ختم ہو جائے۔

عدالتی زبان کے قدیم دستاویزات یا عدالتی فیصلوں کو دیکھا جائے تو ان میں انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال کم ملتا ہے۔ آج کے دور کی عدالتی کاروائیوں میں بھی بحث کے دوران اور عدالتی فیصلوں کی تحریروں میں ان کا استعمال ذیادہ نظر آتا ہے۔ ایک بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اردو زبان کا واحد کا جمع بنانے کے لیے جو طریقہ رائج ہے۔ انگریزی زبان کا جمع بھی اسی طریقے سے بنایا جاتا ہے۔ مثلاً گروپس، پارٹیز، فنڈز کمانڈوز وغیرہ۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں۔

> ''اس طرح کے سیکڑوں جملے ہم دن رات سنتے ہیں۔ جن کی نحوی ساخت تو اردو کی ہوتی ہے، مگر جملے آدھے سے زیادہ انگریزی کے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان جملوں کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اردو پر انگریزی کا اثر پیچیدہ اور تہہ دار ہے۔ نہ صرف انگریزی کے اسما، افعال ، متعلق فعل، اسم صفات ، ضمائر ، حروف جار کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔ بلکہ مارفیمیاتی سطحوں پر بھی اردو اور انگریزی کو آمیز کیا جارہا جیسے سیٹوں، ہوٹلوں، ڈگریوں۔۔۔۔۔۔۔ یہ مارفیمیاتی آمیزش کی مثالیں ہیں۔ جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں سنائی دیتی ہیں۔''۱۴

انگریزوں کے دور میں قانون کی تعلیم اردو زبان میں بھی دی جاتی تھی۔ جس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے وکلا اور جج صاحبان اردو زبان کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ لیکن آج کے دور میں انگریزی میڈیم قانونی تعلیم کی وجہ سے انگریزی کا غلبہ ہے۔ اور وکلا حضرات انگریزی کا زیادہ استعمال کرتے

ہیں جو نیم خواندہ طبقے کے لیے ایک مسئلہ ہے، یوں کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ قانونی معاملات کو چلانے والے افراد انگریزی سیکھنے اور بولنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ انگریزی زبان کے الفاظ کی چند مثالیں کچھ یوں ہیں۔

انگریزی الفاظ	غلط جمع	درست جمع
کمانڈر	کمانڈوز	کمانڈروں
جرنل	جرنلز	جرنیلوں
کیس	کیسز	کیسوں
گلیشئر	گلیشئرز	گلشیئروں
بس	بسز	بسوں
گروپ	گروپس	گروپوں

انگریزی الفاظ کا عدالتی تحریروں میں بے جا در آنا۔ آج کے دور میں عام سی بات ہے۔ عدالتی دستاویزات میں ایک بات جو تعجب کا باعث ہے۔ وہ یہ ہے کہ عدالتی دستاویزات میں انگریزی الفاظ کو اردو حروف میں لکھا جاتا ہے۔ اور ان کی جمع بنانے کے لیے اردو اِملا کا قاعدہ نہیں بلکہ انگریزی قاعدے استعمال کیے جاتے ہیں، جو ایک غلط روش ہے۔ منتخب عدالتی دستاویزات میں ایسی غلطیاں ہمیں جگہ جگہ دیکھنے میں ملتی ہیں، اگر اس روش کو جلد ختم نہ کیا گیا تو یہ اردو کی ساخت کے لیے نقصان کا باعث بنے گی۔

رموزِ اوقاف:

رموزِ اوقاف punctuation عربی کے دو الگ الگ الفاظ ہیں۔ رموز جو "زمز" کی جمع ہے اس کے معنی چھپا ہوا، پوشیدہ، علامت وغیرہ جب کے "اوقاف "لفظ وقف کی جمع ہے جس کے معنی ٹھہرنا، رکنا وغیرہ کے ہیں۔ جب ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو اس گفتگو کے دوران ہم بعض مقامات پر ٹھہرتے ہیں اور بعض پر نہیں اسی طرح انسانی کیفیات مثلاً؛ نرمی، خوشی، غم، تعجب، خوف، غصہ وغیرہ کا اظہار کرنے کے لیے ہمیں لہجے اور بولنے کی رفتار کا خیال رکھنا پڑھتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی تحریر میں یہ کام مختلف علامتوں سے لیا

جاتا ہے، جنہیں ہم رموزواوقاف punctuation کا نام دیتے ہیں۔ ان علامتوں کو استعمال کرنے کی وجہ سے تحریر لکھنے اور پڑھنے والے کو تحریر سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

رموزِ اوقاف کی تعریف مولوی عبدالحق یوں لکھتے ہیں کہ "اوقاف یا وقفے ان علامتوں کو کہتے ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا کسی جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے علیحدہ کریں۔"۱۵

یہ نشانات اور علامتوں کا ایسا نظام ہے ۔جو زبان کے بہاؤ کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قارئین کو ہمارے خیالات اور نظریات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ رموزِ اوقاف کے صحیح استعمال سے کسی بھی جملے کو غلط مطلب دینے سے بچایا جاسکتا ہے۔ رموزِ اوقاف کے صحیح استعمال سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ ہمارا دیا گیا پیغام صحیح معنوں میں قارئین تک پہنچ گیا ہے۔

اردو زبان کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں کی منظور شدہ رموزِ اوقاف مندرجہ ذیل ہیں۔

نام	علامت
ختمہ	۔
سکتہ	،
رابطہ	:
سوالیہ	؟
ندائیہ/فجائیہ	!
واوین	“”
قوسین	{} [] ()
ترچھا خط	/
مخذوفہ	><

عدالتی زبان کی تحریروں میں رموزِ اوقاف کا استعمال کم دیکھنے میں ملتا ہے ،جو قانونی پیشہ ورافراد کی مناسب تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عدالت کی تحریریں اکثر سخت ڈیڈلائن کے تحت مکمل کی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے جلد بازی اوقاف کو نظر انداز کیا جاتا ہے جو مسائل کی وجہ بنتا ہے۔ رموزِ اوقاف کو نظر انداز کرنے کی ایک وجہ عدالتی زبان کا پیچیدہ ہونا بھی ہے۔ بعض قانون دان اور قانونی دستاویزات تحریر کرنے والے اہل کار رموزاوقاف کو ترجیح نہیں دیتے۔ عدالتوں میں استعمال ہونے والے دستاویزات جو وثیقہ نویسوں کی طرف سے تحریر کیے جاتے ہیں۔ ان کی لکھنے کی متضاد اور ناقص عادات رموزاوقاف کو نظر انداز کرنے کی وجہ بنتی ہے۔ اکثرعدالتی تحریروں میں قانون دانوں یاعدالتی اہلکاروں کی طرف سے رموزِاوقاف پر اختصار کو ترجیح دی جاتی ہے جو کہ غلطیوں کا باعث بنتی ہے۔ کچھ عدالتی اہل کار جن کا یہ ماننا ہے کہ رموزِ اوقاف عدالتی تحریروں کے لیے اہم نہیں ہیں۔ لیکن اس بات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ قانونی معاملات اور عدالتی فیصلوں کی وضاحت، درستگی کو یقینی بنانے کے لیے عدالتی زبان میں اوقاف ضروری ہیں۔

رموزِاوقاف کسی بھی تحریر کی غلط تشریح کے خطرے کو کم کرتے ہیں۔ اور اس بات کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ قانونی دستاویزات اور معاہدوں کی صحیح تشریح کی جائے گی۔ کسی قانونی دستاویز کی تحریر میں رموزواوقاف کا صحیح استعمال اس دستاویز کو تحریر کرنے والے کی مہارت کو ہمارے سامنے لاتا ہے۔ اوقاف عدالتی پیشہ ورافراد، مئوکلوں اور عدلیہ کے درمیان رابطے کو فروغ دیتا ہے۔ اور غلط فہمیوں اور غلطیوں کو کم کرتا ہے۔ عدالتی تحریروں میں رموزِاوقاف کو بروئے کار لا کر، قانونی پیشہ ور واضح معاہدوں کا مسودہ تیار کر سکتے ہیں۔ زیادہ موثر طریقے کسی بھی معاملے کی بحث کر سکتے ہیں، اور بالآخر اپنے گاہکوں کے لیے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

ب: عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا لسانی جائزہ

اصطلاح عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ (ص،ل،ح) ہے۔اصطلاح کے لغوی معنی ایک ایسا لفظ جس کے خاص معنی ماہرین فن، یا ماہرین علم یا کسی گروہ نے مقرر کیے ہوں۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق اصطلاح (Term) کے معنی

> "A word or phrase used to describe a thing or to express a concept, especially in a particular Kind of Language or Loranch of study.16"

دنیا میں بولی جانے والی علمی اور ترقی یافتہ زبانوں میں جو اصطلاحات پائی جاتی ہیں۔ان کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ جن کو اصطلاحات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جیسے مفرد الفاظ یعنی مفرد اصطلاحیں اور مرکب الفاظ یعنی مرکب اصطلاحیں۔ مرکب الفاظ کی تعداد علمی زبانوں میں زیادہ ہوتی ہے اور یہ علمی زبانوں کے لیے اہم بھی ہیں۔ عدالتی زبان کی مفرد اصطلاحات میں دوسری زبانوں کے وہ الفاظ شامل ہیں جو ہماری زبان میں بطور قدرتی عنصر کے شامل ہوئے مثلاً عربی، فارسی اور کچھ الفاظ ترکی زبان کے بھی شامل ہیں۔ عدالتی زبان کی اصطلاحات میں کچھ اصطلاحات ایسی بھی شامل ہیں جو انگریزی اور ترکی زبان کے الفاظ سے لی گئی ہیں، جن کے الفاظ اب تک ان زبانوں میں مستعمل اور رائج نہیں ہیں۔

اس حوالے سے مولوی وحید الدین سلیم اپنی کتاب وضع اصطلاحات میں رقم طراز ہیں۔

> ''حتی الوسیع ان زبانوں سے، جو ہماری زبان میں بطور قدرتی عنصر شامل ہیں۔ وہ الفاظ لینے چاہئے جو مستعمل اور رائج ہیں۔ ضرورت کے وقت ان زبانوں کے ایسے الفاظ بھی لیے جا سکتے ہیں۔ جو اب تک مستعمل اور رائج نہیں ہوئے، انگریزی اور ترکی ہماری زبان کے عنصری اجزا نہیں ہیں، اس لیے ضرورت کے وقت ان زبانوں کے غیر مستعمل الفاظ نہ لیے جائیں۔''۱۷

کسی زبان میں رائج اور عام الفاظ اپنے اصلی معنی رکھتے ہیں۔ جب ان الفاظ کے اصطلاحی معنی بنائے جاتے ہیں تو یہ الفاظ عام اور رائج ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے کا ذہن اس کے اصل معنی کی طرف لے جاتے

ہیں نہ کہ اس کے اصطلاحی معنی کی طرف، مفرد الفاظ کی نسبت جب الفاظ باہم مرکب ہوتے ہیں تو یہ ترکیب اجنبیت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اور افراد کا ذہن اصلی معنی کی طرف نہیں جاتا۔ دنیا میں بولی جانے والی زبانوں میں ایسے الفاظ کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن کے معنی دو یا دو سے زیادہ ہوتے ہیں، یہی حال عدالتی زبان کا بھی ہے جس میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں ایسے الفاظ کو مشترک الفاظ کہا جاتا ہے، ایسے الفاظ کو بولنے اور لکھنے کے دوران معنی کے حوالے سے احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے

مارو: لڑائی کا باجہ، مارنے والا، ہرن کے سینگوں سے بنا ہوا ایک ہتھیار جس کی نوکوں پر فولاد چڑھا ہوتا ہے۔

وردی: فوجی پوشاک۔ یکّہ: تنہا، فوج کے اول دستے کا سپاہی

عدالتی زبان کی اصطلاحات عربی، فارسی کے الفاظ سے بے تکلف ماخوذ ہوتی ہیں۔ عدالتی اصطلاحات سازی میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ ایک زبان کے مفرد الفاظ سے مفرد اصطلاح بنانے کی کوشش کی گئی۔ مفرد اصطلاح کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

اول: اسمی، دوم: فعلی

اسمی اصطلاح کو مزید دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک اسمی اصطلاح کی وہ قسم ہے جس میں سابقوں اور لاحقوں سے اصطلاح بنائی جاتی ہے۔ جسے ''ہم سبقلاحی'' بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم جس میں اصطلاح بنانے کے لیے سابقوں یا لاحقوں سے مدد نہیں لی جاتی جیسے ''لاسبقلاحی'' کہتے ہیں۔

اصطلاح کی دوسری قسم یعنی ''فعلی'' بھی لاحقوں کی مدد سے بنائی جاتی ہے۔ کوئی بھی اصطلاح ایسی نہیں جو پورے اور صحیح مفہوم ظاہر کر سکے۔ ہمیشہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اصطلاح سے معنی کا ایک خاص حصہ ظاہر ہوتا ہے اور خود سے نسبت سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی اس اصطلاح سے مضمر ہے۔ عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

عدالتی اصطلاحات کا لسانی جائزہ لیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ان میں عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے الفاظ کی آمیزش نمایاں ہے، جو برصغیر کے تاریخی، سماجی اور قانونی پس منظر کی عکاسی کرتی ہے۔ ان اصطلاحات کا بنیادی مقصد قانونی نکات کو واضح اور مخصوص مفہوم میں پیش کرنا ہوتا ہے، تاکہ کسی بھی قانونی تحریر یا فیصلے میں ابہام کی گنجائش نہ رہے۔ مثال کے طور پر، "استغاثہ"، "مستغیث"، "مدعا علیہ"، "گواہی"، اور "حکم امتناعی"

جیسے الفاظ ایسے قانونی تصورات کی وضاحت کرتے ہیں جو عام زبان میں مختلف پیرایوں میں سمجھے جا سکتے ہیں۔ ان اصطلاحات میں اکثر طوالت، رسمی ساخت اور پیچیدگی پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے عام فرد کے لیے ان کا فہم مشکل ہو سکتا ہے۔اس کے برعکس، قانونی ماہرین اور عدالتی عملے کے لیے یہ اصطلاحات ناگزیر حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہ قانونی بیانیے میں قطعیت اور معروضیت پیدا کرتی ہیں۔

انفکاکِ رہن:

انفکاکِ رہن ایک عدالتی اصطلاح ہے، جو عربی زبان سے ماخوذ ہے اور مالی و عدالتی امور میں خاص معنی رکھتی ہے۔ یہ دو الفاظ پر مشتمل ہے۔انفکاک (عربی) یہ لفظ "فکّ" سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے چھٹکارا پانا، علیحدگی، یا کسی چیز کے بندھن سے آزاد ہونا۔ قانونی اصطلاح کے طور پر، "انفکاک "کا مطلب کسی ضمانت، قرض، یا گروی شدہ چیز کی رہائی ہوتا ہے۔رہن (عربی) اس کا مطلب ہے گروی رکھنا، کسی چیز کو بطور ضمانت دینا۔ اردو میں یہ اصطلاح عام طور پر بینکوں یا مالیاتی اداروں میں کسی اثاثے کو قرض کے عوض گروی رکھنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔انفکاکِ رہن "بھی ایک مکمل عربی اصطلاح ہے جو اردو میں بغیر کسی بڑی تبدیلی کے مستعمل ہے۔

عمومی زبان میں اس کا متبادل "رہن سے آزادی "یا" گروی شدہ جائیداد کی واپسی "ہے، لیکن قانونی دستاویزات میں "انفکاکِ رہن "ہی مستعمل ہوتا ہے۔"انفکاکِ رہن "اردو کی عدالتی اور مالیاتی زبان میں ایک باضابطہ اور مخصوص اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح قانونی و مالی دستاویزات، عدالتی فیصلوں، اور بینکنگ امور میں انتہائی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اس کا مطلب کسی بھی گروی شدہ اثاثے یا ملکیت کی قانونی و رسمی آزادی ہے۔

مسوی:

ایک عربی اصطلاح ہے، جو عدالتی زبان میں خاص معنی رکھتی ہے۔ یہ لفظ عربی کے مصدر "تسویہ "سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "برابر کرنا، یکساں بنانا، یا تصفیہ کرنا "ہے۔اردو میں مسوی عام طور پر کسی ایسے فرد، چیز یا عمل کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کسی معاملے کو برابر یا مساوی حیثیت دینے سے متعلق ہو۔

لفظ "مسوی "اصل میں "سوی "(برابری، مساوات) سے نکلا ہے اور "مسوی "اس کا اسم فاعل ہے، یعنی وہ جو برابری کرے یا برابر کرے۔ اردو میں یہ اصطلاح زیادہ تر قانونی، مالیاتی اور عدالتی معاملات میں استعمال ہوتی

ہے، جہاں کسی معاملے کو متوازن یا برابر کرنے کا عمل مقصود ہو۔ مثال کے طور پر، کسی مالی تنازع کے تصفیے میں جب فریقین کو مساوی حیثیت دی جائے، تو اسے "مسوی تصفیہ" کہا جا سکتا ہے۔

انقضائے میعاد:

انقضائے میعاد ایک قانونی اصطلاح ہے جو عربی زبان سے ماخوذ ہے اور قانونی معاہدات، مالیاتی امور اور عدالتی فیصلوں میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو الفاظ انقضا (عربی) یہ لفظ "قضا" سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے ختم ہونا، مکمل ہونا، یا کسی مقررہ مدت کا اختتام۔ میعاد (عربی) اس کا مطلب ہے مقررہ وقت، مدت، یا کسی چیز کے انجام تک پہنچنے کا وقت۔ قانونی اور مالیاتی زبان میں "میعاد" اس مخصوص مدت کو ظاہر کرتی ہے جس کے بعد کسی حق، دعوے یا معاہدے کی قانونی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔

عدالتی زبان میں یہ اصطلاح کسی معاہدے، دستاویز، یا قانونی حق کی مقررہ مدت ختم ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، کسی کرایہ نامے، وارنٹی، دعوے، یا عدالتی اپیل کی میعاد جب پوری ہو جاتی ہے، تو اسے قانونی اصطلاح میں "انقضائے میعاد" کہا جاتا ہے۔ عمومی گفتگو میں اس کے لیے "مدت کا خاتمہ" یا "مقررہ وقت کی تکمیل" جیسے الفاظ زیادہ عام فہم ہو سکتے ہیں، لیکن قانونی اور رسمی دستاویزات میں "انقضائے میعاد" ہی مستعمل رہتا ہے۔

اردلی:

اردلی ایک اردو زبان کی اصطلاح ہے جو ترکی اور فارسی زبانوں سے ماخوذ ہے اور خاص طور پر فوجی، عدالتی اور سرکاری نظام میں استعمال ہوتی رہی ہے۔ یہ لفظ ترکی کے لفظ "اردی" سے نکلا ہے، جس کا مطلب فوج یا لشکر ہے۔ اسی سے "اردلی" بنا، جو فوج یا کسی اعلیٰ افسر کے ذاتی خدمت گار یا محافظ کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ تاریخی طور پر، اردلی کا استعمال فوجی یا سرکاری عملے کے ان افراد کے لیے کیا جاتا تھا جو کسی افسر، جج، یا اعلیٰ عہدے دار کے ذاتی خدمت گار یا محافظ کے طور پر تعینات کیے جاتے تھے۔

عدالتی نظام میں "اردلی" ایسے اہلکار کو کہا جاتا تھا جو جج یا دیگر عدالتی افسران کے ساتھ معاون کے طور پر کام کرتا تھا، جیسے کہ احکامات پہنچانے یا سیکیورٹی فراہم کرنے والا شخص۔ آج کل یہ اصطلاح کم استعمال ہوتی ہے، لیکن روایتی سرکاری یا فوجی پس منظر میں "چپراسی، خدمت گار، یا محافظ" کے مترادف کے طور پر جانی جاتی ہے۔

اخفائے تولد:

اخفائے تولد عدالتی اصطلاح ہے جو عربی زبان سے ماخوذ ہے اور عمومی طور پر خاندانی قوانین، وراثتی مسائل، اور شناختی معاملات میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح دو الفاظ سے مل کر بنی ہے۔ اخفا (عربی) یہ لفظ "خفی " سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے چھپانا، پوشیدہ رکھنا، یا کسی چیز کو ظاہر نہ کرنا۔ قانونی اصطلاح کے طور پر، "اخفا " کسی حقیقت کو چھپانے یا قانونی طور پر مطلوب معلومات کو پوشیدہ رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تولد (عربی) یہ "ولد " سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے پیدائش یا جنم لینا۔ قانونی اور عدالتی زبان میں، "تولد " کا مطلب کسی فرد کی پیدائش اور اس سے جڑی قانونی تفصیلات سے ہوتا ہے، جیسے کہ والدین کی شناخت، تاریخ پیدائش، یا پیدائش کا اندراج۔

عمومی طور پر اس کے لیے "پیدائش کو چھپانا " یا "پیدائشی حقائق میں خرد برد " جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن عدالتی متون میں "اخفائے تولد " ہی استعمال ہوتا ہے۔ "اخفائے تولد " ایک باضابطہ عدالتی اصطلاح ہے جو کسی فرد کی پیدائش سے متعلق حقائق کو چھپانے یا ان میں رد و بدل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح بنیادی طور پر خاندانی قوانین، وراثتی تنازعات، اور شناختی معاملات میں دائر مقدمات میں قانونی حیثیت رکھتی ہے اور اردو کی رسمی قانونی لغت میں اس کا استعمال بدستور موجود ہے۔

اراضیِ افتادہ:

یہ مرکب اصطلاح عربی اور فارسی کے امتزاج سے بنی ہے اور عمومی طور پر زمین کی ملکیت، زراعت اور املاک کے قوانین میں استعمال ہوتی ہے۔ اراضی (عربی) یہ لفظ "ارض " (زمین) کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے زمین یا رقبہ۔ اردو میں یہ زیادہ تر زرعی، غیر زرعی، یا سرکاری زمین کے حوالے سے استعمال ہوتا ہے۔ افتادہ (فارسی) یہ لفظ "افتادن " سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے پڑی ہوئی، بے کار، یا غیر آباد۔ قانونی اور عام زبان میں "افتادہ " کسی ایسی زمین کے لیے استعمال ہوتا ہے جو غیر آباد ہو، زیر استعمال نہ ہو، یا جسے کاشت نہ کیا جا رہا ہو۔

عمومی زبان میں اس کے لیے "غیر آباد زمین " یا "خالی پڑی زمین " جیسے فقرے استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی دستاویزات میں "اراضیِ افتادہ " ہی بولا اور لکھا جاتا ہے۔ "اراضیِ افتادہ " ایک باضابطہ قانونی اصطلاح ہے جو غیر آباد، بنجر یا بے کار پڑی زمین کو ظاہر کرتی ہے۔

اراضی سکنی:

یہ اصطلاح عربی زبان سے ماخوذ ہے اور عمومی طور پر زمین کی ملکیت، شہری منصوبہ بندی، اور املاک کے قوانین میں استعمال ہوتی ہے۔ اراضی (عربی) یہ لفظ "ارض "(زمین) کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے زمین یا رقبہ۔ سکنی (عربی) یہ لفظ "سکون "سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے رہائش، سکونت، یا بسنے کی جگہ۔ یہ اصطلاح مکمل طور پر عربی زبان سے ماخوذ ہے اور اردو میں زمین اور پراپرٹی کے قوانین میں مستعمل ہے۔ عدالتی زبان میں "اراضی سکنی "اس زمین کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو رہائشی مقاصد کے لیے مختص کی گئی ہو۔ یعنی ایسی زمین جس پر گھر، اپارٹمنٹس یا دیگر رہائشی عمارتیں تعمیر کرنے کی اجازت ہو۔ عمومی زبان میں اس کے لیے "رہائشی زمین "یا "رہائش کے لیے مخصوص زمین "جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی اور عدالتی دستاویزات میں "اراضی سکنی "ہی مستعمل رہتا ہے۔

"اراضی سکنی "ایک باضابطہ قانونی اصطلاح ہے جو کسی بھی ایسی زمین کی نشاندہی کرتی ہے جو رہائشی مقاصد کے لیے مختص ہو۔ یہ اصطلاح خاص طور پر زمین کی خرید و فروخت، رہائشی منصوبوں، بلدیاتی قوانین، اور شہری ترقیاتی پالیسیوں میں استعمال کی جاتی ہے۔

اسامیِ شکمی:

یہ اصطلاح فارسی زبان سے اردو زبان میں شامل ہوئی ہے اور عمومی طور پر ملازمت، سرکاری عہدوں، اور تنظیمی ڈھانچے میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ ایک مرکب اصطلاح ہے جو الفاظ سے مل کر بنی ہے۔ اسامی (فارسی) یہ لفظ عہدہ، منصب، یا کسی مخصوص ملازمت کی جگہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں "اسامی "کا مطلب وہ مخصوص جگہ یا عہدہ ہے جو کسی ادارے یا سرکاری محکمے میں کسی فرد کے لیے مختص ہوتا ہے۔ شکمی (فارسی) یہ لفظ "شکم "(پیٹ) سے ماخوذ ہے، اور اس کا لغوی مطلب ہے خالی یا وہ چیز جو محض نام کی حد تک موجود ہو۔ عدالتی زبان میں "شکمی "کسی ایسی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جو صرف کاغذات میں درج ہو لیکن عملی طور پر موجود نہ ہو۔ عمومی زبان میں اس کے لیے "خالی عہدہ "یا "محض کاغذی اسامی "جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن سرکاری و قانونی زبان میں "اسامیِ شکمی "ہی استعمال ہوتا ہے۔

تحقیرِ عدالت:

تحقیرِ عدالت "ایک باضابطہ قانونی اصطلاح ہے جو عدالت کی توہین یا اس کے وقار کو مجروح کرنے والے کسی بھی قول یا فعل کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ عربی اور فارسی زبان کے امتزاج سے بنی ہے اور عمومی طور پر عدالتی نظام،

قانون کی بالادستی، اور عدالتی فیصلوں کے احترام سے متعلق معاملات میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح مکمل طور پر عربی زبان سے ماخوذ ہے اور اردو کی عدالتی زبان میں مستعمل ہے۔ یہ اصطلاح دو الفاظ پر مشتمل ہے

تحقیر (عربی) یہ لفظ "حقر" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی کو حقیر جاننا، توہین کرنا، یا بے عزتی کرنا۔ قانونی اصطلاح کے طور پر، "تحقیر" کسی ایسے عمل کو ظاہر کرتا ہے جو کسی فرد یا ادارے کی توہین یا بے حرمتی کا باعث بنے۔

"تحقیرِ عدالت" کسی ایسے قول یا فعل کو ظاہر کرتا ہے جو عدالت، جج، یا عدالتی نظام کی بے حرمتی یا توہین کے زمرے میں آتا ہو۔ یہ اصطلاح عام طور پر توہینِ عدالت (Contempt of Court) کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ عام زبان میں متبادل : عمومی گفتگو میں اس کے لیے "عدالت کی بے عزتی" یا "عدالتی فیصلوں کی توہین" جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی اور عدالتی متون میں "تحقیرِ عدالت" ہی مستعمل رہتا ہے۔

جرح:

جرح ایک خالص عربی زبان کی اصطلاح ہے۔" جرح "کا لغوی مطلب زخم دینا یا کسی چیز کو کمزور کرنا ہے، جو قانونی سیاق و سباق میں گواہ کی ساکھ یا اس کے بیان پر سوالات اٹھانے کے مترادف ہوتا ہے۔ اردو میں خاص طور پر قانونی، عدالتی، اور شرعی معاملات میں مستعمل ہے۔ اس کا بنیادی مطلب زخم لگانا، چوٹ پہنچانا، یا کسی چیز کو کمزور کرنا ہے، لیکن قانونی زبان میں یہ اصطلاح گواہوں کی جانچ پڑتال اور ان کے بیانات کی صداقت پر سوال اٹھانے کے عمل کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

قانونی اصطلاح کے طور پر عدالت میں جرح اس عمل کو کہتے ہیں جس میں کسی گواہ یا فریق کے بیان کی سچائی، درستگی، یا تضادات کو جانچنے کے لیے وکیل سوالات کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ جانچنا ہوتا ہے کہ آیا گواہ سچ بول رہا ہے یا اس کے بیان میں کوئی جھول ہے۔

اجرائے سمن:

اصطلاح "اجرائے سمن "دو الفاظ پر مشتمل ہے" **اجرائے** "اور" **سمن**"۔ یہ ایک قانونی اصطلاح ہے جو اردو زبان میں فارسی اور عربی عناصر کے امتزاج سے بنی ہے۔"اجرائے "عربی زبان کے لفظ"**اجراء** "سے ماخوذ

ہے، جس کے معنی ہیں چلانا، نافذ کرنا، جاری کرنا، یا عمل میں لانا۔ "سمن "فارسی زبان سے ماخوذ ہے اور قانونی اصطلاح کے طور پر اس کا مطلب عدالتی نوٹس یا طلبی کا حکم ہے۔

یہ اصطلاح عدالت کی جانب سے کسی فرد کو قانونی کارروائی میں شرکت کے لیے بلانے کے نوٹس کے طور پر مستعمل ہے۔ سمن کا استعمال عام طور پر قانونی، دیوانی اور فوجداری مقدمات میں ہوتا ہے، گواہی کا سمن عدالت میں گواہ کے طور پر طلب کرنے کا نوٹس، کسی شخص کو مخصوص دستاویزات کے ساتھ طلب کرنا۔اردو میں اجرائے سمن کا استعمال رسمی اور قانونی زبان میں ہوتا ہے، اور یہ عمومی بول چال میں کم مستعمل ہے۔اس اصطلاح کا متبادل سمن جاری کرنا یا سمن بھیجنا بھی ہو سکتا ہے، مگر "اجرائے سمن" زیادہ باضابطہ اور معیاری اصطلاح ہے۔اردو میں فارسی و عربی الفاظ کے امتزاج سے بنی دیگر قانونی اصطلاحات کی طرح، یہ بھی سرکاری و عدالتی دستاویزات میں زیادہ نظر آتی ہے۔

انتقال جائیداد:

انتقال جائیداد قانونی اصطلاح ہے جو عربی اور فارسی کے امتزاج سے بنی ہے اور اردو میں جائیداد کی منتقلی کے قانونی عمل کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دو الفاظ پر مشتمل ہے۔انتقال (عربی) یہ لفظ "نقل" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے منتقلی، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، یا کسی چیز کا کسی دوسرے کے نام ہونا۔ جائیداد (فارسی) اس کا مطلب ہے ملکیت، زمین، یا وہ اثاثہ جو کسی فرد یا ادارے کی ملک ہو۔اردو میں یہ خاص طور پر غیر منقولہ املاک (زمین، مکان، دکان وغیرہ) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
عمومی زبان میں اس کے لیے "ملکیت کی منتقلی "یا "زمین یا مکان کی رجسٹری "جیسے فقرے زیادہ عام فہم ہو سکتے ہیں، لیکن عدالتی اور قانونی متون میں "انتقال جائیداد "ہی مستعمل رہتا ہے۔لسانی طور پر "انتقال جائیداد "ایک بامعنی، مستند اور رسمی اصطلاح ہے جو اردو کی قانونی اور عدالتی زبان کا ایک لازمی حصہ ہے۔یہ نہ صرف تاریخی طور پر مستعمل رہی ہے بلکہ آج بھی زمینوں اور املاک کی قانونی ملکیت کی منتقلی کے لیے بنیادی اصطلاح سمجھی جاتی ہے۔

دیت:

دیت ایک خالص عربی اصطلاح ہے۔" دیت "عربی زبان کے لفظ "دیہ "سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے خون بہا، یعنی قتل یا جسمانی نقصان کے ازالے کے طور پر ادا کی جانے والی رقم۔اس کے انگریزی زبان کی اصطلاح Blood Money استعمال کی جاتی ہے۔یہ اصطلاح اسلامی فقہ، عدالتی قوانین، اور فوجداری نظام میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔اس کا تعلق قصاص اور خون بہا سے ہے اور عمومی طور پر قتل یا جسمانی نقصان کی صورت میں مالی معاوضے کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔

اسلامی قانون میں دیت اس مالی معاوضے کو کہتے ہیں جو کسی شخص کے قتل یا زخمی ہونے کی صورت میں مجرم کی طرف سے مقتول یا زخمی کے ورثاء کو ادا کیا جاتا ہے۔دیت کو چار صورتوں میں واجب قرار دیا گیا ہے۔ قتل کی خطا، شبہ عمد، قتل بالسبب یا قائم مقام خطا۔

استقرارِ حق:

"استقرارِ حق "ایک باضابطہ قانونی اور فقہی اصطلاح ہے جو کسی فرد یا فریق کے قانونی یا شرعی حق کے ثابت ہونے اور تسلیم کیے جانے کو ظاہر کرتی ہے۔استقرار (ع) یہ لفظ "قرار "سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے قرار پکڑنا، ثابت ہونا، یا کسی چیز کو مستحکم کرنا۔حق (ع) اس کا مطلب ہے سچائی، درستگی، یا کسی چیز پر جائز استحقاق۔ قانونی اصطلاح کے طور پر "حق "کسی فرد یا فریق کے قانونی یا شرعی استحقاق کو ظاہر کرتا ہے۔
روزمرہ کی گفتگو میں "حق کا ثابت ہونا"، "کسی چیز پر قانونی استحقاق"، یا "حق کا تسلیم کیا جانا "جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن عدالتی اور فقہی متون میں "استقرارِ حق "ہی مستعمل رہتا ہے۔فقہِ اسلامی میں استقرارِ حق اس وقت ہوتا ہے جب کسی شخص کا حق شرعی اصولوں کے مطابق ثابت ہو جائے اور اس پر کوئی مزید تنازع باقی نہ رہے۔

مدعی:

"مدعی "(عربی: مُدَّعِی) فعل "ادّعی "سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے دعویٰ کرنا، کسی حق کا مطالبہ کرنا، یا عدالت میں کسی مقدمے کو دائر کرنا۔"مدعی "ایک بنیادی قانونی اصطلاح ہے جو عدالتی مقدمات میں کسی حق کے دعوے دار یا شکایت کنندہ فریق کو ظاہر کرتی ہے۔یہ اصطلاح عدالتی اور قانونی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور ہر قانونی چارہ جوئی میں مدعی اور مدعاعلیہ (جواب دینے والا فریق) کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

دیوانی مقدمات میں مدعی وہ شخص ہوتا ہے جو جائیداد، مالی حق، یا معاہدے کے نفاذ کا دعویٰ کرے۔ فوجداری مقدمات میں عام طور پر، فوجداری مقدمات میں حکومت یا ریاست مدعی ہوتی ہے، لیکن بعض مقدمات میں متاثرہ فرد خود بھی مدعی ہو سکتا ہے۔ روزمرہ کی زبان میں اس کے لیے "دعویٰ کرنے والا"، "مقدمہ دائر کرنے والا" یا "مطالبہ کرنے والا" جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی زبان میں "مدعی" ہی مستعمل رہتا ہے۔

مدعاعلیہ:

مدعاعلیہ "ایک اہم قانونی اصطلاح ہے جو عدالتی کاروائی میں اس فریق کی نشاندہی کرتی ہے جس پر مقدمہ دائر کیا گیا ہو اور جو قانونی طور پر جوابدہ ہو۔ اس اصطلاح کے عربی ماخذ مدعا "(عربی) کا مطلب ہے دعویٰ یا شکایت۔ علیہ "(ع) کا مطلب ہے جس پر کوئی چیز عائد کی گئی ہو۔ مجموعی طور پر "مدعاعلیہ "کا مطلب ہے وہ فریق جس پر دعویٰ دائر کیا گیا ہو۔

اگرچہ فوجداری مقدمات میں عمومی طور پر ملزم (Accused) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے، لیکن بعض قانونی متون میں اسے مدعاعلیہ بھی کہا جا سکتا ہے، خاص طور پر جب کوئی مقدمہ ذاتی نوعیت کا ہو۔ عدالتی نظام میں مدعی (دعویٰ دائر کرنے والا) اور مدعاعلیہ (جواب دینے والا فریق) کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور کسی بھی مقدمے کی بنیاد انہی دو کرداروں پر ہوتی ہے۔

مسؤل علیہم:

مسؤل علیہم "ایک قانونی اصطلاح ہے جو ان افراد یا فریقین کے لیے استعمال ہوتی ہے جو کسی مقدمے میں مشترکہ طور پر قانونی جواب دہ ہوں۔ یہ اصطلاح عمومی طور پر دیوانی اور فوجداری مقدمات میں ایسے افراد یا اداروں کے لیے استعمال ہوتی ہے جن پر یکساں قانونی ذمہ داری عائد کی گئی ہو۔ "مسؤول "عربی کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے جواب دہ یا ذمہ دار۔ "علیہم "(ع) کا مطلب ہے ان پر یا ان کے خلاف۔ مجموعی طور پر، مسؤل علیہم "کا مطلب ہے وہ افراد یا فریقین جو مشترکہ طور پر کسی قانونی معاملے میں جواب دہ ہوں۔ یہ اصطلاح خاص طور پر عدالتی، کاروباری، اور معاہداتی معاملات میں استعمال ہوتی ہے، جہاں ایک سے زائد افراد یا ادارے کسی قانونی ذمہ داری کے تحت آتے ہیں۔

توطن:

"توطن "عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے رہنے کی جگہ یا وطن۔ توطن "کا مطلب ہے کسی جگہ کو مستقل رہائش کے طور پر اختیار کرنا۔ یہ اصطلاح بنیادی طور پر رہائش، اقامت، یا کسی جگہ مستقل طور پر بسنے کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح عام طور پر قانونی، سماجی، اور فقہی متون میں اس تناظر میں آتی ہے جب کسی فرد یا گروہ کی مستقل رہائش یا شہریت کے معاملات زیرِ بحث ہوں۔۔ یہ اصطلاح خاص طور پر امیگریشن، شہریت، جائیداد، اور فقہ اسلامی کے احکام میں اہمیت رکھتی ہے۔

پاکستان کی مروجہ عدالتی دستاویزات میں domicile کے لفظ سے استعمال ہوتا ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کی رہائش کو اس کا مستقل مقام سمجھنا جیسے قانونی مقاصد یعنی ٹیکس، ووٹنگ یا دیگر مقاصد کے حصول کے لیے۔

محولا بالا:

محولا بالا ایک عربی اور فارسی مرکب اصطلاح ہے جو عمومی طور پر عدالتی، قانونی، اور رسمی تحریری زبان میں استعمال کی جاتی ہے۔ "محولا "(عربی: محالٌ) کا مطلب ہے حوالہ دیا گیا یا جس کا ذکر کیا گیا ہو۔ "بالا "(فارسی، بالا) کا مطلب ہے اوپر یا پہلے ذکر شدہ۔ مجموعی طور پر "محولا بالا "کا مطلب ہے "اوپر دیے گئے حوالے کے مطابق "یا" پہلے ذکر کردہ بات کی طرف اشارہ"۔

عدالتی فیصلوں میں : جب جج یا وکیل کسی پہلے دیے گئے بیان، قانون، یا حوالے کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں، تو "محولا بالا "استعمال کرتے ہیں۔ "محولا بالا "ایک رسمی، قانونی، اور عدالتی اصطلاح ہے جو کسی پہلے بیان، حوالے، یا ذکر شدہ نکات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر عدالتی تحریروں، قانونی دستاویزات، سرکاری بیانات، اور علمی مقالات میں اہمیت رکھتی ہے۔

خسرہ گرداوری:

خسرہ گرداوری ایک فارسی سے ماخوذ اصطلاح ہے "خسرہ "(فارسی: خسرہ) محکمہ مال کی اصطلاح ہے، جو زمین کے شناختی نمبر (Survey Number) یا مخصوص رقبے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ "گرداوری " (فارسی: گردآوری) کا مطلب ہے اکٹھا کرنا، جمع کرنا، یا فہرست مرتب کرنا۔ مجموعی مفہوم" : خسرہ گرداوری "کا مطلب ہے زمین کے سروے نمبروں کی فہرست مرتب کرنا اور ان کا ریکارڈ اکٹھا کرنا۔

یہ اصطلاح بنیادی طور پر محکمہ مال، زمین کی پیمائش، اور زمین کے ریکارڈ کی تیاری سے متعلق قانونی اور انتظامی معاملات میں استعمال ہوتی ہے۔ اس اصطلاح کا تعلق زراعت، جائیداد کے اندراج، اور ریونیو ریکارڈ سے ہے۔ خسرہ گرداوری وہ عمل ہے جس کے تحت کسی علاقے میں زمینوں کی پیمائش، ریکارڈ کی درستگی، اور محصولات کے تعین کے لیے زمینی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔ عدالتوں میں زمین کے تنازعات میں خسرہ گرداوری ایک مستند ریکارڈ کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ حکومتی ادارے زمین کے معاملات میں کسی بھی قانونی تنازعے کو حل کرنے کے لیے خسرہ گرداوری کے ریکارڈ کو بنیاد بناتے ہیں۔

عائلی قوانین:

عائلی قوانین عربی زبان کے دو الفاظ سے مل کر بنی ہوئی اصطلاح ہے۔ "عائلی "(عربی: عائلی) کا تعلق لفظ "عائلہ "سے ہے، جس کا مطلب ہے خاندان یا گھرانہ۔ "قوانین "(عربی) قانون کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے ضابطے، اصول، یا احکام۔ "عائلی قوانین" وہ قوانین ہیں جو خاندانی نظام، ازدواجی حقوق، بچوں کی پرورش، وراثت، اور دیگر عائلی امور کو منظم کرتے ہیں۔

یہ اصطلاح خاندانی معاملات، نکاح، طلاق، وراثت، اور نفقہ سے متعلق قانونی ضوابط کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر مذہبی، سماجی، اور قانونی دائرہ کار میں اہمیت رکھتی ہے اور ان قوانین کا احاطہ کرتی ہے جو خاندان کے حقوق و فرائض سے متعلق ہوتے ہیں۔ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، اور کئی اسلامی ممالک میں "مسلم عائلی قوانین "نافذ کیے گئے ہیں، جو قرآن و سنت اور اجتہادی اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ بعض سیکولر ممالک میں عائلی قوانین عمومی سول قوانین کے تحت آتے ہیں، جیسے کہ مغربی ممالک میں شادی، طلاق، اور بچوں کی سرپرستی کے قوانین مذہبی بنیادوں کی بجائے ریاستی قوانین کے تحت آتے ہیں۔

تکذیبِ نکاح:

"تکذیبِ نکاح "ایک عدالتی، قانونی، اور فقہی اصطلاح ہے، جو کسی فرد کی طرف سے نکاح کے وقوع، اس کی شرعی و قانونی حیثیت، یا اس کے جواز کی تردید کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر عائلی قوانین، عدالتی مقدمات، اور اسلامی فقہ کے دائرے میں اہمیت رکھتی ہے۔

تکذیبِ نکاح ایک عربی قانون کی اصطلاح ہے، تکذیب "(ع) کا مطلب ہے جھٹلانا، غلط ثابت کرنا، یا تردید کرنا۔ "نکاح "(عربی) کا مطلب ہے ازدواجی عقد یا شادی کا بندھن۔

یہ اصطلاح عمومی طور پر نکاح کے دعوے کی تردید یا اس کے وقوع کو جھٹلانے کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔
یہ اصطلاح خاص طور پر عدالتی معاملات، عائلی قوانین، اور اسلامی فقہ میں استعمال کی جاتی ہے، جہاں کسی فریق کی جانب سے نکاح کے وجود کو تسلیم نہ کرنے یا اس کے باطل ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کسی فریق (زوج یا زوجہ) کی جانب سے یہ دعویٰ کرنا کہ ان کا نکاح وقوع پذیر نہیں ہوا۔ بعض اوقات دھوکہ دہی، جبر، یا غلط بیانی کی بنیاد پر نکاح کی حیثیت کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ اگر نکاح کے وجود پر اختلاف ہو، تو عدالت میں شواہد، گواہان، اور نکاح نامہ (اگر موجود ہو) کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔
عمومی زبان میں "نکاح کی تردید" "شادی کے وقوع کو جھٹلانا" "نکاح کے قانونی جواز کو چیلنج کرنا" لیکن قانونی اور فقہی زبان میں "تکذیبِ نکاح "ہی استعمال ہوتا ہے۔

نیم متمدن:

نیم متمدن فارسی اور عربی سے ماخوذ اصطلاح ہے، یعنی "نیم "(ف) کا مطلب ہے آدھا، جزوی، یا نامکمل۔ "متمدن "(ع) کا مطلب ہے مہذب، ترقی یافتہ، یا تمدن و تہذیب سے آراستہ۔
یہ اصطلاح ان معاشروں یا گروہوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو تمدن کی ابتدائی سطح پر ہوں، مگر مکمل غیر مہذب یا وحشی (Primitive) نہ ہوں۔ تاریخی طور پر، بعض یورپی مستشرقین نے ایشیائی، افریقی، اور امریکی قبائلی معاشروں کو "نیم متمدن "قرار دیا، حالانکہ یہ ایک نسبتی (Relative) تصور ہے۔
بعض نوآبادیاتی قوانین میں قبائلی یا روایتی طرزِ زندگی گزارنے والے گروہوں کو "نیم متمدن" کے زمرے میں رکھا جاتا تھا تاکہ ان پر مخصوص قوانین نافذ کیے جا سکیں۔ یہ اصطلاح بعض تاریخی دستاویزات میں کم ترقی یافتہ قبائلی گروہوں یا خانہ بدوش برادریوں کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے۔ یہ اصطلاح اکثر سماجی علوم، بشریات(Anthropology)، اور تاریخی تجزیوں میں استعمال کی جاتی ہے۔۔ اگرچہ ماضی میں یہ اصطلاح وسیع پیمانے پر مستعمل تھی، لیکن جدید سماجی علوم میں اسے کم استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ تہذیب اور تمدن کے معیارات مختلف ثقافتوں میں متنوع ہو سکتے ہیں۔

دیوانی:

دیوانی ایک فارسی الاصل اصطلاح ہے۔ دیوان "فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے محکمہ، دفتر، یا عدالت۔ "" "دیوانی "اسی دیوان سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے وہ معاملات جو حکومتی دفاتر یا عدالتوں میں زیرِ بحث آئیں، خاص طور پر غیر وجداری مقدمات۔

جو عدالتی اور قانونی نظام میں عام طور پر دیوانی مقدمات (Civil Cases) کے حوالے سے استعمال ہوتی ہے۔ اردو میں یہ اصطلاح خاص طور پر ایسے قانونی معاملات کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو حقوق، معاہدات، جائیداد، مالی تنازعات، یا دیگر غیر فوجداری معاملات سے متعلق ہوں۔ روزمرہ گفتگو میں "سول معاملات "یا" غیر فوجداری مقدمات "جیسے الفاظ دیوانی کی جگہ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی اور عدالتی زبان میں "دیوانی "ہی مستعمل رہتا ہے۔ یہ اصطلاح عدالتی نظام میں فوجداری (Criminal) قوانین کے مقابلے میں سول (Civil) قوانین کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور قانونی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

دعویٰ:

"دعویٰ "عربی کے لفظ "دعا "سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے بلانا، مطالبہ کرنا، یا کسی چیز کا حق جتانا۔ اردو میں "دعویٰ "کا مطلب کسی حق کے لیے تحریری یا زبانی طور پر باضابطہ درخواست کرنا ہے، خاص طور پر قانونی یا عدالتی معاملات میں۔ اس کا بنیادی مطلب کسی حق، شکایت، یا مطالبے کو رسمی طور پر پیش کرنا ہے، اور یہ اصطلاح عام طور پر عدالتی کارروائی، قانونی مطالبات، اور حقوق کے دعووں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ عدالتی زبان میں " دعویٰ" وہ باضابطہ درخواست یا مقدمہ ہوتا ہے جو کوئی فریق عدالت میں دائر کرتا ہے۔ دعویٰ کو انگریزی میں Suit،claim اور Law suit کے الفاظ سے جانا جاتا ہے۔

دیوانی مقدمات میں، "دعویٰ" وہ رسمی کارروائی ہوتی ہے جو کسی فرد یا ادارے کے حقوق، معاہدات، یا جائیداد سے متعلق ہو۔ فوجداری قانون میں بعض اوقات فوجداری مقدمات میں بھی شکایت کنندہ کی طرف سے "دعویٰ" دائر کیا جاتا ہے، لیکن عمومی طور پر فوجداری کیسز میں اصطلاح "شکایت "زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

ہبہ نامہ:

ہبہ "(عربی) کا مطلب ہے عطیہ، بخشش، یا کسی چیز کو بغیر کسی شرط کے دینا۔ "نامہ "(فارسی) کا مطلب ہے دستاویز، تحریری معاہدہ یا سند۔ ہبہ نامہ "ایک قانونی اصطلاح ہے جو ملکیت کی بلا عوض منتقلی سے متعلق ہے۔ یہ اصطلاح عموماً جائیداد، زمین، یا کسی اور قیمتی شے کے عطیے یا ہدیے کے باقاعدہ معاہدے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

اسلامی قوانین میں "ہبہ" کو ایک جائز اور پسندیدہ عمل سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ سخاوت اور ایثار کی علامت ہے۔ فقہی اعتبار سے، ہبہ کی تین بنیادی شرائط ہوتی ہیں۔ واہب (دینے والا) کا ارادہ اور رضامندی۔ موہوب لہ (جسے دیا جارہا ہے) کی قبولیت۔ موہوبہ شے (جس چیز کا ہبہ کیا جارہا ہے) کا حقیقی قبضہ دینا۔ اگر یہ تین شرائط پوری ہو جائیں، تو ہبہ معتبر ہوتا ہے۔

عام سماجی زبان میں اس کے لیے "عطیہ نامہ" "بخشش کی دستاویز" "جائیداد کا تحفہ" لیکن قانونی اور فقہی اعتبار سے، "ہبہ نامہ" ہی سب سے زیادہ مستعمل اصطلاح ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے لیے gift of deed کی اصطلاح مستعمل ہے۔

کچھ اصطلاحات جن کا استعمال وصیت کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ جیسے موصی testator or executed جو شخص جائیداد کے انتقال کی وصیت کرتا ہے۔ موصی لہ Devisee جس کے نام وصیت کی جاتی ہے۔ موصی بہ جائیداد bequeath property موصی بہ وہ جائیداد ہوتی ہے۔ جس انتقال کی وصیت کی جائے۔ وہ جائیداد موصی بہ ہوتی ہے جو وصیت کرنے والے شخص کی جائز ملکیت ہوتی ہے۔ وصی executor وہ شخص یا ادارہ جو وصی کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو۔

منصرم Administrator وصی کی غیر موجودگی میں وصی کی جگہ وصیت کی تکمیل کے لیے کام کرنے والے شخص۔ Codicil: ایسی دستاویز جس سے وصیت کی توضیح یا اضافے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ وصیتی صداقت نامہ probate: وصیت کی ایک مصدقہ نقل جسے عدالت جاری کرتی ہے۔

رٹ:

"رٹ" ایک عدالتی اصطلاح ہے، جو انگریزی لفظ "Writ" سے ماخوذ ہے۔ اردو قانونی نظام میں، "رٹ" ایک باضابطہ عدالتی حکم یا درخواست کے لیے استعمال ہوتا ہے، جو کسی شخص یا ادارے کے خلاف بنیادی حقوق کی خلاف ورزی، اختیارات سے تجاوز، یا کسی غیر قانونی اقدام کے خلاف دائر کی جاتی ہے۔ "Writ" ایک انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب تحریری حکم یا عدالتی فرمان ہے، جو کسی عدالت کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے۔ اردو میں، یہ لفظ "رٹ" کی شکل میں مستعمل ہے۔

پاکستان، بھارت اور دیگر ممالک کے آئینی قوانین میں، رٹ عام طور پر پانچ اقسام کی ہوتی ہے:

رٹِ جرح: اگر کوئی ماتحت عدالت یاادارہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرے یا غلط فیصلہ دے، تو اعلیٰ عدالت اسے کالعدم کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے۔

رٹِ حبسِ بے جا: جب کسی شخص کو غیر قانونی طور پر قید کیا گیا ہو، تو عدالت کو درخواست دی جا سکتی ہے کہ وہ متعلقہ حکام سے وضاحت طلب کرے اور اگر قید غیر قانونی ہو تو اس شخص کو رہا کرے۔

رٹِ جواز طلبی :جب کسی سرکاری افسر یا ادارے کو کوئی قانونی فریضہ انجام دینے پر مجبور کرنا ہو، تو عدالت یہ رٹ جاری کر سکتی ہے۔

رٹِ امتناعی :اگر کوئی عدالت یا ادارہ کسی غیر قانونی عمل میں ملوث ہو یا اپنے دائرہ اختیار سے باہر کوئی کام کر رہا ہو، تو اعلیٰ عدالت اسے روکنے کے لیے یہ رٹ جاری کرتی ہے۔

رٹِ حقِ استفادہ :اگر کسی شخص نے کسی سرکاری عہدے پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہو، تو عدالت یہ رٹ جاری کر کے اس سے عہدے کی قانونی حیثیت کے بارے میں وضاحت طلب کر سکتی ہے۔

تناقض:

"تناقض "ایک عربی زبان کی قانونی اصطلاح ہے، جو اردو میں عمومی طور پر تضاد، اختلاف، یا ایک دوسرے کے مخالف ہونے کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ لفظ منطق، فلسفہ، قانون، اور عمومی گفتگو میں مختلف سیاق و سباق میں پایا جاتا ہے۔

"تناقض "کا مادہ "ن ق ض ہے، جس کا مطلب توڑنا، منسوخ کرنا، یا کسی چیز کو ختم کرنا ہے۔ عربی میں "تناقض "کا مطلب کسی دو چیزوں کا ایک دوسرے کے مخالف یا متضاد ہونا ہے۔ اردو میں اس کا مطلب دو بیانات، نظریات، یا شواہد میں تضاد ہونا۔

قانونی دستاویزات، بیانات، یا شہادتوں میں تناقض کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی بیان میں تضاد پایا جائے یا ایک بات دوسری بات کو جھٹلائے۔ عام بول چال میں اس کے لیے "تضاد"" "اختلاف"" "جھوٹا پن"" "متضاد بیانی"" "دوہرے معیار" تاہم، قانونی اور منطقی زبان میں "تناقض "ایک مخصوص مفہوم رکھتا ہے۔

مِسل پوش: یہ ایک فارسی زبان کی اصطلاح ہے۔ یہ اصطلاح دو الفاظ "مسل" اور "پوش "پر مشتمل ہے۔ "مسل "جس کا مطلب ہے دستاویزات یا فائلز کا مجموعہ۔ "پوش "فارسی میں ڈھانپنے یا حفاظت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا، "مسل پوش "کا مطلب "فائل کو محفوظ رکھنے یا ڈھانپنے والا "بنتا ہے۔

اس کے لیے "فائل کور""دستاویز کور""فائل رکھنے کا فولڈر""کیس فائل ہولڈر" یہ متبادل الفاظ عام زبان میں مستعمل ہو سکتے ہیں، لیکن سرکاری اور عدالتی زبان میں "مسل پوش" زیادہ مستند اصطلاح سمجھی جاتی ہے۔

حکمِ امتناعی:

"حکمِ امتناعی "ایک عدالتی اصطلاح ہے، "حکم "عربی کا لفظ ہے، جس کا مطلب فیصلہ، فرمان، یا عدالت کا دیا گیا حکم ہوتا ہے۔ "امتناعی جس کا مطلب رک جانا، باز رہنا، یا کسی چیز سے گریز کرنا ہے۔ "حکمِ امتناعی "کا لغوی معنی "روکنے کا حکم" کے ہیں۔

فوجداری اور دیوانی (سول) قانون میں "حکمِ امتناعی "ایک ایسا حکم ہوتا ہے، جو کسی فریق کو کسی جائیداد، کاروبار، یا کسی اور قانونی معاملے میں کسی خاص عمل سے عارضی یا مستقل طور پر روکتا ہے۔ عدالتی حکم امتنائی دو طرح کے ہو سکتے ہیں یعنی عارضی حکمِ امتناعی:(Temporary Injunction) مستقل حکمِ امتناعی (Permanent Injunction):۔

اس اصطلاح کا عربی الاصل ہونا اردو میں اس کے مستند اور باضابطہ قانونی اصطلاح کے طور پر رائج ہونے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ عام زبان میں اس کے متبادل الفاظ "عدالتی روک""قانونی پابندی""عارضی یا مستقل عدالتی حکم "عمل سے باز رکھنے کا حکم "تاہم، قانونی زبان میں "حکمِ امتناعی" ہی مستند اصطلاح ہے اور اسے بدلنے کے لیے کوئی مکمل مترادف موجود نہیں۔

رہن نامہ:

"رہن نامہ "ایک عدالتی اور مالیاتی اصطلاح ہے، یہ اصطلاح دو الفاظ "رہن" اور "نامہ "پر مشتمل ہے۔ رہن "عربی کا لفظ ہے، جس کا مطلب گروی رکھنا، کسی چیز کو ضمانت کے طور پر رکھنا، یا کسی چیز کو ادھار کے بدلے پابند کرنا ہے۔ "نامہ "فارسی کا لفظ ہے، جو کسی تحریر یا دستاویز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔، "رہن نامہ "کا لغوی مطلب "گروی رکھنے کا معاہدہ" یا" قانونی دستاویز" ہے۔

وہ تحریری قانونی معاہدہ، جس میں کسی قرض کے بدلے کسی جائیداد، زمین، یا قیمتی شے کو گروی رکھا جاتا ہے۔ کسی رہن شدہ جائیداد پر تنازعہ کی صورت میں عدالت میں پیش کیا جانے والا بنیادی ثبوت "رہن نامہ" ہوتا ہے۔ اس میں قرض کی رقم، سود، ادائیگی کی شرائط، اور جائیداد کی تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ زمین، مکان، یا دیگر قیمتی جائیداد کو رہن رکھ کر قرض حاصل کرنے کی قانونی تصدیق کے لیے "رہن نامہ "ضروری ہوتا ہے۔

مچلکہ:

"مچلکہ "ایک عدالتی اصطلاح ہے، مچلکہ "کا تعلق فارسی زبان سے ہے۔ یہ فارسی زبان میں "مچل"(یقین دہانی یا عہد) سے ماخوذ ہے اور ہندوستانی عدالتی زبان میں مخصوص معنوں میں مستعمل رہا ہے۔ عدالتی اردو میں، یہ عدالتی دستاویز یا ضمانتی اقرار نامہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی قانونی یا عدالتی ضمانت، جس میں ایک شخص تحریری طور پر یقین دہانی کراتا ہے کہ وہ کسی ذمہ داری کو پورا کرے گا۔

جب کسی شخص کو عدالت میں پیش ہونے کے لیے ضمانت دی جاتی ہے، تو اسے "مچلکہ "کہا جاتا ہے۔ عدالت ضامن (Guarantor) سے ایک مخصوص رقم یا شخصی ضمانت کا مچلکہ طلب کر سکتی ہے، جو یہ یقینی بناتا ہے کہ ملزم مقررہ وقت پر عدالت میں حاضر ہوگا۔ عام زبان ہیںاسے"ضمانتی اقرار نامہ""عدالتی ضمانت""تحریری یقین دہانی""عدالت میں پیش ہونے کی ضمانت "لیکن قانونی اصطلاح کے طور پر "مچلکہ "ہی مستند اور تسلیم شدہ لفظ ہے۔

اکراہ:

""اکراہ "عربی زبان سے ماخوذ ہے اور اس کا مادہ "ک، ر، ہ "(کرہ) ہے، جس کا مطلب زبردستی، جبر، یا ناپسندیدگی کے ساتھ کسی کام پر مجبور کرنا ہے۔ اس کا لغوی مطلب "دباؤڈالنا" یا "زبردستی کرنا "ہے۔

اکراہ "ایک قانون کی اصطلاح ہے، جو کسی فرد کو زبردستی، دباؤ، یا دھمکی کے ذریعے کسی عمل کے لیے مجبور کرنے کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر فوجداری اور دیوانی قوانین میں کسی بھی غیر قانونی یا غیر اخلاقی دباؤ کے تحت کیے گئے عمل کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

دیوانی اور معاہداتی قوانین میں اگر کوئی معاہدہ کسی بھی فریق پر دباؤڈال کر یا دھمکی دے کر کرایا گیا ہو، تو وہ معاہدہ غیر مؤثر (Voidable) ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ اکراہ کے تحت کیا گیا ہے۔ فقہ میں اکراہ کو عام طور پر "اکراہِ ملجئ "(انتہائی جبر، مثلاً جان سے مارنے کی دھمکی) اور "اکراہِ غیر ملجئ" (ہلکا دباؤ، جیسے مالی نقصان کی دھمکی) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

کسی بھی مضمون کی اصطلاح اس مضمون کے برتنے والوں کے لیے آسان ہوتی ہے۔ معاشرے میں موجود خاص و عام کے لیے اس کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ انگریزی زبان کی آسان تلفظ والی اصطلاحات کے عام معنی سے عام آدمی واقف ہو سکتا ہے، لیکن اصطلاحات اور علمی معنی و مفہوم صرف مضمون برتنے والوں کے

لیے آسان ہوتے ہیں۔ ''جب سے ہم نے اپنی صنعت و حرفت کی طرف سے بے رخی کی ہم اپنے لفظ بھی بھول گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی جگہ ثقیل الفاظ نے لے لی۔''

ایک اور مسئلہ جو عدالتی اصطلاحات میں در پیش ہے۔ وہ مشکل الفاظ اور محاورات کے مفہوم کا ہے مثلاً Contract, Accord, Agreement ,Pact وغیرہ کے لیے ''معاہدے'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یا Approval, Grant کے لیے منظوری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو میں ان الفاظ کے مفاہیم کے تعین کے لحاظ سے مخصوص الفاظ مقرر کیے جانے چاہیے تا کہ غلط تشریح کے مسائل سے بچا جا سکے۔

عدالتی زبان میں کچھ اصطلاحات ایسی ہیں جن کو انگریزی سے جوں کا توں اردو میں لے لیا گیا ہے۔ جیسے زیرِ آفسری (Under Command)،، بھید لینے والی جماعتیں Reconnaissance Patrols وغیرہ۔

کچھ اصطلاحات مشکل ہونے کے باوجود آج بھی عدالتی زبان میں رائج ہیں، مثلاً شجرہ پارچہ، اتلاف، ابطال نامہ، تخریب، مالک قطعی، اسقاط حمل، خیانت مجرمانہ Criminal Breach of trust، ازالہ حیثیت عرضی Defamation، حفاظت خود اختیاری Private Defence offences، استحصال بے جا Wrongful gain، قید تنہائی Solitory Confinement، دفاعیہ Defensive وغیرہ وغیرہ۔

حوالہ جات

۱-سید اظہار حیدر رضوی ، ایڈووکیٹ، دستاویز نویسی کا فن، مکتب فریدی و فاقی گورنمنٹ اردو کالج ، کراچی،۱۹۸۶، ص۱۶

۲-محمد عطااللہ خان، قانونی دستاویز نویسی(اصول اور نمونے)، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۹۱ص۳۰۹

۳-ایضاً، ص۲۹

۴-ایضاً، ص۳۹۹

۵-گوپی چند نارنگ،اِملا نامہ، ترقی اردو بیورو،دہلی ۱۹۹۰، ص۲۱

۶-رشید حسن خان،اردو اِملا، مجلس ترقی ادب،لاہور،۲۰۰۸، ص۸۶

۷-ایضاً،۲۲

۸-منصف خان سحاب، نگارستان، مکتبہ جمال،لاہور ۲۰۱۰، ص۳۱۶

۹-ایضاً،۳۱۹

۱۰-مولانا احسن مارہروی،رسالہ فصیح الملک،بحوالہ علمی نقوش،لاہور،۱۹۰۵، ص۱۱۴

۱۱-رشید حسن خان،اردو املا، نیشنل اکادمی،دہلی ۱۹۷۴، ص۸۷۴

۱۲-https://dictionary.cambridge.org 8\05\2024,9:30pm

۱۳-https://www.tameernews.com,10\05\2024,12:30am

۱۴-ناصر عباس نیر،ڈاکٹر،لسانیات اور تنقید،اسلام آباد،پورب اکادمی،۲۰۰۸، ص۳۷

۱۵-مولوی عبدالحق، قواعد اردو،مرتبہ: مولوی عبدالحق،انجمن ترقی اردو(ہند)، نئی دہلی، ص۳۶

۱۶-https://ur.wikipedia.org 1\03\2024,10:30am

۱۷-سید وحید الدین مسلم، وضع اصطلاحات، ترقی اردو بیورو نئی دہلی ۱۹۸۰، ص۱۴

باب سوم:

محکمہ پولیس کے زیر استعمال دستاویزات کا لسانی جائزہ

الف: تھانے میں استعمال ہونے والی دستاویزات کا تعارف اور لسانی جائزہ

محکمہ پولیس کی دستاویزات میں مسجع و مقفیٰ عبارت لکھی جاتی ہے، تشبہات اور استعارات کے ساتھ ساتھ فصیح و بلیغ اور پُر شکوہ الفاظ کا استعمال دیکھنے میں آتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دستاویزات عام آدمی کے لیے مشکل کا باعث بنتی ہے۔ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد کو ان دستاویزات میں موجود مشکل اصطلاحات کے معنی یا تشریح کے لیے کسی نہ کسی فرد کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ چونکہ اردو ایک عمومی زبان ہے اس لیے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ پولیس کے اہل کاروں کے لیے ضروری ہے۔ کہ وہ کسی بھی طرح کی تحریر لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کا تعلق عام آدمی سے ہے، اس لیے تحریر میں سادہ اور عام فہم الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ اس حوالے سے "محمد عطاء اللہ خان" قانونی دستاویز نویسی میں لکھتے ہیں کہ

> "دستاویز قانونی اور واقعاتی انداز کی ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی تحریر میں رعایت لفظی، نازک خیال، مضمون آفرینی اور انشا پردازی کی گنجائش نہیں۔ اس میں جو لکھا جاتا ہے وہی سمجھا جاتا ہے۔ اس کی زبان واضح، صاف اور قطعی ہونی چاہیے۔"[1]

کسی بھی معاملے میں پولیس سے رجوع کرنے والے فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شکایت یا اس کے خلاف کی جانے والی شکایت کی رپورٹ کو خود پڑھ کر سمجھ سکے۔ افراد کی اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ پولیس کے اہلکاروں کو تلقین کی جائے کہ وہ سادہ، سلیس اور عام فہم الفاظ کا استعمال کریں۔ اجنبی اور مشکل الفاظ کے استعمال سے گریز کی جائے۔ محکمہ پولیس دستاویزات میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل "ایف آئی آر ز" ہوتی ہیں۔ جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بہت سارے غیر مانوس الفاظ اور مجہول جملوں کا استعمال دیکھنے کو ملتا ہے۔ اور کئی کئی ہمیں انگریزی الفاظ کی آمیزش نظر آتی ہے۔ اردو کی تحریروں میں انگریزی زبان کے الفاظ کے حوالے سے "محمد عطاء اللہ خان" اپنی کتاب "قانونی دستاویز نویسی" میں لکھتے ہیں کہ

"کسی معاملے کے بیان میں کم سے کم الفاظ استعمال کیے جائیں۔ یعنی غیر ضروری الفاظ یا مترادفات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اردو میں انگریزی الفاظ کی آمیزش سے بچنا چاہے۔ صرف اسی وقت انگریزی الفاظ استعمال کرنا چاہیے جب اردو میں اس کا کوئی بدل موجود نہ ہو۔"[۲]

اہلکاروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ محکمہ پولیس کی کسی بھی تحریر کو لکھتے وقت اِملا، قواعد اور رموز و اوقاف کا خیال رکھیں۔

پولیس روزنامچہ:

روزنامچہ اردو زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ڈائری یا کتابچہ کے ہیں۔ تھانے میں موجود ایک ڈائری جسے ریکارڈ بک کہا جاتا ہے۔ اس میں اس ادارے سے متعلقہ 24 گھنٹے کی مدت میں پیش آنے والے تمام واقعات اور سرگرمیوں کو دستاویز کیا جاتا ہے۔ اس میں عام طور پر واقع کی رپورٹس، سروے کے لیے کی جانے والی فون کالز، 24 گھنٹے میں کی جانے والی گرفتاریاں اور جیل بھیجے گئے قیدیوں کی معلومات، دن بھر کے جرائم کے اعداد شمار، افسران کی سرگرمیاں مثلاً گشت، تحقیقات اور ادارے کی دیگر کاروائیوں کا ریکارڈ، گاڑیوں کے روکے جانے اور ان کی تلاشی کا ریکارڈ اور عوام کی شکایت اور ان سے پوچھ گچھ شامل ہے۔ پاکستان کے تھانوں میں واقعات اور سرگرمیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے دستی روزنامہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پولیس کو لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے روزانہ کی دستی ڈائری رکھنے کی ہدایت ہے۔ روزنامچے پولیس افسران کی موثر پولیسنگ، تفتیش investigation، اور شواہد evidence پر مبنی فیصلہ سازی میں معاونت کرتے ہیں۔

ایف آئی آرز:

ایف آئی آر First Information Report ایک ایسا دستاویز ہے۔ جو پولیس تھانے میں کسی قابل ادراک جرم جیسے جرم یا حادثہ کی اطلاع دینے کے لیے درج کیا جاتا ہے۔ ایف آئی آر سے تفتیشی عمل کا آغاز ہوتا ہے، جس کو سامنے رکھتے ہوئے پولیس ثبوت اکھٹے کرتی ہے۔ ایف آئی آرز کے مقاصد میں معیاری کاری (Standardization) ، احتساب (accountability) ، شفافیت (Transparency)، ثبوت جمع کرنا (Evidence collection) شامل ہیں۔

ایف آئی آر میں درج شکایت کنندہ کی تفصیلات ،واقعہ کی تفصیل ،تاریخ ،وقت،مقام ، مشتبہ کی تفصیلات(اگر کوئی معلوم ہوں)۔ گواہوں کے بیانات (اگر کوئی شامل ہو) کسی بھی مقدمے کی تفتیش کو مکمل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں،اس لیے ان کا درست ہونا ضروری ہے۔ایف آئی آر مقدمے کی تحقیقات کا نقطہ آغاز ہے۔یہ مقدمے کے شواہد اور مقدمے میں شامل گواہوں کے بیانات کو جمع کرنے میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ایف آئی آر فوجداری اور دیوانی مقدمات میں ایک اہم دستاویز ہے،جو مقدمے میں ثبوت کے طور پر کام کرتی ہے۔ کسی بھی مقدمے میں پیش آنے والے واقعات کی ترتیب کو قائم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

استغاثہ:

استغاثہ کے معنی فریاد، داد خواہی کے ہیں۔استغاثہ ایک عربی زبان کی اصطلاح ہے، جس کا مطلب مدد طلب کرنا، مدد کی درخواست کرنا، مدد کے لیے پکارنا ہے۔وسیع تر معنی میں استغاثہ کا مطلب مشکل صورت میں دوستوں، خاندان، عدالت یا اعلیٰ حکام سے مدد طلب کرنا ہے۔طریقہ کار کے لحاظ سے تحریری، زبانی یا آن لائن پلیٹ فارم کے ذریعے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔

استغاثہ عدالت میں عام طور پر کسی قانونی شکایت یا عدالت میں کسی شخص کے خلاف دائر کی گئی درخواست کے خلاف عدالتی مدد، راحت یا تنازعہ کے حل کے لیے درخواست دینا۔عدالت میں استغاثہ کا مقصد قانونی مدد، عدالت کی طرف سے کسی معاملے میں راحت یا کسی عدالتی تنازعہ کو حل کرنا ہے۔عدالت میں استغاثہ مختلف قانونی شعبوں سے متعلق ہو سکتا ہے۔ جیسے دیوانی تنازعات civil disputes، فوجداری مقدمات Criminal Cases ،عائلی قانون Family law،مزدوری کے تنازعات Labor disputes،آئینی معاملات Constitutional matter's۔

درج ذیل عدالتی کاروائیوں کے حوالے سے استغاثہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کہ مقدمہ یا شکایت درج کروانا، عدالتی حکم میں ریلیف ، ہرجانے یا معاوضے کے حوالے سے ، عدالتی فیصلے میں اپیل کرنا، قانونی تحفظ یا علاج کے حوالے سے، کسی عدالتی معاملے کے حل یا عدالتی معاملات میں ناانصافی پر نظر ثانی کے حوالے سے۔

سمن:

سمن عدالت یا دیگر مجاز اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک قانونی دستاویز ہے۔اس دستاویز میں کسی شخص یا ادارے کو عدالت میں حاضر ہونے یا اس کے خلاف کی گئی شکایت یا درخواست کا جواب دینے کے لیے حاضر ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص یا ادارے کے لیے یہ ایک باضابطہ اطلاع ہے۔ سمن میں جو معلومات شامل ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔عدالت کا نام جس میں کی شخص یا ادارے کے نمائندگان کو پیش ہونا ہوتا ہے۔ مقدمہ نمبر، جرم میں ملوث فریقین کے نام، مدعی، مدعاعلیہ plaintiff and defendant)، مقدمے یا دعوے کی مختصر تفصیل ،تاریخ اور وقت ، جس پر فریقین کو پیش ہونا ہوتا ہے۔یہ دستاویزات عدالتی اہلکاروں کے ذریعے فریقین تک پہچایا جاتا ہے،اوراس پر عدالتی کلرک یا جج کے دستخط ہوتے ہیں۔ سمن کی مختلف اقسام درج ذیل ہوتی ہیں۔

۱-دیوانی مقدمے(Civil Law suits)مثلاً معاہدہ اور ذاتی تنازعات وغیرہ

۲-مجرمانہ مقدمات(Criminal cases)مثلاًبد عنوانی،بدکاری یا جرم

۳-انتظامی کاروائیاں (administrative proceedings) مثلاً ٹیکس آڈٹ ،کارکنوں کے معاوضے،ایجنسیوں کے سامنے پیش ہونا

۴-وفاقی سمنFederal Summonوفاقی عدالت سے متعلقہ مقدمات

سمن کا مقصد مدعاعلیہ کو قانونی کاروائی کے بارے میں مطلع کرنا ہے تاکہ وہ اپنے خلاف کیے گئے دعٰووں کا جواب دے سکے۔

روبکار:

روبکار پاکستان کے عدالتی نظام میں استعمال ہونے والی ایسی دستاویز، جو عدالتی حکم کی تحریری شکل ہے۔ جس کے تحت کسی شخص ،اشخاص، حکومت یا انتظامیہ کے ممبران کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ جسے قانونی طور پر پورا کرنا لازم ہوتا ہے۔روبکار ایک فارسی زبان کی اصطلاح ہے۔ جس کے لیے انگریزی قانون

میں(Mandamus)کی اصطلاح رائج ہے۔روبکار کے معنی سامنے،روبرو یا پیشی کے ہیں۔روبکار سے مراد کسی مقدمے کی پیشی، مقدے کی ساعت یا کسی فرد کا عدالت میں پیش ہونا ہے۔

روبکار سے مراد عام طور پر وہ عدالتی حکم نامہ جو کسی عدالت کی طرف سے(Superintendent)کو جاری کیا جاتا ہے۔اگر عدالت کی طرف سے کسی شخص کی گرفتاری کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری ہوئے ہوں تو اس شخص کو قانونی حق حاصل ہے کہ وہ اس کی منسوخی کے لیے درخواست دے۔وارنٹ کی منسوخی کے لیے عدالت ایک خط یا سرٹیفکیٹ متعلقہ افسران کو جاری کرتی ہے۔اس عدالتی حکم نامہ کو روبکار کہا جاتا ہے۔روبکار کسی شخص کی طلبی، طلبی چالان،وارنٹ گرفتاری منسوخی یا ملزم کی رہائی کے لیے بھی جاری کی جاسکتی ہے۔

دستاویزات کا لسانی جائزہ:

کسی زبان کو لکھنے کی معیاری صورت کو رسم خط کا نام دیا گیا ہے۔اور رسم خط کے مطابق صحت سے لکھنے کا نام اِملا ہے۔ کون سے حروف مل کر لفظ بناتے ہیں ،لفظ میں ان حروف کی ترتیب کیا ہونی چاہیے یہ اِملا کے مسائل میں آتے ہیں۔ صحت اِملا کے دائرے کو دیکھا جائے تو یہ بہت وسیع ہے۔ صحت اِملا کا خاص مقصد ان الفاظ کو واپس لانا ہے۔جو کسی طرح غلط نگاری راہ پاگئے ہیں۔ جیسے وہ الفاظ جو "ا" پر ختم ہوتے ہیں لیکن ان کو "ہ" پر ختم کیا جاتا ہے۔دنیا کی کسی بھی زبان کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ تحریری طور پر اس حد تک سائنٹفک نہیں کہ اس میں عیب نہ ہوں۔کسی بھی زبان کے بارے میں یہ رائے زبان کے ماہرین کی ہے۔

اس حوالے سے رشید حسن خان لکھتے ہیں کہ

> ”زبان ہو، رسم خط یا املا ان کا حال کیلنڈر کا سا نہیں ہوتا کہ آخری تاریخ ختم ہوتے ہی ایک دم ورق الٹ دیا اور سب کچھ بدل گیا۔ سینکڑوں سال میں جو نقش مترنم ہوتے ہیں اُن کو ایک دن میں نہ مٹایا جاسکتا ہے نہ بدلا جاسکتا ہے۔“[۳]

اگر لسانیات کی اصلاح کو مد نظر رکھ کر دیکھیں تو املا سے مراد یوں لی جاتی ہے کہ کسی بھی لفظ کو زبان کے بنائے گئے ضابطوں اور اصولوں کے تحت لکھا جائے کہ جب اس لفظ کو بولا یا پڑھا جائے تو اس کا صحیح تلفظ ادا کیا جاسکے۔اردو زبان بہت سی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے قواعد کی تشکیل میں فارسی،

عربی اور دیگر زبانوں کے الفاظ کا عمل دخل نظر آتا ہے۔ اگر زبان کی ابتدا کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے انسان زبان کے اصول وضوابط سے دور تھے۔

الف اور ہائے مختفی:

محکمہ پولیس کے دستاویزات کی تحریروں کی اِملا میں الف، مختفی "ہ"، "ی" اور ہمزہ کے مسائل موجود ہیں۔ تحریر کو پڑھتے ہوئے آپ کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی کتابت میں اختیاط نہیں برتی گئی۔

جن لفظوں کے آخر میں "الف "آتا ہے ان کے آخر میں "ہ" لکھی گئی ہے۔ جیسے "پتا" بعض جگہ "پتہ" اور "بھروسا" کو "بھروسہ "لکھا گیا ہے۔ اصول یہ ہے جن الفاظ کی اصل عربی یا فارسی ہے ان میں مختفی "ہ" آئے گی اور باقی کے آخر میں "الف" ہونا چاہے۔

ہمزہ اور الف:

عدالت کے زیرِ استعمال اردو زبان میں بہت زیادہ الفاظ عربی زبان سے آئے ہیں۔ ان میں کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں ہمزہ کا استعمال کیا جاتا ہے جو غلط ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو الفاظ عربی سے یہاں آئے ہیں ان کے آخر میں ہمزہ نہیں لکھی جانی چاہیے۔ عربی کے وہ الفاظ جن کے آخر میں ہمزہ ہے اور اس سے پہلے الف جیسے ابتداء، اِملاء، انشاء، علماء وغیرہ اب جب یہ الفاظ اردو میں رائج ہو چکے ہیں تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان لفظ کے آخر میں صرف الف لکھا جائے۔ دیکھا جائے تو ہمزہ آخری تلفظ میں نہیں جس کی وجہ سے اسے آخر میں نہ لکھا جائے۔ اضافت کے لیے "ے "کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ یہ الفاظ اخفا، انشا۔ اقتدا، اکتفا، ارتقا، آبتلا، حکما، وزرا، اقربا، ادبا وغیرہ۔

مشابہ الفاظ:

مروجہ زبان کی تحریروں میں بعض ہم شکل الفاظ پڑھنے کو ملتے ہیں۔ لیکن حرکات و سکنات کے استعمال کی وجہ سے تلفظ اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں۔ مشابہ کے معنی ملتا جلتا، مانند، مثل، ہم شکل، یکساں کے ہیں۔ مشابہ الفاظ کو آواز اور اِملا کے لحاظ سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایسے الفاظ جن کا پڑھنے کا طریقہ ایک ہی ہو لیکن ان کے لکھنے اور ہجے میں فرق پایا جاتا ہو اسے الفاظ ہم آواز

الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ "ارض "اور" عرض" دو ہم آواز الفاظ ہیں۔ اگر املا کے حوالے سے بات کی جائے تو ایسے الفاظ لکھنے میں تو ایک جیسے ہوتے ہیں، لیکن مطلب میں فرق واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے "رشید حسن خان" اپنی کتاب عبارت کیسے لکھیں؟ میں لکھتے ہیں۔

> ''اردو میں ہم آواز حرف موجود ہیں۔ ہم آواز حرفوں سے مراد ایسے حرف ہیں جن کی شکلیں تو الگ الگ ہیں مگر آواز ایک جیسی ہے۔ مثال کے طور پر ان لفظوں کو دیکھیے؛ نظر، غضب، غزل، رذیل ان لفظوں میں دوسرے حرف کی جگہ ظ، ض، ز، ذ؛ چار حرف لکھے گئے ہیں؛ لیکن جب ہم ان لفظوں کو زبان سے ادا کرتے ہیں تو ان چاروں حروف کی آواز ایک جیسی معلوم ہوتی ہے۔''۴

محکمہ پولیس کی طرف سے لکھی جانے والی تحریروں میں اِملا کی اَغلاط دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن کی ایک وجہ مشابہ الفاظ کا استعمال بھی ہے۔ کسی بھی تحریر کو لکھتے وقت اِملا کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ تحریر میں لفظوں کو اسی طرح لکھا جائے جس طرح لکھا جانا چاہیے۔ اس حوالے سے اِملا کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ "اِملا لفظوں کی صحیح تصویر کھینچتا ہے۔"

لفظ کی صحیح اِملا کے لیے چار باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1- کسی لفظ میں جن حرفوں کو آنا چاہیے، وہی لکھے گئے ہوں۔

2- کسی لفظ میں حروف کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے۔

3- لفظ میں نقطے صحیح جگہ رکھے جائیں۔

4- جو حروف ملا کر لکھے جاتے ہوں ان کے جوڑ صحیح ہوں ۔

تفصیل باب دوئم میں بیان کر دی گئی ہے۔

محکمہ پولیس کے زیر استعمال دستاویزات کی تحریروں میں شامل مشابہ الفاظ کی مثالیں۔

الفاظ	**معنی**	**الفاظ**	**معنی**
دفعہ	شمار	دفع	دور
حل	جواب—حل کرنا	ہل	کھیت میں بیج بونے کا آلا
مربع	چوکور	مربہ	پھل کا مربہ
تکیا	قبرستان	تکیہ	سرہانہ
مہر	نشان	مہر	سورج
سفیر	قاصد	صفیر	پرندے کی آواز
نذر	پیش کش	نظر	نگاہ
زد	چو	ضد	اصرار
حب	گولی	حب	محبت
پتا	جگہ کا پتا	پتہ	درخت کا پتہ
ہار	مالا	حار	گرم
قدام	قدم کی جمع	اقدام	آگے بڑھنا
خرج	رکاوٹ	ہرج	نقصان
والا	بلند اونچا	والہ	شیدا
مِثل	مانند	مسل	مقدمے کی فائل

بیباک	نڈر۔ بہادر	بیباق	اداشدہ

مرکبات کی اَغلاط:

مرکب الفاظ جو دو یا دو سے زیادہ لفظوں سے مل کر بنے ہوں ان کو ملا کر لکھنا غلط ہے۔ کیوں کہ یہ الفاظ الگ الگ استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ الفاظ الگ الگ معنی رکھتے ہیں اور الگ الگ الفاظ کے طور پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو الگ الگ لکھنا ہی بہتر ہے۔ جیسے کہ توپ خانہ، قلم کار، دست کار، فن کار وغیرہ۔ مروجہ زبان میں مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کی روش کی بڑی بے قاعدگیاں ہیں ان کو دور کرنا ضروری ہے۔ الفاظ کو الگ الگ لکھنے کی روش انجمن ترقی اردو کی اصلاحات کی بدولت اردو اِملا میں داخل ہوئی۔ اس حوالے سے جمیل جالبی لکھتے ہیں۔

> "دو مفرد الفاظ کو الگ الگ لکھنا بالکل صحیح ہے اور اس طریقے کو جاری رہنا چاہیے۔ مثلاً
> آپ کا، اس کا، ان کی، مجھ کو، اس لیے، لکھوں گا، جائیں گے، وغیرہ" ۵

تھانہ کی تحریروں میں استعمال ہونے والے کچھ الفاظ جو مفرد لفظ کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ الگ ہی لکھا جائے گا۔ لیکن اکثر تحریروں میں ان کو ملا کر لکھا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ جیسے کہ طلاقنامہ: طلاق نامہ، ماہنامہ: ماہ نامہ، سالنامہ: سال نامہ، کمنامہ: کم نامہ، سپاسنامہ: سپاس نامہ، اعمالنامہ: اعمال نامہ، بیعنامہ: بیع نامہ وغیرہ

ایک زمانہ ہوا کرتا تھا جب دو لفظوں کو ملا کر لکھا جاتا تھا۔ اب ایک دوسری طرح لکھنے کا رواج ہے کچھ ایسے الفاظ ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جن کو اگر پرانے طریقے سے لکھا جائے تو ہماری نظر فوراً تنبیہ کرئے گی کہ لفظوں کی یہ صورت ٹھیک نہیں ہے۔ جیسے پہلے "اُن سے "اور "اس نے " کو "اُنسے "اور "اُسنے " لکھا جاتا تھا۔ موجودہ صورت میں اگر ان الفاظ کو اس طرح لکھا جائے تو یہ الفاظ محل نظر معلوم ہوں گے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرکبات کی ایک صورت ایسی بھی ہے۔ جس کا تعلق صورت نویسی، صحت اور عدم صحت سے ہے۔ پرانے دور میں لفظوں کو ملا کر لکھا جاتا تھا۔ لیکن آج کے دور میں انجمن ترقی اردو کے بنائے ہوئے قاعدے کے مطابق امکان کی حد تک لفظوں کو الگ الگ لکھنا چاہیے۔ اگر ادب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بات کی جائے تو انھوں نے اس قاعدے کو تسلیم کیا اور برتا بھی۔ اس بات کا اب نتیجہ یہ نکلا کہ مرکبات کے طریقہ تحریر کو بھی اِملا کی بحث میں شامل کر دیا گیا ہے۔

محکمہ پولیس کی زبان سے مرکبات کی چند مثالیں

اہلکار:

کشمیر سے ۱۵۰ اہلکار راولپنڈی لائے گے۔

کشمیر سے ۱۵۰ اہل کار راولپنڈی لائے گے۔

کیلیے:

پرامن جلسے کیلیے سیکورٹی پلان تیار کیا گیا تھا۔

پرامن جلسے کے لیے سیکورٹی پلان تیار کیا گیا تھا۔

ہونگے:

علی اور جابر اپنے دوست کے حق میں دستبردار ہونگے۔

علی اور جابر اپنے دوست کے حق میں دستبردار ہوں گے۔

کیساتھ:

احمد کیساتھ ناانصافی کی گئی تھی۔

احمد کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی۔

غلط الفاظ	درست الفاظ	غلط الفاظ	درست الفاظ
لینگے	لیں گے	کیطرف	کی طرف
عملدرآمد	عمل درآمد	صورتحال	صورت حال
دیکر	دے کر	ہونگی	ہوں گے
دیدی	دے دی	اہلکار	اہل کار

انکی	ان کی	کیطرف	کی کرف
ہونگے	ہوں گے	کرنیوالے	کرنے والے
دیدیا	دے دیا	جسکے	جس کی
انکے	ان کے	کہاہیکہ	کہاہے کہ
کرینگے	کرے گا	پڑیگا	پڑے گا
جبکہ	جب کہ	جائیگی	جائے گا

کوڈمکسنگ:

ایک ایسا عمل جس میں ایک زبان کے کسی فقرے کی آدائیگی میں کسی دوسری زبان کا ایک لفظ یا ایک حصہ استعمال میں لانا کوڈمکسنگ کہلاتا ہے۔

Code-mixing is the mixing of two or more languages or language varieties in speech.

پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں پر انگریزی زبان کے اثرات کی وجہ سے بے شمار انگریزی زبان کے الفاظ مثلاً جج، الیکشن، چیئرمین، انسپکٹر، میڈم، ٹینک، وارڈ، ڈاکٹر وغیرہ ہماری روز مرہ ندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔اردو زبان میں انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔کچھ ماہرین کا ان الفاظ کے بارے میں کچھ یوں کہنا ہے کہ انگریزی زبان کے وہ الفاظ جو اردو زبان میں شامل ہو چکے ہیں۔ وہ اب اردو زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔اس لیے اردو زبان بولنے والوں کی مرضی ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اب ان کا استعمال اردو میں عام ہو چکا ہے اس لیے ان کا تلفظ اور جمع اردو رائج طریقہ کے مطابق بنائیں نہ کہ

انگریزی طریقہ پر عمل کیا جائے۔ انگریزی الفاظ کے اردو میں شامل ہونے کے حوالے سے شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں کہ

> " جہاں اردو زبان پر مقامی الفاظ کا اثر ہوا، وہاں ذرائع ابلاغ کی بدولت اور ایک گلوبل کلچر کی پذیرائی کے نتیجے میں انگریزی زبان بھی اردو میں در آئی۔ یہاں تک کہ آپ اگر گرامر استعمال کرتے ہوئے سارا فقرہ بھی انگریزی میں کہہ ڈالیں تو عام لوگ اس کو نہ صرف سمجھ جاتے ہیں۔ بلکہ اس کا جواب بھی اسی سے ملتے جلتے انداز میں دیتے ہیں گو کہ ان الفاظ کے بھرپور اردو مترادفات بھی موجود ہوتے ہیں اور ایسا کرنے والے عموماً اپنے آپ کو سماجی سطح پر تھوڑا بلند خیال کرتے ہیں یا بلند ثابت کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔"٦

تھانے کے دستاویزات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ:

اردو تلفظ	**انگریزی**	**مستعمل معنی**
آرڈر	Order	حکم دینا
بریفنگ	Briefing	ہدایت/وضاحت
شیڈول	Schedule	اوقات کار/جدول
ٹرینگ	training	تربیت
انسپکٹر ایکسائز	Inspector excise	انسپکٹر آبکاری
پولیس ڈیپارٹمنٹ	Police Department	محکمہ پولیس
ڈائریکٹر آف پولیس	Director of police	ناظم اعلیٰ پولیس
الرٹ	Alert	محتاط
لیڈ	Led	سبقت

میرٹ	Merit	معیار
ماسٹر پلان	Masterplan	بنیادی منصوبہ
کریک ڈاون	Crackdown	شدید/سخت کاروائی
کیسز	Cases	مقدمے/صورت حال
پیکج	Package	مراعات
نوٹسز	Notices	اشتہارات

انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال معمول کی بات ہے۔ لیکن انگریزی زبان کے الفاظ کی جمع بنانے کا طریقہ بھی انگریزی کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ غلط ہے ماہرین کی رائے ہے کہ چوں کہ انگریزی زبان کے الفاظ اب اردو میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب وہ اس زبان کا حصہ ہیں اس لیے ان کی جمع بھی اردو کے قواعد کے مطابق بنائی جائے۔ انگریزی الفاظ کی جمع بنانے کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

انگریزی الفاظ	غلط جمع	درست جمع
کمشنر	کمشنرز	کمشنروں
فورس	فورسز	فورسوں
بم	بمز	بموں
ایجنسی	ایجنسیز	ایجنسیوں
بارڈر	بارڈرز	بارڈروں
کلیشنی کوف	کلیشنی کوفز	کلیشنی کوفوں

رموزِاو قاف:

محکمہ پولیس کی تحریریں جن میں ایف آئی آرزاور دوسرے دستاویزات شامل ہیں،ان کو درست انداز میں سمجھنے اوران کی تحریروں کے اصل مفہوم تک رسائی کے لیے رموزواو قاف کا صحیح استعمال ضروری ہے۔ کسی بھی تحریر کے صحیح مطالب کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ قاری یہ جان جائے کہ لکھی گئی عبارت کو کیسے پڑھنا ہے اور جملوں کو کس طرح ادا کرنا ہے۔

رموزِاو قاف کے حوالے سے رشید حسن خان لکھتے ہیں کہ

> ''او قاف ان علامتوں کو کہتے ہیں جن کی مدد سے جملے کو اور جملے کے ٹکڑوں کو صحیح طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ان کا استعمال اسی لیے بھی ضروری ہے کہ ،اعراب کی طرح یہ بھی اِملا میں شامل ہیں۔ جس طرح اعراب کی مدد سے لفظ کو صحت کے ساتھ پڑھنے میں مدد ملتی ہے اسی طرح او قاف کی مدد سے جملے اور عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے میں اور اس کے اعضا کے تعین میں پیش قیمت مدد ملتی ہے۔''۷

رموزِواو قاف کے استعمال سے تھانے کی تحریروں میں فائدہ ہو سکتا ہے۔او قاف کے استعمال سے کسی بھی مسئلے کی وضاحت بہتر طریقے سے کی جاسکتی ہے۔ یہ پیچیدہ قانونی تصورات و نظریات کی وضاحت کرنے میں مدد گار ثابت ہوتے ہیں۔ کسی بھی تحریر میں رموزِاو قاف کا استعمال نئے آنے والے وکلا اور قانونی اداروں میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دینے والے افراد کو تحریر کی وضاحت میں آسان بناتے ہیں۔

ب: محکمہ پولیس میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا لسانی جائزہ

اصطلاح کے لیے اردو میں دیگر مترادفات بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسا کہ " مصطلح "اور "متفق علیہ " وغیرہ۔ جہاں تک عربی اور فارسی کی بات ہے تو ان میں آج بھی " مصطلح "کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ فرہنگ آصفہ میں بھی " مصطلح "معنی "اصطلاح ہو جانا"اور "متفق ہو جانا" کے ہیں۔ انگریزی میں اصطلاح کا متبادل "Term"فرانسیسی میں "Terme"اطالوی میں "Termine"یونانی زبان میں "Terman"ہے۔

فرہنگ تلفظ میں اصطلاح کے معنی کوئی ایسا لفظ جو کسی مخصوص مفہوم کے ساتھ اختیار کیا جائے۔

جب کوئی قوم یا کسی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد کسی لفظ کے اس کے موضوع کے علاوہ کوئی نئے معنی ٹھہرا لیتے ہیں۔ تو اسے اصطلاح کہا جاتا ہے۔

بقول ڈاکٹر شوکت سبزواری کے اصطلاح کے معنی کچھ یوں ہیں

> ''اصطلاح کے لفظی معنی ہیں "اتفاق" لیکن عرف عام میں وہ مصطلح یعنی "متفق علیہ" کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ہم اصطلاح اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے کسی خاص علم یا فن میں لغوی سے الگ کوئی مناسب معنی یا عام اور متعدد معنی متعین کر لیے جائیں اور علم و فن کی کتابوں میں وہ لفظ اپنے اس مخصوص معنی میں عام طور سے مستعمل ہو۔''۸

لفظ کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں امتیاز

لفظ کے معنی میں وسعت پائی جاتی ہے۔ معنی کے لیے کئی مترادفات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لفظ ایک ہی معنی کے لیے وضع ہوتے ہے۔ لفظ کا استعمال کبھی عرف عام اور کبھی عرف خاص میں ہوتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ لفظ کے لغوی معنی عرف عام اور اصطلاح عرف خاص ہے۔ جب کسی زبان میں معنی کے لیے ایک لفظ موجود ہو اور اسی معنی کے لیے دوسرا لفظ لایا جائے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس زبان کو اس لفظ کی ضرورت تھی۔ اصطلاح بن جانے کے بعد اس کا لغوی معنی سے رابطہ لازم نہیں ہوتا۔ اس کے بعد یہ کسی دوسری زبان کا بدل بن جاتی ہے۔ اس کے بعد اصطلاحی مفہوم اور لغوی مفہوم میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

سید عابد علی عابد اصطلاح کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

> ''اصطلاحات کا تعلق علم معانی سے ہے کہ اصطلاح میں بھی دلالت ہمیشہ وضعی ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ ایک لفظ کے عام معانی اور ہوتے ہیں اور اصطلاحی معنی اور لیکن دونوں صورتوں میں دلالت کی صورت وضعی ہی قائم رہتی ہے۔ مثال کے طور پر اردو محاورے میں فکر، تشویش اور غور و فکر کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن نفسیات کی اصطلاح میں یہ عمل ذہنی ہے۔ جس سے کام لے کر ہم مقدمات کو ترتیب دیتے ہیں اور نتائج کا استنباط کرتے ہیں۔''۹

اصطلاح بن جانے کے بعد لفظ کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔اب متعلقہ علم میں اس کا استعمال انہی معنوں میں ہو گا۔اس علم میں اس کے لیے دو سرا معنی نہیں لینا چاہیے۔ جیسے لفظ درخت بول کر پتھر مراد نہ لینا۔

محکمہ پولیس کی اصطلاحات کا لسانی جائزہ۔

اقدامِ قتلِ عمد:

"اقدامِ قتلِ عمد "ایک باضابطہ قانونی اصطلاح ہے جو کسی فرد کی طرف سے جان بوجھ کر قتل کرنے کی ناکام کوشش کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ عربی اور فارسی زبان سے مل کر بنی ہے۔اقدام (ع) یہ لفظ "قدم "سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی کام کو انجام دینے کی کوشش کرنا یا اس کی شروعات کرنا قتل (ع) اس کا مطلب ہے جان بوجھ کر کسی کی جان لینا۔ یہ فوجداری قانون میں سب سے سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ عمد (ع) اس کا مطلب ہے جان بوجھ کر، ارادے کے ساتھ، یا نیت کے تحت کیا گیا عمل۔ قانونی طور پر، "قتلِ عمد "ایسا قتل ہوتا ہے جو مکمل ارادے اور نیت کے ساتھ انجام دیا جائے، یعنی یہ غیر ارادی یا حادثاتی قتل کے برعکس ہوتا ہے۔
اقدامِ قتلِ عمد "اس جرم کو ظاہر کرتا ہے جس میں کسی شخص نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی کوشش کی ہو، لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا ہو۔ یہ اصطلاح فوجداری قانون میں قتل کی نیت سے کی گئی ناکام کوشش کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس پر عموماً قتلِ عمد کے مقابلے میں کم سزا دی جاتی ہے۔

پیادہ محاصل:

"پیادہ محاصل "ایک باضابطہ مالیاتی اور عدالتی اصطلاح ہے جو فارسی اور عربی زبان کے الفاظ پر مشتمل ہے اور عمومی طور پر محصولات (ٹیکس)، مالیات، اور سرکاری ریونیو کے قوانین میں استعمال ہوتی ہے۔ پیادہ (ف) اس کا مطلب ہے چلنے والا، بغیر کسی اضافی سہارے کے، براہِ راست یا بغیر کسی خاص تبدیلی کے نافذ ہونے والا۔ مالیاتی اور قانونی سیاق و سباق میں، "پیادہ "کسی چیز کے بلا رکاوٹ یا بلا تبدیلی نافذ ہونے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ محاصل (ع) یہ لفظ "حاصل "سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے حاصل ہونے والی چیزیں، آمدنی، یا سرکاری طور پر وصول کیے جانے والے محصولات (ٹیکسز)۔ قانونی اصطلاح کے طور پر، "محاصل "وہ مالیاتی ذرائع ہوتے ہیں جو حکومت یا کسی سرکاری ادارے کو مختلف مدوں میں وصول ہوتے ہیں، جیسے ٹیکس، محصول، یا دیگر سرکاری واجبات۔

عمومی زبان میں اس کے لیے "براہِ راست نافذ شدہ ٹیکس "یا "بلا رکاوٹ وصول کیے جانے والے محصولات "جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی اور مالیاتی دستاویزات میں "پیادہ محاصل "ہی مستعمل رہتا ہے۔

خبطی:

خبطی ایک عربی اصطلاح ہے۔"خبط "(ع۔خَبْط)کا مطلب ہے الجھاؤ، بے ترتیبی، یا گڑبڑ۔"خبطی "اسی مادہ سے نکلاہے اور اس کا مطلب ہے ایسا شخص جو الجھن یا ذہنی بے ترتیبی کا شکار ہو۔

نفسیاتی دائرے میں "خبطی "ایسے شخص کے لیے بولا جا سکتا ہے جو کسی ذہنی بیماری، جیسے وہم، اضطراب کا شکار ہو۔ بعض اوقات، ذہنی مریضوں کو غیر سائنسی اور غیر حساس انداز میں "خبطی" کہہ دیا جاتا ہے، جو درست رویہ نہیں ہے۔ بعض ادبی متون میں "خبطی" کو ایسے کرداروں کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو سماجی طور پر غیر روایتی رویے رکھتے ہوں۔

عمومی بول چال میں اس کے "پاگل" "سنکی""عجیب و غریب آدمی""غیر متوازن شخص"ایسے الفاظ اور جملے استعمال کیے جاتے ہیں۔

تاریخِ ارجاع:

تاریخِ ارجاع ایک عربی سے ماخوذ اصطلاح ہے جو عمومی طور پر عدالتی، دفتری، اور قانونی معاملات میں استعمال ہوتی ہے۔تاریخ (عربی)کا مطلب ہے وقت یا مخصوص دن و مہینہ۔"ارجاع "(عربی: إرجاع)کا مطلب ہے واپس بھیجنا، حوالہ دینا، یا کسی اور کے سپرد کرنا" تاریخِ ارجاع"کا مطلب ہے وہ مخصوص تاریخ جب کوئی معاملہ، مقدمہ، یا دستاویز کسی دوسرے ادارے یا افسر کو بھیجی گئی ہو۔اس اصطلاح کا تعلق کسی مقدمے، درخواست، یا سرکاری دستاویز کے کسی دوسرے محکمے، افسر، یا اتھارٹی کو بھیجے جانے کی تاریخ سے ہوتا ہے۔

جب کسی رپورٹ، یادداشت، یا کسی مسئلے کو متعلقہ محکمہ یا فرد کے سپرد کیا جاتا ہے، تو اس موقع پر "تاریخِ ارجاع" درج کی جاتی ہے تاکہ بعد میں اس کا ریکارڈ موجود رہے۔ عام زبان میں میں اسے "منتقلی کی تاریخ""حوالہ کیے جانے کی تاریخ""فائل آگے بھیجنے کی تاریخ"لیکن قانونی، عدالتی، اور دفتری زبان میں "تاریخِ ارجاع "ہی مستعمل رہتا ہے۔

تدارکِ خفیف:

تدارکِ خفیف ایک قانونی اصطلاح ہے جو عربی زبان سے ماخوذ ہے اور عمومی طور پر قانونی معاملات، اصلاحی اقدامات، اور معمولی نوعیت کی خرابیوں کے ازالے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو الفاظ سے مل کر بنی ہے۔تدارک (ع) یہ لفظ "درک " سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی غلطی یا کمی کو پورا کرنا، اصلاح کرنا، یا ازالہ کرنا۔ قانونی اصطلاح کے طور پر، "تدارک " کسی مسئلے کے حل یا نقصان کی تلافی کو ظاہر کرتا ہے۔خفیف (ع)اس کا مطلب ہے ہلکا، معمولی، کم شدت والا، یا ایسا جو زیادہ سنگین نہ ہو۔اردو میں "خفیف " کا مطلب ایسی چیز ہوتی ہے جو زیادہ نقصان دہ یا پریشان کن نہ ہو، بلکہ کم اہمیت یا شدت کی حامل ہو۔

" تدارکِ خفیف " کسی ایسی قانونی یا انتظامی کوتاہی، غلطی، یا نقصان کے ہلکے درجے کے ازالے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جو معمولی نوعیت کا ہو اور جس کا حل سادہ اور فوری ممکن ہو۔

استحقاقِ نالش:

"استحقاقِ نالش "ایک باضابطہ قانونی اصطلاح ہے جو عربی اور فارسی زبانوں کے الفاظ سے مل کر بنی ہے اور عمومی طور پر عدالتی کارروائی، مقدمات، اور قانونی دعوؤں کے تناظر میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو الفاظ پر مشتمل ہے۔استحقاق (عربی) یہ لفظ "حق " سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی چیز کا حق دار ہونا یا کسی قانونی دعوے کا جواز رکھنا۔ قانونی اصطلاح کے طور پر "استحقاق "اس حق کو ظاہر کرتا ہے جس کی بنیاد پر کوئی فرد یا فریق عدالت میں دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔نالش (فارسی) یہ لفظ عدالتی دعوے یا قانونی چارہ جوئی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔اردو میں "نالش "کا مطلب کسی معاملے پر قانونی کارروائی کا آغاز کرنا یا عدالت میں دعویٰ دائر کرنا ہے۔

استحقاقِ نالش اس قانونی حق کو ظاہر کرتا ہے جو کسی فرد یا فریق کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ عدالت میں مقدمہ دائر کر سکے۔ یعنی اگر کسی شخص کو قانونی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی معاملے پر عدالت میں درخواست دائر کرے، تو اسے "استحقاقِ نالش "کہا جائے گا۔عام زبان میں اس کے لیے "مقدمہ دائر کرنے کا قانونی حق "یا "عدالت سے رجوع کرنے کی اہلیت "جیسے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، لیکن قانونی اور عدالتی متون میں "استحقاقِ نالش "ہی مستعمل رہتا ہے۔

ابرائے ذمہ:

ایک عدالتی اصطلاح ہے جو عربی زبان کے الفاظ "ابرأ "(یعنی بری کرنا، ذمہ سے فارغ کرنا) اور "ذمہ "(یعنی ذمہ داری، قرض یا عہد) پر مشتمل ہے۔ اس اصطلاح کا مطلب قانونی طور پر کسی فرد کو کسی مالی یا قانونی ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دینا ہے۔ لسانی طور پر دیکھا جائے تو "ابرأ "عربی فعل ہے، جو بخشش، معافی یا دستبرداری کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے، جبکہ "ذمہ "بھی عربی الاصل اسم ہے جو عہد، ذمہ داری یا مالی واجبات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو میں یہ اصطلاح اپنی اصل عربی ساخت کے ساتھ برقرار رہی ہے اور زیادہ تر قانونی اور مالی معاملات میں استعمال ہوتی ہے، خاص طور پر اس وقت جب کسی شخص کو کسی قرض، دعوے یا قانونی ذمہ داری سے باضابطہ طور پر آزاد کیا جاتا ہے۔

یہ اصطلاح عمومی سماجی زبان میں کم استعمال ہوتی ہے، جہاں اس کے مترادفات جیسے "ذمہ داری سے سبکدوشی "یا "قرض کی معافی "زیادہ عام فہم سمجھے جاسکتے ہیں۔ تاہم، قانونی دستاویزات اور عدالتی کارروائیوں میں "ابرائے ذمہ "ایک مخصوص اور رسمی مفہوم رکھتی ہے، جو قانونی قطعیت اور وضاحت کے لیے ناگزیر ہے۔

اجارہ نامہ:

ایک اہم قانونی اصطلاح ہے جو عربی اور فارسی کے امتزاج سے بنی ہے۔ یہ دو الفاظ پر مشتمل ہے "اجارہ " (عربی) اور "نامہ "(فارسی)۔

"اجارہ "عربی زبان کا لفظ ہے، جو کرایہ داری یا کسی چیز کو مخصوص مدت کے لیے معاوضے پر دینے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ فقہ اسلامی میں بھی "اجارہ "ایک معروف اصطلاح ہے، جو کسی شے یا خدمت کو مخصوص شرائط پر کسی دوسرے کے حوالے کرنے کے قانونی معاہدے کو ظاہر کرتی ہے۔

"نامہ "فارسی زبان کا لاحقہ ہے، جو کسی تحریری دستاویز یا معاہدے کی نشاندہی کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے پاسپورٹ نامہ، پروانہ نامہ وغیرہ۔

لسانی تجزیہ کیا جائے تو "اجارہ نامہ "اردو میں مستعمل ان قانونی اصطلاحات میں سے ایک ہے جو عربی اور فارسی زبانوں کے امتزاج سے بنی ہیں۔ اردو زبان میں اس کا استعمال عمومی طور پر کرایہ داری کے معاہدے کے لیے کیا جاتا ہے، خاص طور پر جائیداد، مکان یا کسی تجارتی جگہ کے کرایے سے متعلق قانونی دستاویز کے طور پر۔

تحریص:

تحریص "ایک عربی قانون کی اصطلاح ہے، (عربی: تحریص) کامصدر "حرّض، تحریضاً" سے نکلاہے، جس کا مطلب ہے اکسانا، بھڑکانا، یا کسی کام پر ابھارنا۔، جو کسی فرد کو کسی کام پر آمادہ کرنے، اکسانے یا ترغیب دینے کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔اس کا مفہوم سیاق وسباق کے مطابق مثبت یا منفی ہو سکتا ہے۔ قانونی اور فقہی لحاظ سے، یہ اصطلاح اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ بعض صورتوں میں کسی کو جرم پر اکسانا بھی ایک قانونی جرم ہو سکتا ہے۔

قانونی اصطلاح میں، "تحریص" اکثر کسی جرم پر اکسانے کے مفہوم میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص کسی کو جرم کرنے پر آمادہ کرے تو اسے "تحریض جرم " کہا جاسکتا ہے، جو بعض قوانین میں سزا کے قابل جرم ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسلامی فقہ میں، "تحریص" عام طور پر مثبت یا منفی دونوں سیاق وسباق میں استعمال ہوتی ہے۔اگر کسی کو نیکی کی طرف مائل کیا جائے، تو یہ "تحریص علی الخیر" (نیکی کی ترغیب) کہلائے گی۔اسی طرح، اگر کسی کو برائی پر ابھارا جائے تو یہ "تحریص علی الشر" (برائی پر اکسانا) کہلائے گی، جو گناہ تصور کیا جاتا ہے۔

تخفیف:

تخفیف "ایک عربی زبان کی اصطلاح ہے، جس کا بنیادی مفہوم کمی کرنا، بوجھ ہلکا کرنا، یا شدت کم کرنا ہے تخفیف "کا مادہ "خ ف ف "(خفّ) ہے، جس کا مطلب ہے ہلکا کرنا، کم کرنا، یا کسی چیز کا وزن گھٹانا۔اردو میں، "تخفیف" کا مطلب ہے کسی چیز میں کمی یا نرمی لانا، خاص طور پر کسی سخت یا زیادہ مقدار میں موجود چیز کو کم کرنا۔" تخفیف" کسی سختی، بوجھ، سزا، قیمت، یا مقدار میں کمی کے عمل کو کہتے ہیں۔ قانونی معاملات میں "تخفیف" عام طور پر سزا یا جرمانے میں کمی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔اگر کسی مجرم کو کچھ مخصوص وجوہات کی بنا پر کم سزا دی جائے تو اسے "تخفیفِ سزا" کہا جاتا ہے۔

عام زبان میں اس کے لیے "کمی" "رعایت" "نرمی" "ہلکا کرنا" "کم کرنا" ان میں سے کوئی بھی لفظ "تخفیف" کے مترادف کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔

بیلف :

بیلف (Bailiff) ایک قانونی اصطلاح ہے۔ **بیلف (Bailiff)** میں دو صوتی اجزاء پائے جاتے ہیں "بے" اور "لف"۔اس میں لاحقہ "iff" پایا جاتا ہے۔اس کا واحد "بیلف" اور جمع "بیلفز" ہوتا ہے۔لفظ

"بیلف" انگریزی زبان میں فرانسیسی زبان کے لفظ baillif سے آیا ہے، جو خود لاطینی bajulus (یعنی "نگہبان" یا "منتظم") سے ماخوذ ہے۔ بیلف وہ شخص ہوتا تھا جو بادشاہ، جاگیر دار، یا عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانونی امور کو نافذ کرتا تھا۔ بیلف کے مفہوم میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی آئی ہے، لیکن بنیادی تصور ہمیشہ "قانونی نفاذ" یا "عدالتی افسر" سے جڑا رہا ہے۔

اِستِصلاح:

اِستِصلاح ایک عربی اصطلاح ہے جس کا مادہ **ص، ل، ح** سے مشتق ہے، جس کا بنیادی مطلب "بھلائی" یا "اصلاح" ہے۔ جو اسلامی فقہ اور اصولِ فقہ میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کا بنیادی مفہوم "بھلائی کی جستجو" یا "مصلحت کا لحاظ" ہے جو "بھلائی اور مصلحت کے تحت اجتہاد" کے تصور کو بیان کرتی ہے۔ اس کا ماخذ عربی زبان سے ہے، اور اس کا استعمال اسلامی فقہ میں ایک مخصوص اصول کے طور پر ہوتا ہے، جہاں کسی نئے مسئلے کے حل کے لیے "عوامی فلاح" کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔

روبکار:

"روبکار" ایک قانونی اصطلاح ہے۔ جو فارسی زبان کے دو الفاظ سے مل کر بنی ہے۔ "روب" بمعنی طرف، سمت، جانب "کار" بمعنی کام، عمل۔ اس ترکیب کا لغوی مطلب "کام کی طرف بھیجی جانے والی چیز" یا "سرکاری حکم نامہ" بنتا ہے۔ تاریخی طور پر، یہ سرکاری یا عدالتی احکامات کے تحریری صورت میں جاری ہونے کے مفہوم میں آیا ہے۔

عدالتی طریقہ کار میں کسی شخص، افسر، یا ادارے کو عدالتی احکامات پہنچانے کے لیے جاری کردہ دستاویز۔ یہ اصطلاح اردو میں عدالتوں اور دفتری نظام میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کا مفہوم کسی تحریری حکم، سرکاری نوٹیفکیشن یا عدالتی احکامات سے جڑا ہوا ہے، جو کسی خاص ہدایت کی تعمیل کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ عام زبان میں اس کے مترادفات حکم نامہ، عدالتی فرمان، سرکاری نوٹیفکیشن ہیں۔

قلندرہ:

"قلندرہ"ایک فارسی اصطلاح ہے۔ یہ لفظ فارسی کے لفظ **"قلندر "** سے ماخوذ ہے، جس کا لغوی مطلب **"فقیر، درویش،"** ہے، لیکن قانونی اصطلاح کے طور پر اس کا مفہوم مختلف ہے۔اردو میں **"قلندرہ"** عمومی طور پر درج ذیل دو معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

1. **صوفیانہ وروحانی مفہوم** :ایک ایسادرویش یا فقیر جو دنیاوی وابستگیوں سے آزاد ہو۔
2. **قانونی وعدالتی مفہوم** :ایک قانونی رپورٹ یاچالان، جو پولیس کسی معمولی جرم یا خلاف ورزی کی صورت میں عدالت میں پیش کرتی ہے۔

قانونی اصطلاح کے طور پر، **"قلندرہ"** زیادہ تر فوجداری قوانین کے تحت معمولی جرائم کی ابتدائی رپورٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے، خاص طور پر ضابطہ فوجداری ۱۰۷، ۱۵۱، ۱۰۹ و**غیرہ** کے تحت۔ جو عمومی طور پر قانونی اور عدالتی نظام میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر پولیس، مجسٹریٹ اور عدالتی کاروائیوں میں ایک مخصوص قانونی دستاویز یا رپورٹ کے لیے مستعمل ہے، جو عام طور پر کسی خلاف ورزی یا جرم کی ابتدائی تفصیلات درج کرنے کے لیے تیار کی جاتی ہے۔اس کے لیے مترادف الفاظ پولیس رپورٹ، ابتدائی چالان، عدالتی دستاویز استعمال ہوتی ہیں۔

مالِ مسروقہ:

"مالِ مسروقہ "ایک قانونی اصطلاح ہے۔ یہ **عربی** زبان کے دو الفاظ پر مشتمل ہے یعنی "مال " بمعنی دولت، ملکیت، جائیداد **"مسروقہ "** سَرَقَ " چوری کرنا، یعنی چوری شدہ۔ لغوی طور پر "مالِ مسروقہ "کا مطلب ہے "چوری شدہ مال" یا" وہ جائیداد جو غیر قانونی طریقے سے لی گئی ہو"۔

عام بول چال میں اس کے لیے مترادفات الفاظ چوری شدہ اشیاء، لوٹاہوامال، غیر قانونی ملکیت استعمال ہوتے ہیں یہ اصطلاح خاص طور پر فوجداری قانون اور عدالتی کاروائیوں میں مستعمل ہے اور اس کا تعلق چوری، ڈکیتی، یا کسی غیر قانونی طریقے سے حاصل شدہ اشیاء سے ہوتا ہے۔ قانون میں "مالِ مسروقہ "کو بطور ثبوت عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے تاکہ جرم ثابت کیا جاسکے۔

تعزیرات:

یہ اصطلاح **عربی** زبان سے ماخوذ ہے اور اس کا بنیادی لفظ **"تعزیر "** ہے، جس کے درج ذیل مفہوم ہو سکتے ہیں، مدد دینا، توقیر کرنا، سزا دینا، تنبیہ کرنا، اصلاح کرنا۔ عدالتی نظام میں **"تعزیر "** کا مطلب "ایسی سزا ہے جو قاضی یا حکمران کی صوابدید پر منحصر ہو"۔ چنانچہ **"تعزیرات "** اس کی جمع ہے، جس کا مطلب "سزاؤں کا مجموعہ" بنتا ہے۔

اسلامی قانون میں "تعزیر" وہ سزا ہے جو حدود کے علاوہ کسی جرم کے ارتکاب پر قاضی یا حکمران کی صوابدید پر دی جاتی ہے۔ مروجہ عدالتی نظام کے جدید فوجداری قوانین میں "تعزیرات" کا مطلب وہ تمام قوانین اور ضابطے ہیں جو جرائم کی اقسام اور ان کی سزاؤں کو بیان کرتے ہیں۔

مرگِ مفاجات:

"مرگِ مفاجات" ایک ادبی، مذہبی اور عدالتی اصطلاح ہے۔ جو فارسی اور عربی کے الفاظ سے مل کر بنی ہے۔ **"مرگ "** فارسی بمعنی موت، وفات **"مفاجات "** عربی: مفاجأۃ، بمعنی اچانک، غیر متوقع، ناگہانی۔ لغوی معنی: **"مرگِ مفاجات "** کا مطلب ہے "اچانک موت" یا "غیر متوقع وفات"۔

اس کے لیے عمومی زبان میں مترادف الفاظ جیسے ناگہانی موت، اچانک وفات، بے خبری میں موت استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ اصطلاح شاعری، نثر، اور مذہبی کتب میں بھی کثرت سے ملتی ہے۔

حوالہ جات:

۱- محمد عطاءاللہ خان، قانونی دستاویز نویسی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۹۱، ص ۳۱

۲-ایضاً، ص ۳۱

۳-رشید حسن خان، اردو اِملا، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸، ص ۲۹

۴-رشید حسن خان، اردو املا، عبارت کیسے لکھیں؟ مکتبہ پیام تعلیم جامعہ نگر نئی دہلی، ۱۹۹۴ ص ۱۳

۵-ابو محمد سحر، اردو املا اور اس کی اصلاح، مکتبہ بھوپال، جامعہ دہلی، ۱۹۸۲، ص ۸۷

۶۔https:/www.tameernews.com/urdu,10/06/2024,9:00 am

۷-رشید حسن خان، اردو املا، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۷، ص ۵۴۹

۸-شوکت سبز واری، ڈاکٹر، علمی اصطلاحات کے اردو ترجمے (لسانی اصطلاح کی روشنی میں) ماہ نور، کراچی، شمارہ خاص، مارچ ۱۹۶۳، ص ۴۴، مشمولہ، اردو لسانیات، کراچی (۱۹۶۶) ص ۱۷۹

۹-سید عابد علی عابد، اصول انتقاد ادبیات، لاہور، ۱۹۶۹، ص ۱۹۰

باب چہارم:

مروجہ عدالتی زبان درپیش مسائل و تجاویز

الف۔ عدالتی اردو کا نفاذ (درخواستیں، عدالتی فیصلے اور اقدامات)

اس تحقیق کا دائرہ کار صرف اردو بطور عدالتی زبان تک محدود ہے۔ زبان کا مسئلہ تو پاکستان کی آزادی سے پہلے کا چلا آرہا ہے اور ابھی بھی اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اس کے مسائل کو حل نہیں کیا جا سکا چونکہ عدالتی زبان کا تعلق براہ راست سماج کے ساتھ ہے۔ پاکستان میں اردو کے نفاذ کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے جو آئین پاکستان کی رو سے درست ہے اور حکومت پاکستان کی ذمہ داری تھی کہ اس پر مکمل عمل درآمد کروایا جاتا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو آج تمام کے تمام عدالتی مراسلے، عدالتی فیصلے اردو میں لکھے جانے تھے۔ جس کا فائدہ یہ ہوتا کہ ہر پاکستانی عدالتی فیصلوں اور قانون سازی کے حوالے سے ہونے والے اقدامات اور حکومتی احکامات سے بخوبی آگاہ ہوتا۔

اردو زبان کے نفاذ کے حوالے سے دی جانے والی درخواستوں میں درخواست نمبر ۵۶ جو ۲۰۰۳ میں "محمد کوکب اقبال" کی طرف سے دی گئی اور درخواست نمبر ۱۱۲ جو ۲۰۱۲ میں جناب "سید محمود اختر نقوی" کی طرف سے دی گئی۔ دونوں وکیل صاحبان اپنی اپنی درخواستوں میں ذاتی حیثیت میں پیش ہوئے اور آئین کی شق نمبر ۲۵۱ کے نفاذ کی استدعا کی۔ ان دونوں درخواستوں کی استدعا یکساں تھی۔ اس لیے دونوں کی ساعت بھی یکجا کی گئی۔ درخواست گزار "محمد کوکب اقبال" نے عدالت کو ریاست کی نااہلی اور سستی سے آگاہ کرتے ہوئے جج صاحبان کے سامنے اس نقطہ کو بھی اٹھایا کہ معاشرے میں آئین کی شق نمبر ۲۵۱ کے عدم نفاذ کی وجہ سے لسانی تفریق پیدا ہوئی ہے۔ عدالت کے سامنے اس بات کو واضح کیا کہ پاکستان کے آئین کی شق کو منظوری کے ۱۵ سال کے اندر اندر نافذ کیا جانا چاہیے۔ لیکن ایسا نہ ہوا انھوں نے عدالت کو بتایا کہ ۱۹۸۸ میں اس کی معیاد پوری ہو چکی ہے اور آج ۲۷ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس کا نفاذ نہ ہو سکا۔ دوسرے درخواست گزار کی استدعا بھی یہی تھی اس لیے انھوں نے بھی ان کی بحث کی تائید کی۔

ان درخواستوں پر فیصلہ کے لیے "جسٹس جواد ایس خواجہ" کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے ان درخواستوں کو سنا اور ۱۲ صفحات پر مشتمل تاریخی فیصلہ قلم بند کیا اور حکومت کو اس پر عمل درآمد کے لیے احکامات جاری کیے کہ وہ اردو زبان کے نفاذ اور فروغ کے لیے اپنی آئینی و قانونی زمہ داریاں پوری کریں۔

آئین کی شق نمبر ۲۵۱ اور معاشرے کی ضرورت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے "جسٹس جواد ایس خواجہ" نے یہ فیصلہ اردو میں تحریر کیا فیصلے میں پاکستان میں اردو کے نفاذ اور انگریزی کے بڑتے رحجان کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی رائے دی اور تاریخی فیصلہ سنایا گیا اس فیصلے میں انگریزی زبان کے حوالے کہا گیا کہ ''عدالتی کاروائی کی سماعت میں اکثر یہ احساس شدت سے ہوتا ہے کہ کئی دہائیوں کی محنت شاقہ اور کئی نوانسلوں کی کاوشوں کے باوجود آج بھی انگریزی ہمارے ہاں بہت ہی کم لوگوں کی زبان ہے اور اکثر فاضل وکلا اور جج صاحبان بھی اس میں اتنی مہارت نہیں رکھتے جتنی کہ درکار ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آئین اور قانون کے نسبتا سادہ نکتے بھی انتہائی پیچیدہ اور نا قابل فہم معلوم ہوتے ہیں۔

اردو زبان کے نفاذ کے احکامات جاری ہونے کے بعد ملک کی دو اہم شخصیات نے اس بات کا کھل کر اقرار کیا کہ اس وقت کی حکومت عدالت کے فیصلے کو سنجیدگی کے ساتھ نہیں دیکھ رہی اور اردو کے نفاذ کے حوالے سے اقدامات نہیں کیے جا رہے۔

جن میں جوڈیشل ایکٹوازم پینل کے سربراہ اظہر صدیق نے فیصلہ سناتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ایک فیصلہ حامد میر بنام وفاق ۲۰۱۳ میں بھی اس بات کو اجاگر کیا گیا۔ کہ اردو کے نفاذ اور ترقی کے لیے حکومت کے اقدامات سنجیدہ ہیں ۔ انہوں نے عدالتی کاروائیوں کا حوالہ دیتے ہیں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی کہ انگریزی کی وجہ سے عوام کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو مشکلات وکیل، جج صاحبان اور عام آدمی کو انگریزی میں کم مہارت کی وجہ سے پیش آتی ہیں۔

یہ بات افسوس کے ساتھ کہنا پڑتی ہے۔ کہ اگر اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی سپریم کورٹ اپنے نفاذ اردو کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں کرا سکی تو پھر وہ دیگر فیصلوں پر عمل درآمد کیسے کرا سکے گی۔

یہ ملک پاکستان عوام کی کاوشوں کی وجہ سے وجود میں آیا ہے۔ اس لیے اداروں کو چاہیے کہ عوام کی پسند اور آسانی کے لیے اقدامات کرے۔ یہ ملک عوام کی بھلائی کے لیے بنا ہے اس لیے عوام میں مقبول زبان کو ہی رائج ہونا چاہیے ۔ اور دفتری اور عدالتی زبان اردو ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ہونے والے

مقابلے کے امتحانات کو بھی اردو زبان میں ہونا چاہیے۔ تاکہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے اور عوام کو ذہنی غلامی سے آزادی دلائی جا سکے۔

پاکستان میں اردو زبان کے نفاذ میں ایک بڑی رکاوٹ پاکستان کی بیورو کریسی ہے۔ جو اپنے اوپر مسلت کیے گئے لارڈ میکالے کے فیصلے کی پیروی کرتے دیکھائی دیتے ہیں۔ جس نے ایک ایسے طبقے کے وجود کی بات کی کہ جو صرف خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو اور فکر اخلاق اور فہم و فراست سے انگریز ہو۔ اور وہ اس میں کامیاب ہوئے اور آج 77 سال گزرنے کے باوجود بھی ہمارے ملک کی اعلیٰ قیادت ان کی پیروی کرتی دیکھائی دیتی ہے۔

اردو کے نفاذ کے لیے حکومت پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی رہی ہیں۔ جیسا کہ عوام کے استعمال میں آنے والے عدالتی فارموں کو اردو میں شائع کیا جائے اور جو فارم اور قواعد و ضوابط اردو میں ترجمہ کر دیئے گئے ہیں ان کو فوری طبع کیا جائے۔ اس کے علاوہ انگریزی ٹائپ مشینوں کو اردو ٹائپ مشینوں میں تبدیل کرنے کا حکم بھی متعدد بار دیا جا چکا ہے۔ مجلس زبان دفتری میں اصطلاحات سازی کے حوالے سے جو کام کیا گیا۔ سید قاسم محمود اس حوالے سے اپنی خدمات کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

> ''ہمیں اردو کے لیے اپنا کام کرتے رہنا چاہیے۔ نفاذ کی منزل کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی نسل کے عہد میں یقیناً پوری ہو گی۔ انھوں نے شرکا کو "کارخانہ دفتری اردو کے مزدور قرار دیتے ہوئے کہا کہ یقینا کبھی نہ کبھی اس کارخانے کے "سیٹھ" یہ مطالبہ ضرور پورا کریں گئے۔''[۱]

اردو زبان کے نفاذ سے نہ صرف قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا بلکہ عوام کو بھی اپنی قومی زبان میں تعلیم، عدالتی امور اور سرکاری معاملات میں سہولت میسر آئے گی۔ اردو ہماری شناخت، ثقافت اور تاریخ کی علامت ہے، اور آئین پاکستان بھی اس کے نفاذ پر زور دیتا ہے۔ تاہم، اس کے مؤثر نفاذ کے لیے تعلیمی نظام، سرکاری دستاویزات، اور عدالتی کاروائیوں کو اردو میں منتقل کرنا ضروری ہے۔ اگر حکومت اور عوام یکساں طور پر اس پر توجہ دیں تو اردو کو عملی طور پر سرکاری سطح پر نافذ کیا جا سکتا ہے، جس سے عوامی سطح پر فہم و تفہیم میں اضافہ ہو گا اور ترقی کی راہیں مزید ہموار ہوں گی۔

ب۔ مروجہ عدالتی زبان درپیش مسائل و تجاویز

کسی بھی ادارے کی زبان کے مسائل اپنی جگہ لیکن اس کی اہمیت اور حیثیت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا سماج میں موجود افراد کو سمجھ میں نہ آنا اس کے معدوم ہونے کی وجہ بنتا ہے۔ پاکستان میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتی ہے کہ ان زبانوں کی بقا اور تحفظ کے لیے کوئی خاص اقدامات نہ کیے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

عدالتوں میں اردو کی ترویج کے لیے عدالتوں کی طرف سے ہونے والے فیصلے جو اردو میں تحریر کیے جاتے ہیں اہمیت کے حامل ہیں۔ اردو کی اہمیت کو جاننے کے لیے پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں مثلاً عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ اور وفاقی شرعی عدالتوں کے ساتھ دیگر عدالتوں کے فیصلوں کو دیکھنے کے بعد یہ ثابت ہوتا ہے کہ عدالتی کاروائیوں میں پیش آنے والی قانونی الجھنوں کو آسانی کے ساتھ بیان کرنے کے لیے اردو ایک مکمل زبان ہے۔ قانون اور زبان کے حوالے سے ڈاکٹر مارکس گالڈیا اپنی کتاب Legal linguistics میں لکھتے ہیں کہ۔

"The very distinction between Law and language or in the reverse order distinction between Language and law Seems to be rather of stylistic than of substantial nature.Indeed, There is no law without Language and to suppose it Seriously would mean to fall in to one of the numerous metaphysical trap existing both in the legal theory and in the more practically oriented

Legal reasoning. It seems that the conception of law existing independently of legal Language had never been earnestly considered.2"

پاکستان کے تھانوں، عدالتوں اور محکمہ مال کے دستاویزات اردو میں تو لکھے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے لکھنے کے دوران ایسی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں ۔ جن کو سمجھنا ایک نیم خواندہ شخص کے لیے مشکل ہے۔ بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ نئے آنے والے وکلا حضرات کو بھی اس کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑھا ہے۔ اس کے علاوہ عدالت کی عرضیاں اور عدالت کی اپیلیں بھی اردو میں مشکل اصطلات کے ساتھ لکھی جاتی ہیں۔ پاکستان میں موجود بعض عدالتوں، مثلاً عدالت عظمیٰ اور وفاقی شرعی عدالت کے شرعی مرافعہ اجلاسوں کے فیصلوں کو اردو میں تحریر کیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کو تحریر کرتے وقت اگر کوئی انگریزی کی عبارت رقم کی جائے تو اس کا آسان اردو میں ترجمہ کیا جائے تاکہ عوام کو اس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

عدالتی زبان کی تحریر میں استعمال ہونے والے الفاظ کو واضح، پر اثر لیکن سادہ اور مختصر ہونا چاہیے۔ عدالتی تحریروں میں سلاست، اختصار اور وضاحت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب اس زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ سادہ، چھوٹے اور عام فہم ہوں گئے۔ اردو بطور عدالتی زبان درپیش مسائل کچھ یوں ہیں۔

ا۔ قانونی دستاویزات، عدالتی کارروائی، اور فیصلوں میں مشکل فارسی، عربی اور انگریزی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں، جو ان زبانوں سے ناواقف لوگوں کے لیے مشکل بناتی ہیں۔ عدالت کی روزمرہ کی کاروائیوں میں استعمال ہونے والے الفاظ مثلاً مال مسروقہ، انتقاض معاہدہ، متوفی، کھتونی، شفع، تناقض، حضانت، امتناع، منکشف، تعزیری وغیرہ جیسے الفاظ عام طور پر عمومی زبان میں استعمال نہیں ہوتے۔ عدالت کی روزمرہ کی کاروائیوں میں نیم خواندہ افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان میں موجود قدیم اصطلاحات سے نئے آنے والے وکلا اور عدالتی اہلکار ناواقف دیکھائی دیتے ہیں جن کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے میاں اسلم رقم طراز ہیں کہ

> ''اصطلاحات کا مسئلہ اردو کے نفاذ اور ترقی میں رکاوٹ رہا ہے، مختلف اداروں میں اصطلاحات کے ترجمے ہو چکے ہیں۔اب اس رکاوٹ کو اہمت نہیں دینی چاہئے۔ ترجموں کو اپنایا جائے اور ان کو رائج کرنے کی بتدریج کوشش کی جائے''۔۳

قانونی زبان میں موجود قدیم اصطلاحات کے مشکل ہونے کی وجہ سے ان کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے میں اکثر غلطی کی جاتی ہے۔ قانونی زبان کو صاف، جامع، قابل رسائی اور غیر مبہم ہونا چاہیے۔ قدیم اصطلاحات کسی نہ کسی حد تک جدید قانونی ٹیکنالوجی جیسے دستاویزات کی تحریر یا قانونی ڈیٹا بیس کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔ ان قدیم اصطلاحات کا استعمال قانونی نظام کے حوالے سے عوام میں منفی تاثر کی وجہ بنتا ہے۔

۲۔ عدالت اور تھانے کی تحریروں میں اکثر ایسے ذو معنی الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جیسے پروانہ، عرض، مہر وغیرہ جو ابہام کی وجہ بنتے ہیں۔ جن سے عدالتی کاروائیوں میں الجھن پیدا ہوتی ہے۔ تحریر میں ابہام کی وجہ سے فریقین مشکلات کا شکار نظر آتے ہیں۔ عدالت اور تھانے کی زبان میں ابہام کی وجہ سے عدالتی تحریروں کی غلط تشریح کی جاتی ہے جو فریقین کے درمیان مزید تنازعات، اور ناانصافی کی وجہ بنتی ہے۔ قانونی زبان کو موثر اور منصفانہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ قانونی زبان میں ابہام پیدا نہ ہو۔

۳۔ کسی بھی عدالتی تحریر میں الفاظ کا انتخاب ان کا صحیح استعمال اور طرزِ تحریر اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ عدالتی تحریروں میں عدالتی اہلکاروں یا وثیقہ نویسوں کی طرف سے الفاظ کے انتخاب میں مسائل دیکھائی دیتے ہیں۔ عدالتی زبان میں مناسب لہجے کا استعمال کرتے ہوئے، پیشہ ور اور قانون دان اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ مروجہ عدالتی زبان واضح، موثر اور اپنے مطلوبہ مقصد کو حاصل کرتی ہے۔ مروجہ عدالتی زبان میں مناسب ڈکشن کا استعمال عدالتی معاہدوں، عدالتی فیصلوں، جائیداد اور کاروباری تحریروں کے لیے اہم ہے۔ عدالتی زبان میں ڈکشن کو آسان بنا کر ہم قانونی نظام کی انصاف پسندی، کارکردگی اور عوام کی عدالتوں تک رسائی کو آسان بنا سکتے ہیں۔

۴۔ انگریزی قانونی اصطلاحات کے اثر کی وجہ سے جدید عدالتیں بہت سی انگریزی قانونی اصطلاحات استعمال کرتی ہیں جن کا سادہ اردو میں ترجمہ نہیں کیا جاتا، جیسے "Summon، Warrant، ordarly اور Prosecution"۔ یہ الفاظ نیم خواندہ لوگوں کے لیے الجھن پیدا کرتے ہیں جو انگریزی میں روانی نہیں رکھتے۔

۵۔ بطور عدالتی زبان اردو کو ایک مسئلہ انگریزی میں تعلیم حاصل کرنے والے قانون دانوں کی وجہ سے بھی لاحق ہے۔ جن کی رائے یہ ہے کہ عدالتی فیصلوں کو اردو میں تحریر نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ یہ قانونی مطالب بیان کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عدالتی فیصلوں کو اردو میں تحریر کیا جائے تاکہ اس طرح کی غلط فہموں کو دور کیا جا سکے۔ اس طرح کے اقدامات اردو کی ترویج اور عدالتی حوالے سے اردو کی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ اس حوالے سے عبدالمالک عرفانی اپنی کتاب اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے میں لکھتے ہیں کہ۔

> ''انگریزی میں قانون کی تعلیم، تربیت اور تجربہ حاصل کرنے والے بعض قانون دانوں کا خیال ہے کہ اردو میں قانونی مطالب کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے قوانین کا اجرا اردو زبان میں نہیں ہو سکتا در اصل ان کے ذہنوں میں یہ خیال اس لیے پیدا ہوا کہ انھوں نے اردو میں قانونی مباحث کو لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کی مثال اس بچے کی سی ہے جو اس خوف کے مارے چلنے سے گریز کرتا ہے کہ وہ گر پڑے گا۔''[۴]

وہ فیصلے جو انگریزی میں تحریر کیے گئے ہیں ان کو اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ تاکہ عوام ان کو خود پڑھ کر سمجھ سکے۔

۶۔ بہت سے عدالتی افسران، وکلا، جج صاحبان قانونی طریقہ کار کو سادہ زبان میں بیان نہیں کرتے، جس سے غیر تعلیم یافتہ افراد اپنے حقوق، کیس کی پیش رفت، اور مطلوبہ اقدامات کے بارے میں الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض معاملات کی وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے وہ نیم خواندہ افراد کی

سمجھ میں نہیں۔اس لیے غیر واضح زبان مطلوبہ معنی کو دھندلا سکتی ہے۔عدالتی تحریروں کو عدالتی اہل کار یا وکلا کی مدد کے بغیر سمجھنا مشکل کام ہے۔

۷۔ بہت سے لوگ، خاص طور پر دیہی یا کم تعلیم یافتہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے، قانونی تعلیم یا عدالتی زبان کے حوالے معلومات حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں جس کی وجہ سے قانونی کارروائی کو سمجھنا اور اپنے حقوق کا دفاع کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔اس لیے عدالتی زبان ان کے لیے کسی چیلنج سے کم نہیں ہوتی۔ زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے وہ قانونی دستاویزات یعنی معاہدوں کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے انصاف تک رسائی محدود ہوتی ہے۔اس لیے وہ جج صاحبان یا وکیلوں کے طرف سے پوچھے گئے سوالات کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔عدالتی کاروائیوں میں آنے والوں کے لیے زبان کو سمجھنے میں درپیش رکاوٹوں میں تکنیکی اور مشکل اصطلاحات، پیچیدہ نحو، قدیم الفاظ اور اصطلاحات، مشکل محاورے، انگلش زبان کا استعمال شامل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ عدالتی زبان سے دور نظر آتے ہیں۔ عدالتی زبان میں ان مشکلات کی وجہ سے عام آدمی کے ساتھ ساتھ جج صاحبان، وکلا، عدالت کے ترجمان اور دیگر تعلیم کے حامل اہلکار بھی پریشان نظر آتے ہیں۔

۸۔ قانونی دستاویزات اور عدالتی فیصلے اکثر طویل اور مشکل جملوں میں لکھے جاتے ہیں۔ جن کی قانونی مہارت کے بغیر تشریح کرنا ایک مشکل کام ہے۔ عام شہری اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔

۹۔ عدالت کی کاروائی ایک سخت رسمی ڈھانچے کی پیروی کرتی ہے، جہاں قانونی پیشہ ورانہ انتہائی تکنیکی زبان استعمال کرتے ہیں جس پر عام لوگوں کے لیے عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ لوگوں کو خوفزدہ اور قانونی عمل سے خارج ہونے کا احساس دلا سکتا ہے۔ پیچیدہ قانونی زبان کی وجہ سے غلط تشریح کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ آسان زبان کے استعمال سے کسی بھی عدالتی فیصلے کی وضاحت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔سادہ زبان کے استعمال سے قانونی تصورات کو زیادہ آسان بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ انہیں واضح اور قابل رسائی

انداز میں عوام تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ حد سے زیادہ رسمی زبان کی وجہ سے نیم خواندہ طبقے کو مشکلات در پیش ہیں۔ عدالتی زبان میں رسمی لہجے کی وجہ سے غلط فہمیوں کی وضاحتیں پیش کرنے کی وجہ سے وقت اور وسائل کا ضیاع ہوتا ہے۔ پیچیدہ زبان قانونی پیشہ ور افراد اور موکلوں کے درمیان تعلقات میں رکاوٹ بنتی ہے۔ قانونی زبان کو سادہ، آسان، واضح، جامع اور تمام فریقین کے لیے قابل رسائی ہونا چاہیے۔

۱۰۔ مشکل قانونی زبان افراد کو ان کے حقوق کو سمجھنے اور قانونی نظام سے مثبت تعلق سے روک سکتی ہے۔ مروجہ زبان ترجمان، مترجم یا قانونی پیشہ ور افراد کی ضرورت کی وجہ سے لاگت میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔ زبان کی عوام تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے یہ پیچیدہ زبان قانونی معلومات کو دھندلا سکتی ہے۔ محدود رسائی غلط فہمی، غلطیوں اور فیصلوں میں تاخیر کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قانونی زبان اکثر عدالتی کاروائیوں کے حوالے سے واضح وضاحتیں یا تعریفیں فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ جس سے عام آدمی کے لیے مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔

پیچیدہ قانونی طریقہ کار، کمرہ عدالت کا ماحول عدالت میں استعمال ہونے والے دستاویزات کی وجہ سے عام آدمی مشکلات سے دوچار نظر آتا ہے۔ عدالتی طریقہ کار سے ناواقفیت محدود خواندگی اور کم تعلیمی سطح کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے عدالتی نظام پر اعتماد میں کمی ہوتی ہے، تناؤ اور اضطراب میں اضافہ ہوتا ہے، عدالت کو چاہیے کہ کم تعلیم یافتہ عدالتی اہل کاروں کی تربیت کے ساتھ ساتھ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد کے لیے عدالتی نظام کو آسان بنانے کے لیے اپنی خدمات پیش کریں۔

۱۱۔ قانونی زبان کی پیچیدگی کی وجہ سے، لوگ اکثر بنیادی قانونی معاملات کے لیے بھی مکمل طور پر وکلاء، کلرکوں اور قانونی پیشہ ور افراد پر انحصار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ انحصار قانونی اخراجات کو بڑھاتا ہے اور انصاف میں تاخیر کرتا ہے۔

۱۲۔ عدالتی نظام کے حوالے سے عوام میں سمجھ کی کمی کی وجہ سے، بہت سے ان پڑھ لوگ بد عنوان طریقوں میں پھنسے ہوئے ہیں، جہاں پولیس افسران، کورٹ کلرک، اور ثالث قانونی طریقہ کار کو تیز کرنے یا مدد فراہم کرنے کے لیے رشوت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۱۳۔ سست قانونی نظام، پیچیدہ کاغذی کاروائی اور بار بار سماعتوں کی وجہ سے، ان پڑھ افراد کے لیے بروقت انصاف حاصل کرنا انتہائی مشکل بنا دیا گیا ہے۔

۱۴۔ عدالتی زبان میں عام فہیم اصطلاحات بھی وجود ہیں مشکل اصطلاحات کے ساتھ ساتھ ان کو بھی عدالتی کاروائیوں اور عدالتی دستاویزات میں استعمال کیا جانا چاہیے۔

۱۵۔ ان پڑھ افراد کے لیے عدالتوں میں کوئی مناسب قانونی رہنمائی دستیاب نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے ان کے لیے مہنگے وکلاء کی خدمات حاصل کیے بغیر عدالتی نظام کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ کچھ عدالتی افسران تعلیم یافتہ اور بااثر لوگوں کے ساتھ تعصب یا ترجیحی سلوک ظاہر کرتے ہیں، جبکہ ان پڑھ افراد کو نظر انداز کیا جاتا ہے یا ان کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کیا جاتا۔

۱۷۔ چونکہ ان پڑھ لوگ قانونی شرائط یا کاغذی کاروائی کو نہیں سمجھ سکتے، اس لیے وہ عدالتی کلرکوں اور درمیانی افراد پر انحصار کرتے ہیں، جو اکثر انہیں گمراہ کرتے ہیں یا سادہ کاموں کے لیے زیادہ فیس لیتے ہیں۔

۱۸۔ عدالتی ایکٹ (Judicial Acts) اور دیگر قانونی دستاویزات کا انگریزی میں تیار کیا جانا بھی ایک مسئلہ ہے۔

۱۹۔ ایک اور مسئلہ رومن لاء، اصول قانون اور کانسٹی ٹیوشن کے پرچوں کی بات کی جائے تو ان کو انگریزی زبان میں پڑھایا جانا ہے۔

اردو کی عدالتی زبان کی پیچیدہ اور تکنیکی نوعیت عام شہریوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کرتی ہے، جس سے قانونی کاروائی کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ قانونی اصطلاحات کو آسان بنانا، قانونی بیداری کو فروغ دینا، اور عدالتی رابطے میں سادہ اردو کا استعمال انصاف کو عام لوگوں کے لیے مزید قابل رسائی بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ قانونی امداد کی خدمات کو مضبوط کیا جانا چاہیے، اور لوگوں کو ان کے حقوق اور عدالتی طریقہ کار سے آگاہ کرنے کے لیے آگاہی مہم چلائی جانی چاہیے۔ عدالتوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ قانونی افسران تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کریں اور تعلیم سے محروم افراد کو ان کے حقوق اور قانونی طریقہ کار کو سمجھنے میں مدد کریں۔

تجاویز:

عدالت سے تعلق رکھنے والے تمام دفاتر کو یہ حکم دینا چاہیے۔ کہ ان کی طرف سے تحریر کی جانے والی دستاویزات جو پہلے سے اردو زبان میں لکھی جاتی ہیں۔ ان میں مشکل اور دقیق الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور مانوس الفاظ نہ ملنے کی وجہ سے ان کے مطالب ساتھ تحریر کیے جائیں۔ اور جو دستاویزات انگریزی میں تحریر کی جاتی ہیں۔ ان کو اردو میں تحریر کیا جانا چاہیے۔

قانون کی تعلیم دینے والے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ قانون کی تعلیم کے لیے اردو کا استعمال کریں۔ ان کی طرف سے ایکٹ کے تراجم اور نئے ایکٹ کو اردو میں تحریر کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔ اگر اساتذہ اس عمل کے لیے اپنی خدمات پیش کریں۔ اور ان کے فوائد اور نقصانات سے حکومتی اداروں کو آگاہ کریں۔ اس سے اردو کے نفاذ میں ہونے والی تاخیر سے بچا جا سکتا ہے۔ جج صاحبان کی طرف سے تحریر کروائے جانے والے فیصلے اردو میں ہوں۔ انگریزی ٹائپ رائٹر کے ساتھ اردو ٹائپنگ میں مہارت رکھنے والے افراد کو عدالتی اہل کاروں میں شامل کرنا چاہیے۔

> ''اردو میں شارٹ ہنڈ اور ٹائپ رائٹر موجود ہیں، اور اس میں مہارت رکھنے والے باآسانی مل جاتے ہیں... اور یقین ہے کہ دفتری عدالتی زبان بنتے ہی یہ سلسلہ اور بھی وسیع ہو جائے گا اور مختصر وقت میں باقی کمی (اگر ہے تو) رفع ہو جائے گی۔''۵

ڈاکٹر سید عبداللہ کے یہ الفاظ تو اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن شارٹ ہنڈ اور ٹائپ رائٹر موجود ہونے کے باوجود آج بھی عدالتوں میں سنائے جانے والے فیصلے انگریزی میں لکھے جاتے ہیں۔ عدالت کو اسے معاملے پر سنجیدگی کے ساتھ سوچنا ہوگا۔ اگر انصاف کے معاملات کا تعلق عام آدمی سے ہے تو اس کے متعلق کیے جانے والے فیصلے بھی ان ہی کی زبان میں تحریر کیے جانے چاہیے۔ یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ ان تحریروں میں ایسی اصطلاحات استعمال نہ کی جائیں جن کو پڑھنے میں متعلقہ شخص کو دقت محسوس ہو۔

۱۔ ہمیں یہ بات ذہین نشین کر لینی چاہیے کہ عدالتی زبان میں انشاپردازی کا کوئی عمل دخل نہیں ہونا چاہیے۔ عدالتی کاروائیوں میں سیدھی سادی باتیں کی جاتی ہیں۔ یہاں پر لوگوں کے مسائل کا حل اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے احکامات اور ہدایات کا اجراء کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ عدالتی فیصلوں اور مراسلوں کو سادہ اور عام فہم زبان میں ہونا چاہیے۔ تاکہ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد اپنی ذہنی سطح کے مطابق ان کو بخوبی سمجھ سکیں۔

اس حوالے سے میاں محمد اسلم لکھتے ہیں کہ ''مشکل اور طویل الفاظ یا تراکیب استعمال نہ کی جائیں الفاظ سادہ ہوں مطلب سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔''٦

ایک اور جگہ وہ لکھتے ہیں کہ ''روزمرہ کے استعمال میں آنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں۔ نامانوس الفاظ کی بجائے مانوس الفاظ کا استعمال ہونا چاہیے۔''٧

عدالت کو چاہیے کہ وہ عدالتی اہل کاروں کو ہدایت کرے کہ وہ عدالتی تحریروں میں سادہ اور آسان الفاظ کا استعمال کریں اور جارگن سے اجتناب کریں۔ صاف اور روزمرہ کی زبان استعمال کریں مبہم زبان استعمال کرنے سے گریز کریں۔ حکومت کو چاہیے کہ مروجہ عدالتی زبان میں سادہ زبان میں لکھے گئے قوانین نافذ کرے، تاکہ عوام کو انہیں سمجھنے میں آسانی ہو اور اس کے لیے ان کو کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

۲۔ قانونی مواصلات میں سادہ زبان کو فروغ دینے والی پالیسیاں تیار کریں۔ عوامی تعلیم Public Education کے لیے حکومت کو قانونی تصورات اور اصطلاحات کی وضاحت کے لیے عوامی تعلیم کے پروگرام کا انعقاد کرنا چاہیے۔

۳۔ عدالتی اردو کے نفاذ کو دیکھا جائے تو یہ ایک کثیر المقاصد اور طویل المیعاد منصوبہ ہے۔ عدالتوں میں ہر سطح پر اردو کی ترقی کے لیے کام کرنے والے اداروں کو اس حوالے سے اقدامات کرنے چاہیے۔ اگر یہ کام تکمیل تک پہنچ جاتا ہے اور اگر ہماری نچی اور اعلیٰ عدالتیں اپنے تمام فیصلے اور کاروائیاں اردو میں انجام دیں تھانے میں لکھی جانے والی رپوٹیں اردو میں لکھی جائیں۔ کسی بھی طرح کا چالان اردو میں لکھا جائے، عدالتوں اور تھانوں میں شکایات لے کر آنے والے افراد کے مقدمات اردو ہی میں لکھوائے جائیں۔ عدالتوں میں دیے جانے والے بیانات بھی اردو میں دیے جائیں، افراد کی گوائیاں اردو میں دی جائیں، جج اور وکیل کے درمیان ہونے والی بحث اردو میں ہو تاکہ عدالت میں موجود افراد کو بھی سمجھ آسکے، جرح اردو میں کی جائے، جج کی طرف سے کیے جانے والے فیصلے اردو زبان میں تحریر کیے جائیں، اس سے نہ صرف عدالتی نظام میں بلکہ اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں بھی مثبت تبدیلی دیکھنے کو ملے گی۔ اس حوالے سے ڈاکٹر عبدالمالک کا کہنا ہے کہ

> ''عدالتوں سے متعلق ہر قسم کا مواد اردو میں دستیاب ہونے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے جج، وکیل، مختار، محرر اور پیش کار ہی نہیں عام پبلک اور کم پڑھے لکھے لوگ بھی کسی کی مدد کے بغیر اپنے قانونی معاملات و مسائل اور حقوق و فرائض سے بلاواسطہ واقف اور آگا ہو سکیں گے۔ اور اس طرح مئوکل، وکیل اور عدالت باہم افہام و تفہیم کے گہرے رشتے میں منسلک ہو جائیں گے۔''۸

۴۔ عدالتوں میں ہر سطح پر اردو کی ترقی اور ترویج کی بدولت اس غلط فہمی کو دور کیا جا سکتا ہے کہ اردو میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں ہونے والے باریک اور پیچیدہ قانونی مباحث کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر عبدالمالک عرفانی لکھتے ہیں کہ

> ''اگر دلی ارادے کے ساتھ مشکل سے مشکل کام کے لیے بھی اردو کو آزمایا جائے تو اردو اپنے قدر دانوں کو مایوس نہیں کرے گی۔''۹

اردو زبان میں قانون کی دقیق بحثیں کی جاسکتی ہیں اور عدالتی فیصلے بھی اردو میں لکھے جا سکتے ہیں اور لکھے جانے چاہیے۔ قانونی مسائل بھی اردو زبان میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے جا سکتے ہیں۔ عدالتوں میں اردو کی ترویج کے لیے اسلامی قوانین (حدود و قوانین) کے اِجرا نے قابل ذکر کام کیا ہے۔ ان قوانین

میں مقدمات کی بحث اردو میں کی جاتی ہے۔اور ججز کی طرف سے کیے جانے والے فیصلے بھی اردو میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

۵۔ عدالتی کاروائیوں کا حصہ بننے والے افراد کا تعلق مختلف علاقوں سے ہوتا ہے اور وہ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ عدالت ان افراد کی مدد کرتے ہوئے متعدد زبانوں میں قانونی وسائل اور تعاون کی پیشکش کرے۔عدالتوں میں ترجمان فراہم کیے جائیں۔تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ عدالتوں میں آنے والے افراد قانونی عمل کو سمجھتے ہیں۔ عدالت میں ایسے اہلکاروں کو ملازمت دی جائے جو متعدد زبانیں بولتے ہوں تاکہ پوچھ گچھ اور عدالتی طریقہ کار میں مدد مل سکے۔عدالتی اہلکاروں کو زبان کی تربیت دی جائے۔

۶۔ موجودہ دور میں عدالتی علمی سرمایہ اردو میں بہت کم نظر آئے گا۔یہ سب آپ کو انگریزی زبان میں ملے گا۔جس کو سمجھنے کے لیے ہمارے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بننا ہوگا۔پاکستان کی اعلیٰ عدالت کی طرف سے یہ حکم صادر کیا گیا ہے کہ اردو کو دفتری زبان ہونا چاہیے۔جس پر کسی حد تک عمل ہو بھی گیا ہے۔لیکن چند ادارے ایسے ہیں جن میں ابھی تک اس کا مکمل اطلاق نہیں ہوا۔جیسا کہ ہمیں دیکھنے میں ملتا ہے کہ عدالت کے اپنے فیصلے انگریزی میں تحریر کیے جاتے ہیں۔ جن کو پڑھنا نیم خواندہ طبقے کے لیے مشکل کام ہے۔

۷۔ سماج کی بلائی کے لیے ضروری ہے کہ عدالت کو ایسے اقدامات کرنے چاہیے جن کی وجہ سے عوام کی عدالتی نمائندوں تک رسائی ممکن ہو سکے۔تاکہ عوام اپنے مسائل ان تک پہنچا سکیں۔اور واضح اور قابل فہم طریقے سے قانونی تصورات کی وضاحت کی جا سکے۔افسران کو چاہیے کہ وہ عدالتوں اور قانونی اداروں میں ڈیجیٹل رسائی کے اقدامات کرئے۔

۸۔ عدالت کو چاہیے کہ وہ ثقافتی اختلافات اور باریکیوں سے آگاہ ہونے کے لئے قانونی پیشہ وافراد کو تربیت دے۔تاکہ وہ عوام کو اس سے متعلق آگاہی فراہم کر سکیں، عدالتی معاملات میں روزمرہ زندگی سے مثالیں فراہم کریں۔تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ حقیقی زندگی کے حالات میں قانونی تصورات کیسے لاگو ہوتے ہیں۔ متنوع ثقافتوں کے لیے تفہیم اور احترام کو فروغ دیا جائے، ثقافتی تعصبات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ قانون کی کاروائیوں میں ثقافتی مسائل کو حل کرنا چاہیے۔

۹۔ عدالت کو چاہیے کہ وہ اپنے فیصلوں کو تحریر کرتے وقت اس میں استعمال ہونے والی مشکل اصطلاحات کے ساتھ ان کی تعریفیں اور معنی بھی تحریر کریں۔ تاکہ عام آدمی اس کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ اپنے قانونی حقوق کے بارے میں جاننا معاشرے میں موجود ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔ اس لیے عدالت کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو قانونی حقوق اور وسائل کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے عوامی بیداری کی مہموں کا انعقاد کرئے۔ عوام کو قانونی عمل کے بارے میں آگاہی سے انصاف تک رسائی میں اضافہ اور عوام کا عدالتوں پر اعتماد بڑھانے میں مدد ملے گی، عوام کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک جامع اور مساوی قانونی نظام کو فروغ دینا چاہیے۔

۱۰۔ انگریزی زبان کا استعمال الجھن پیدا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو اس زبان سے واقف نہیں۔ اردو کی قانونی زبان کی اپنی اصطلاحات، فقرے اور تراکیب ہیں۔ انگریزی زبان کے استعمال سے ان کی ساخت کمزور پڑھ سکتی ہے اس لیے انگریزی زبان کے استعمال سے گریز کیا جانا چاہیے۔

ایک غیر ملکی زبان میں لوگوں پر حکم صادر کرنا محض اتفاق نہیں یہ سامراجیت کا ایک پرانا اور آزمودہ نسخہ ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یورپ میں ایک عرصے تک کلیسائی عدالتوں کا راج رہا جہاں شرح و قانون کا بیان صرف لاطینی زبان میں ہوتا تھا۔ جو شہزادوں کے سوا کسی کی زبان نہیں تھی۔ یہاں برصغیر پاک وہند میں آریائی عہد میں حکمران طبقے نے قانون کو سنسکرت کے حصار میں مخدود کر دیا۔ تاکہ برہمنوں، شاستریوں اور پنڈتوں کے سوا کسی کے پلے کچھ نہ پڑے۔ بعد میں درباری اور عدالتی زبان ایک عرصہ تک فارسی رہی جو بادشاہوں، قاضیوں کی تو زبان تھی لیکن عوام کی زبان نہ تھی۔ انگریزوں کے غلبے کے بعد لارڈ میکالے کی تہذیب دشمن سوچ کے زیر سایہ ہماری مقامی اور قومی زبانوں کی تحقیر کا ایک نیا باب شروع ہوا جو بدقسمتی سے آج تک جاری ہے۔ اور جس کے نتیجے میں ایک طبقاتی تفریق نے جنم لیا ہے، جس نے ایک قلیل لیکن قوی اور غالب اقلیت جو انگریزی جانتی ہے (عنان حکومت سنبھالے ہوئے ہے) اور عوام الناس (جو انگریزی سے آشنا نہیں) کے درمیان ایک ایسی خلیج پیدا کر دی ہے۔ جو کسی بھی طور قومی یک جہتی کے لیے سازگار نہیں۔

۱۱۔ عدالت کی طرف سے آنے والے تصورات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ عدالت ان تصورات کی وضاحت کے لیے فلو چارٹس یا انفو گرافکس کا استعمال کرےئ اور ان کو پیچیدہ قانونی تصورات کو سمجھنے اور وضاحت کے لیے استعمال کریں۔

۱۲۔ عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی وضاحت کے لیے کہ ضروری ہے کہ ان کی واضح اور جامع تعریفیں بیان کی جائیں۔ اصطلاح کے معنی اور اطلاق کو واضح کرنے کے لیے ٹھوس مثالیں پیش کریں۔ پیچیدہ اصطلاحات کو چھوٹے اور زیادہ قابل انتظام حصوں میں تقسیم کریں۔

۱۳۔ قانونی دستاویزات میں استعمال ہونے والے مشکل الفاظ ،اصطلات اور جملوں کی تشریح کے ساتھ ساتھ عدالتی کاروائیوں کی تحریروں کے لیے ترجمے کی خدمات حاصل کی جائیں ۔ آسان فارم Simplified forms کے حوالے سے حکومت کو اقدامات کرنے چاہئیں۔تاکہ عدالت میں استعمال ہونے والے فارموں کو تبدیل کر کے ان کی جگہ آسان فارم بنائے جائیں۔

عدالتی دستاویزات میں موجود مشکل اصطلاحات کی مشکل کو دور کرنے کے لیے ان اصطلاحات کے ساتھ ان کے مطالب بھی دیے جائیں تو یہ اچھا اقدام ہو گا۔ یہ عمل سماج میں موجود افراد جن کا عدالت اور تھانے سے کسی بھی طرح واسطہ پڑتا ہے ان کے لیے آسانی کا سبب بنے گے۔ عدالتی دفاتر جن کا براہ راست تعلق عوام کے ساتھ ہے۔ ان میں اردو کو عدالتی زبان کے طور پر رواج کی کوششوں کو تیز کرنے اور انگریزی میں موجود مواد کے تراجم کی ضرورت ہے۔ ان میں عدالتی قوانین،امور عدالت سے متعلق دستاویزات جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ عدالت کا واسطہ زیادہ تر معاشرے کے ان افراد سے ہوتا ہے جو نہ تو انگریزی جانتے ہیں اور نہ ہی دستاویزات میں استعمال ہونے والی مشکل اصطلاحات اس لیے حکومت اور اداروں کو مل کر ان کی آسانی کے لیے کام کرنا چاہیے ۔ اس حوالے سے مختار حسین ناظر القاسمی بجنوری لکھتے ہیں کہ

> ''پاکستان میں اردو کو قومی زبان کا مرتبہ تو دیدیا گیا ہے لیکن سرکاری دربار میں اسے پذیرائی کا ابھی وہ مقام نہیں مل سکا جس کی یہ مستحق ہے۔ دفتروں اور عدالتوں میں اگرچہ اسے رواج دینے کی کوشش کا آغاز ہو چکا ہے لیکن انگریزی کی بالادستی ہنوز قائم

ہے۔ٹائپ اور شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) کی سہولتوں کا فقدان بھی اس کی ایک وجہ تھی۔ لیکن اب یہ عذر بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اردو ٹائپ اور شارٹ ہینڈ بھی وجود میں آچکا ہے، ضرورت صرف جرآت مندانہ اقدام کی ہے۔"[۱۰]

۱۴۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ قانونی زبان کا باقاعدگی سے جائزہ لے اور اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائے کہ یہ زبان واضح اور قابل رسائی ہے۔ حکومتی اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ سادہ زبان کے فروغ کے لیے قانونی وسائل کا استعمال کرتے ہوئے قانونی پیشہ سے وابستہ افراد کے ساتھ تعاون کرے۔

۱۵۔ وکیلوں کو چاہیے کہ وہ گاہکوں اور گواہوں کے ساتھ سادہ زبان میں گفتگو کریں۔ تاکہ قانونی تصورات اور اصطلاحات کی وضاحت ہو سکے۔ جج صاحبان کو عوام کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے فیصلوں کی تحریر کے دوران مشکل قانونی جملوں کے بجائے سادہ زبان کا استعمال کرنا چاہیے۔

۱۶۔ وکیل اپنی نگرانی میں وثیقہ نویسوں سے واضح اور جامع زبان میں قانونی دستاویزات اور معاہدوں کی تیاری کروائے۔ مئوکلوں کو ان کے حقوق، ذمہ داریوں اور قانونی مضمرات کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عدالت سے رجوع کرنے والا شخص قانونی دستاویزات اور عدالتی کاروائی سے مطمئن ہے۔

۱۷۔ عدالتی اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ عدالتی کاروائیوں میں شامل فریقین کو قانونی عمل اور طریقہ کار کے بارے میں رہنمائی فراہم کریں۔ قانونی اصطلاحات اور تصورات کو سمجھنے میں فریقین کی مدد کریں۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ تمام فریقین قانونی کاروائیوں اور مضمرات کو سمجھتے ہیں۔

۱۸۔ تعلیمی اداروں میں بھی اردو پوری طرح رائج ہو جائے۔ تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ چونکہ قانون کو پڑھنے کے ساتھ سمجھنا بھی پڑتا ہے اس لیے اردو ذریعہ تعلیم کی وجہ سے طلباء کو قانون پڑھانے کے ساتھ ساتھ سمجھایا بھی جا سکے گا۔ جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اردو لاء کالج کے فارغ التحصیل طلبہ میں قانونی بصیرت زیادہ پائی جاتی ہے۔ حالانکہ قانون کے موضوع پر اردو زبان میں صحیح طریقے سے نصابی

کتابیں بھی موجود نہیں طلبہ کی دشواریوں کے پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے کرنا چاہیے کہ اردو زیادہ ضروری ہے کہ انگریزی۔اس حوالے سے سید اظہار حیدر رضوی ایڈووکیٹ لکھتے ہیں: کہ "اردو ذریعہ تعلیم کی وجہ سے ایک فائدہ یہ ہے کہ طلباء کو قانون پڑھایا نہیں بلکہ سمجھایا جاتا ہے۔"١١

١٩۔ عدالتی ایکٹ (Judicial Acts) اور دیگر قانونی دستاویزات کو اردو زبان میں تیار کیا جانا چاہیے۔اگر مجلس قانون ساز کے نمائندگان اردو میں ایکٹ اور متن تیار کر سکتے ہیں۔تو ہم پاکستان میں اس متن کو انگریزی کے بجائے اردو میں تیار کیوں نہیں کر سکتے۔

٢٠۔ رومن لاء، اصول قانون اور کانسٹی ٹیوشن کے پرچوں کی بات کی جائے تو ان کے لیے انگریزی سے استفادہ کرنا پڑھتا ہے۔استفادے کی اجازت تو دی جاسکتی ہے۔ مگر یہ کہنا غلط ہے کہ یہ پرچے پاکستان میں مروجہ اردو زبان میں پڑھائے نہیں جاسکتے۔اس کی مثال ہمارے سامنے ایران اور عرب ممالک ہیں، جہاں پر قانون کی پڑھائی فارسی اور عربی میں دی جاتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی قانون کا پرچہ انگریزی میں پڑھایا جارہا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایسا کیوں ہے۔ جب فقیہ کا وسیع ذخیرہ ہمارے ملک میں اردو میں منتقل ہو چکا ہے۔اگر اس ذخیرے کے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی انگریزی کا سہارا لیتا ہے تو یہ مضحکہ خیز ہے۔

حوالہ جات:

۱۔سید قاسم محمود بحوالہ رضیہ سلطان، دفتری اردو میں مقتدرہ کی خدمات، مقالہ ایم فل، غیر مطبوعہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۲، ص ۲۰

۲-مارکس گالڈیا، ڈاکٹر، legal linguistic، پیٹر لنگ پبلیشر، ۲۰۰۹، ص ۶۳

۳-میاں محمد اسلم، رہنمائے دفتری اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱، ص ۲۱

۴-عبدالمالک عرفانی، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۸۹، ص ۱۲

۵- سید عبد اللہ، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو کا مسئلہ ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ، مکتبہ خیابان ادب لاہور ۱۹۷۶، ص ۱۶۹

۶-میاں محمد اسلم، رہنمانے دفتری اردو، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، اکتوبر ۱۹۹۱، ص ۲۰

۷-ایضاً، ص ۲۱

۸-عبدالمالک عرفانی، ڈاکٹر، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون ۱۹۸۹، ص ۴

۹-ایضاً، ص ۵

۱۰-مختار حسین ناظر القاسمی، اردو لسانیات وطریقہ ہائے تدریس، ادارہ تدریس، لاہور، ۱۹۸۹، ص ۱۶

۱۱-سید اظہار حیدر رضوی، ایڈوکیٹ، مکتبہ فریدی، کراچی، ۱۹۸۶، ص ۱۵

باب پنجم:

مجموعی جائزہ، نتائج، سفارشات

مجموعی جائزہ

ملک میں مروجہ عدالتی نظام سے تعلق رکھنے والے افراد اور تنظیمیں مشکل قانونی شرائط کو تبدیل کرنے میں مدد کر سکتی ہیں۔ تاکہ انھیں مقامی افراد کے لیے مزید قابل رسائی بنایا جا سکے۔ وکلا زبان کو آسان بنانے کے لیے ان میں شامل مشکل اصطلاحات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اپنے مئوکلوں کی سمجھ کی وکالت کر سکتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ آسان زبان میں قانونی معاملات کی وضاحت بہتر طریقے سے کی جا سکتی ہے بانسبت اس کے کہ اس میں مشکل الفاظ اور جملوں کا استعمال کیا جائے۔ عدالتی کاروائی کو سمجھنے کے لیے آسان زبان کا ہونا ضروری ہے۔

کسی بھی ملک کے قانونی مصنفین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی عوام کے زبان کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اقدامات کریں۔ قانونی مصنفین legal writers عوام کو قانونی تصورات سمجھانے کے لیے سادہ زبان سے تعلق رکھنے والی گائیڈز guides اور مضامین articles تخلیق کر سکتے ہیں جو عدالتی معاملات کو سمجھنے میں عوام کے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

تحقیقی مقالے کے حصہ اول میں رجسٹر کیا ہے؟ لسانی رجسٹر کے بنیادی عناصر اور اقسام کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اسی حصے میں پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کا عمومی سماج کے ساتھ تعلق کا جائزہ لیتے ہوئے عدالتی کاروائیوں کے دوران عوام کو جن مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑھتا ہے ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کون سی ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مشکلات کو دور نہیں کیا جا سکا۔ اردو زبان کے نفاذ کے حوالے سے کیا کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور عدالت یا حکومت کی طرف سے پیش کی جانے والی

خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے اہم پہلوؤں کو تحقیق کا حصہ بنایا گیا ہے۔ پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کی ترویج کے حوالے سے عدالتی احکامات کو شامل کیا گیا ہے۔ تحقیق کے دوران جن عدالتی دستاویزات اور قانونی کتب کے تراجم کیے گئے ہیں ان کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان اور سماج میں استعمال ہونے والی زبان کے امتیازات کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیقی مقالے کے باب دوم میں عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی دستاویزات کا تعارف اور لسانی جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ عدالت زبان کی مستعمل اصطلاحات کا لسانی جائزہ لیا گیا ہے۔ عوام کو عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی وجہ سے درپیش مسائل کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عدالتی زبان کے دستاویزات کا تعارف تفصیل کے ساتھ تحقیق میں شامل کیا گیا ہے۔ تحقیق کے دوران عدالتی زبان میں کی جانے والی اِملا کی اَغلاط کو سامنے لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکب الفاظ کا غلط استعمال، رموزِ اوقاف کے استعمال کو واضح کیا گیا ہے۔ پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان پر دوسری زبانوں کے اثرات اور انگریزی زبان کے الفاظ اور ان کی جمع بنانے کے غلط طریقہ کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیقی مقالے کے تیسرے باب میں بھی دوسرے باب کی طرح محکمہ پولیس کے دستاویزات اور تھانے میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا لسانی جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالے کے چوتھے باب میں پاکستان میں مروجہ عدالتی زبان کے مسائل کو واضح کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

میں قانون کا طالب علم نہ سہی لیکن قانون کی معمولی سی سوجھ بوجھ رکھنے کی وجہ سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ قانون کی تعلیم انگریزی میں ایک بے تکی سی بات ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ان پڑھ ڈرائیوروں کے لیے ٹریفک کی ہدایت انگریزی میں بصورت اشتہار جاری ہونا یا پھر عوامی نوعیت کے فارموں کو ہی دیکھ لیں جو عدالتی استعمال میں آتے ہیں انگریزی میں موجود ہیں ان کو اردو زبان میں ہونا چاہیے اور یہ بات تو حد درجہ مضحکہ خیز ہے کہ ہمارے وکیل اور جج صاحبان، مدعی اور مدعاعلیہ سے انگریزی اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے گفتگو کرتے ہیں اور رجوع کرنے والے افراد کو عدالتی معاملات سے بے خبر رکھنے پر اصرار کرتے ہیں۔ انگریزی دور کو دیکھا جائے تو ان کی ماتحت عدالتوں میں اردو زبان استعمال کی جاتی تھی۔ ایک دور ایسا بھی گزرا ہے جب مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کرنے والے افراد قانون کی تعلیم اردو میں حاصل کر کے وکیل یا مختار عدالت بن جاتے تھے۔ ایسا بالکل نہ تھا کہ انگریزی تعلیم حاصل نہ کرنے کی وجہ سے یہ لوگ اچھے اور لائق

وکیل نہ تھے۔البتہ انگریزوں نے جواپنی سرداری برقرار رکھی ہوئی تھی وہ ایسے تھی کہ عدالت عالیہ میں جہاں کے جج اکثر انگریز ہونے کی وجہ سے ان کے سامنے اردو والے وکیلوں کو پیش ہونے کی اجازت نہ تھی۔اس کے علاوہ عدالتی نظام میں اردو ہی بولی جاتی تھی۔اگر پاکستان کے عدالتی نظام کی بات کی جائے تو اس میں اردو کے نفاذ کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں۔اور ہماری حکومت بھی اس کے لیے فکر مند ہے۔اگر ہمارے ملک میں قانون کی تعلیم دینے والے اساتذہ قانون کی تعلیم اردو میں دینا شروع کر دیں۔تو یہ مسئلہ تاخیر اور کسی بھی رکاوٹ کے بغیر حل ہو جائے گا۔کیونکہ اس کے لیے ہماری حکومتوں اور جج صاحبان کی طرف سے حکم نامے جاری کیے جا چکے ہیں۔ہماری عدالتیں اپنی تمام ترکاروائی اردو میں انجام دینے لگیں مثلاً تھانے سے لے کر عدالت عظمیٰ کی سطح تک ہر طرح کی کاروائی اردو میں ہونے لگے۔عدالتی رٹ اردو میں لکھوائی جائے،عدالت میں جمع ہونے والے چالان اردو میں کیے جائیں،مقدمات کی تحریر اردو میں قلم بند ہو،گوائیاں اردو میں دی جائیں۔عدالت میں وکیل صاحبان جرح اردو میں کریں،بحث اردو میں ہو اور فیصلے اردو میں لکھے جائیں تو اس سے پاکستان کے عدالتی نظام ہی میں نہیں بلکہ عام اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں بھی خوشگوار اور مثبت تبدیلی رونما ہو گی۔

ہمارے ملک میں قانون کی تعلیم انگریزی زبان میں ہونے کی جو دلیلیں ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہیں بالکل بے تکی ہیں۔ان میں ایک آدھ کے باقی سب بے وزن اور بے اثر ہیں۔قانون دان ہمارے سامنے ایکٹ انگریزی میں ہونے کی دلیل رکھتے ہیں اور متن بھی انگریزی زبان میں تیار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم انگریزی زبان میں دی جاتی ہے یہ بات درست ہے۔مگر اس میں صداقت ہونے کے باوجود یہ امر واقعہ ہے کہ انگریزوں نے اپنے دور میں ضابطہ دیوانی اور ضابطہ تعزیرات کے اردو ترجمے کروائے تھے۔جو آج بھی ہماری عدالتوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔اگر عوام کی سہولت کے لیے انگریز یہ کام کروا سکتے ہیں تو ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔

دوسرا سوال یہ کہ اب ایکٹ انگریزی میں کیوں تیار ہوں؟اگر مجلس قانون ساز کے نمائندگان اردو میں ایکٹ اور متن تیار کر سکتے ہیں۔تو ہم پاکستان میں اس متن کو انگریزی کے بجائے اردو میں تیار کیوں نہیں کر سکتے۔

ایک اور مسئلہ وہ یہ ہے کہ قانون کی تعلیم میں ایکٹوں کی دشواری کے علاوہ قانونی تعلیم میں رومن لاء، اصولِ قانون اور کانسٹی ٹیوشن کے پرچوں کی بات کی جاتی ہے کہ ان کے لیے انگریزی سے استفادہ کرنا پڑھتا

ہے۔ یہ سچ ہے مگر اس کے لیے استفادئے کی اجازت تو دی جاسکتی ہے۔ مگر یہ کہنا کہ یہ پرچے پاکستان میں مروجہ اردو زبان میں پڑھائے نہیں جاسکتے۔ یہ محض سہل نگاری یا ہٹ دھرمی ہے۔اس کی مثال ہمارے سامنے ایران اور عرب ممالک ہیں، جہاں پر قانون کی پڑھائی فارسی اور عربی میں دی جاتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی قانون کا پرچہ انگریزی میں پڑھایا جارہاہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایسا کیوں ہے۔ جب فقیہ کا وسیع ذخیرہ ہمارے ملک میں اردو میں منتقل ہو چکا ہے۔اگر اس ذخیرے کے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی انگریزی کا سہارا لیتا ہے تو یہ مضحکہ خیز ہے۔

کسی بھی ملک کے پالیسی سازوں(Policy Makers) کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عوام کے زبان کے مسائل کو دیکھتے ہوئے زبان کے استعمال کے قوانین اور ضوابط میں اصلاحات کر سکتے ہیں۔ تاکہ ہر آدمی کے لیے زیادہ قابل رسائی ہو اور وہ آسان زبان کی وجہ سے معاملات خود سمجھ سکے۔ مترجم اور ترجمان (Translators and Interpreters) متعدد زبانوں میں بات چیت کی سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ہر آدمی جو عدالت میں موجود ہے یا قانونی کاروائی سے اس کا تعلق ہے عدالت میں استعمال ہونے والی زبان کو سمجھتا ہے ۔ قانونی معلمین (Legal Educators) قانونی پروگراموں کا انعقاد کر سکتے ہیں۔ جس میں افراد کو قانونی معاملات سے آگاہی دی جائے۔ ایسے پروگرام افراد کو قانونی نظام میں تشریف لے جانے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔

عدالتی نظام سے تعلق رکھنے والے قانونی پیشہ ور(Legal professional) جیسے پیرالیگل(paralegals)اور قانونی معاون (Legal Assistants) بھی عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی مشکل اصطلاحات کی وضاحت اور آسان زبان کے استعمال کے حوالے سے اقدامات کر سکتے ہیں۔ کسی بھی ملک کی عوام کو ان کے معاملات کو سمجھانے میں زبان اہم کردار ادا کرتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ زبان سادہ، آسان اور عام فہم ہو۔ تاکہ ہر آدمی اپنے متعلق معاملات کو کسی کی مدد کے بغیر سمجھ سکے۔ مل کر کام کرنے سے یہ افراد اور تنظیمیں قانونی زبان کو مقامی افراد کے لیے زیادہ قابل رسائی اور قابل فہم بنانے میں مدد کر سکتی ہیں۔

اکثر سوال سننے میں آتا ہے کہ اگر عدالتی زبان کی اصطلاحات کو آسان زبان میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو اس کے اثرات کیا ہوں گئے؟ عدالتی زبان میں آسانی پیدا ہونے سے خدشات کے ساتھ عوام کو فائدہ بھی ہو گا۔

عدالتی اصطلاحات کو آسان زبان میں تبدیل کرنے سے زبان پر اثرات کچھ یوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے: رسائی میں اضافے کے ساتھ قانونی زبان عام آدمی کے لیے زیادہ کابل فہم ہو جائے گئی۔ جس سے وہ اپنے معاملات کو بغیر کسی کی مدد کے سمجھ سکیں گئے، عدالتی تصورات کو زیادہ واضح اور موثر طریقے سے عوام تک پہنچایا جا سکے گا، آسان زبان سے اصطلاحات کی وضاحت ہو گئی اور در پیش الجھن اور ابہام کو کم کرئے گی، عدالتی زبان میں موجود مشکلات کو دور کرنے سے عوام کی زیادہ تعداد قانونی تصورات کو سمجھ سکے گی اور باآسانی کسی الجھن کے بغیر قانونی عمل میں حصہ لے سکے گی۔

عدالتی زبان مواصلات کی خصوصی شکل ہے۔ عدالتی زبان قانون کے میدان میں پیچیدہ نظریات، تصورات اور عوام کے حقوق کو درست اور غیر مبہم انداز میں پہنچانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عدالتی نظام متعلقہ قوانین، عدالتی معاہدوں اور دیگر عدالتی دستاویزات کے مسودے اور ان کی تشریح کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عدالتی زبان کا بنیادی مقصد قوانین کی وضاحت اور عوام کو یقین فراہم کرنا ہے۔ غلط تشریح کے خطرے کو کم کرنا کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانا کہ عدالت میں پیش ہونے والے افراد اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ موثر عدالتی زبان قانونی اداروں، افراد اور تنظیموں کے حقوق کے تحفظ اور انصاف کو فروغ دینے کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔ عدالتی زبان تنازعات کے حل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیوں کہ یہ قانونی پیشہ ور افراد کو بات چیت اور آپس میں تعلق قائم رکھنے کے لیے ایک مشترکہ زبان فراہم کرتی ہے۔ قانونی زبان کا استعمال کرتے ہوئے عدالتی اہل کار، عام آدمی اور تنظیمیں اس بات کو یقینی بنا سکتی ہیں کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے کہ نہیں۔

نتائج:

۱- عدالتی زبان کے سماجی استعمال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح ہوا ہے کہ زبان کس طرح قانونی نتائج کو متاثر کرتی ہے اور عدالتی زبان کے مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب قانونی زبان کی پیچیدگی، ابہام اور عدم رسائی رابطے میں رکاوٹ بنتی ہے اور انصاف پر سمجھوتہ کیا جاتا ہے۔

۲- عدالتی تحریروں میں اِملا کی اَغلاط کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ان کا حل نکالنا ضروری ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں عدالتی تحریروں میں کی جانے والی اِملا کی اَغلاط اور عدالتی زبان میں انگریزی زبان کے الفاظ کے استعمال کی وجہ سے عوام کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۳- عدالتی زبان میں استعمال ہونے والی مشکل اور دقیق اصطلاحات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کے استعمال کی وجہ سے عوام کو درپیش مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عدالتی زبان کے مسائل انصاف تک رسائی کو محدود کر سکتے ہیں اس لیے فہم اور انصاف تک رسائی بڑھانے کے لیے قانونی زبان کو آسان بنانے کے لیے اقدامات کیے جانے چاہیے۔

۴- عدالتی زبان کے مسائل کے حل کے لیے ایک کثیر الضابطہ نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس میں قانونی ماہرین، ماہرین لسانیات، اور پالیسی ساز کی شمولیت ہوتی ہے۔ جو سادہ اور آسان زبان کے مسودے، قانونی مواصلات، قانونی خواندگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

سفارشات:

۱۔ عدالتی کاروائیوں میں وکلا اور جج صاحبان کو مشکل اصطلاحات اور انگریزی زبان کے الفاظ استعمال نہ کرنے کی ترغیب دی جائے۔

۲۔ عدالتی افسران کو چاہیے کہ وہ عدالتی قوانین اور ضوابط سے عوام کو آگاہ کرنے کے لیے اقدامات کریں۔

۳۔ عدالتی زبان کی مشکلات کے حوالے سے عوام سے رائے طلب کی جائے۔ عوام کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

۴۔ عدالتی اہل کاروں اور عدالتی نظام سے تعلق رکھنے والے وثیقہ نویسوں کی تربیت کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

۵۔ عدالتی زبان کو آسان بنا کر، حکومت، قانونی پیشہ ور افراد اور تنظیمیں وضاحت، رسائی اور شفافیت کو فروغ دے سکتی ہیں، جس سے بالآخر پورے معاشرے کو فائدہ ہو گا۔

انٹرویوز:

نام: طارق محمود ساجد اعوان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

۱۔ عدالتی اردو کے نفاذ کے حوالے سے کیے جانے والے عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد کیا گیا ہے؟

ج۔ اردو بطور عدالتی زبان نفاذ کے لیے حکومتوں اور عدالتوں کی طرف سے کئی بار احکامات جاری کیے جا چکے ہیں۔ جو اد ایس خواجہ کا فیصلہ اس حوالے سے اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن آج تک ان پر پوری طرح سے عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

۲۔ کیا عدالتی زبان میں مشکل اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ عدالتی اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ اقدام سماج میں موجود ان پڑھ اور نیم خواندہ افراد کے لیے فائدہ مند ہو گا۔

۳۔ اردو بطور عدالتی زبان نفاذ کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیے؟

ج۔ اردو کو بطور عدالتی زبان پوری طرح نفاذ اور اس کی ترقی کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیے۔ جو صرف اردو کے فروغ کے حوالے سے کام کرے۔

۴۔ کیا عوامی مفاد سے تعلق رکھنے والے عدالتی فیصلوں کا ترجمہ اردو میں کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ عوامی مفاد اور اصول قانون سے تعلق رکھنے والے دستاویزات اور قانونی کتب کا بھی اردو میں ترجمہ کیا جانا چاہیے۔

۵۔ کیا پاکستان کے عدالتی نظام میں لسانی پالیسی بنانے کے حوالے سے کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے؟

ج۔ فروغ زبان کے حوالے سے پاکستان کے قیام سے آج تک صرف احکامات ہی جاری کیے جاتے رہے ہیں۔ لیکن آج تک اس کے حوالے سے کوئی سنجیدہ اقدام نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے عدالتی اردو کو فروغ مل سکے۔

۶۔ کیا دیگر زبانیں (مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی) بولنے والوں کی آسانی کے لیے عدالتی سطح پر انتظام کیے گئے ہیں؟

ج۔ ایسا کوئی اقدام نہیں کیا گیا جس سے دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو فائدہ پہنچ سکے۔ عدالتی نظام سے تعلق رکھنے والے افراد کو اس کے حوالے سے سنجیدگی سے سوچنا ہو گا تاکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو درپیش مشکلات کو دور کیا جا سکے۔

۷۔ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا آسان ہے؟

ج۔ ان پڑھ اور نیم خواندہ طبقے کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا مشکل ہے۔

۸۔ کیا عدالتی کاروائیوں میں انگلش زبان کا استعمال کیا جانا چاہیے؟

ج۔ جج، وکیل اور عدالتی اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ عدالتی کاروائیوں میں انگلش زبان کے استعمال کو ترک کریں۔

۹۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے؟

ج۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے اگر ایسا ممکن نہیں تو فارموں میں شامل مشکل اصطلاحات کے ساتھ ترجمہ بھی دیا جانا چاہیے۔

۱۰۔ کیا نئے آنے والے وکیل صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکل اصطلاحات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

ج۔ جی ہاں، نئے آنے والے وکلا، جج صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔

نوٹ:

میرا یہ ماننا ہے کہ عدالتی اصطلاحات کو آسان زبان میں تبدیل کرنے سے زبان پر اثرات کچھ یوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے: رسائی میں اضافے کے ساتھ قانونی زبان عام آدمی کے لیے زیادہ قابل فہم ہو جائے گئی۔ جس سے وہ اپنے معاملات کو بغیر کسی کی مدد کے سمجھ سکیں گئے، عدالتی تصورات کو زیادہ واضح اور موثر طریقے سے عوام تک پہنچایا جا سکے گا، آسان زبان سے اصطلاحات کی وضاحت ہو گئی اور در پیش الجھن اور ابہام کو کم کرئے گی، عدالتی زبان میں سے مشکلات کو دور کرنے سے عوام کی زیادہ تعداد قانونی تصورات کو سمجھ سکے گی اور باآسانی کسی الجھن کے قانونی عمل میں حصہ لے سکے گی۔

ایڈووکیٹ طارق محمود ساجد اعوان

Sajid Awan

نام: ملک فوادفریاد اعوان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

۱۔ عدالتی اردو کے نفاذ کے حوالے سے کیے جانے والے عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد کیا گیا ہے ؟

ج۔ حکومتوں اور عدالتوں کی طرف سے عدالتی زبان کے نفاذ کے حوالے سے احکامات جاری کیے جا چکے ہیں۔ لیکن ان پر پوری طرح سے عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

۲۔ کیا عدالتی زبان میں مشکل اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کا استعمال کیا جا سکتا ہے ؟

ج۔ عدالتی اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کو استعمال میں لانا سماج کے فائدے کے لیے ایک اچھا اقدام ہو گا۔

۳۔ اردو بطور عدالتی زبان نفاذ کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیے ؟

ج۔ عدالتی زبان کے حوالے سے کمیٹی قائم کی جانی چاہیے۔

۴۔ کیا عوامی مفاد سے تعلق رکھنے والے عدالتی فیصلوں کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے ؟

ج۔ عدالتی فیصلوں کے ترجمے کے حوالے سے کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ عوامی مفاد اور اصول قانون سے تعلق رکھنے والے دستاویزات اور قانونی کتب کا بھی اردو میں ترجمہ کیا جانا چاہیے۔

۵۔ کیا پاکستان کے عدالتی نظام میں لسانی پالیسی بنانے کے حوالے سے کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے ؟

ج۔ پاکستان کے عدالتی نظام سے تعلق رکھنے والے قانون دانوں کا اردو کے فروغ کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔

۶۔ کیا دیگر زبانیں (مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی) بولنے والوں کی آسانی کے لیے عدالتی سطح پر انتظام کیے گئے ہیں ؟

ج۔ ایسا کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ جس سے دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو فائدہ پہنچ سکے۔

۷۔ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا آسان ہے ؟

ج۔ عدالتی زبان کو سمجھنا ایک مشکل کام ہے۔

۸۔ کیا عدالتی کاروائیوں میں انگلش زبان کا استعمال کیا جانا چاہیے ؟

ج۔ جج، وکیل اور عدالتی اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ عدالتی کاروائیوں میں انگلش زبان کے استعمال کو ترک کری۔

۹۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے؟

ج۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے اگر ایسا ممکن نہیں تو فارموں میں شامل مشکل اصطلاحات کے ساتھ ترجمہ بھی دیا جانا چاہیے۔

۱۰۔ کیا نئے آنے والے وکیل صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکل اصطلاحات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

ج۔ جی ہاں، نئے آنے والے وکلا، جج صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔

نوٹ:

عدالتی زبان قانونی نتائج کو متاثر کرتی ہے، عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہوئے پسماندہ معاشرے کو متاثر کرتی ہے۔ عدالتی زبان کے مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب قانونی زبان کی پیچیدگی، ابہام اور عدم رسائی رابطے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اور انصاف پر سمجھوتہ کیا جاتا ہے۔ عدالتی زبان کے مسائل کے حل کے لیے ایک کثیر الضابطہ نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ جس میں قانونی ماہرین، ماہرین لسانیات، اور پالیسی ساز کی شمولیت ضروری ہے۔ جو سادہ اور آسان زبان کے مسودے، قانونی مواصلات، قانونی خواندگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

ایڈووکیٹ ملک فواد فیاد

Fawad

نام: حنا نعمان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (پنجاب بار راولپنڈی)

۱۔ کیا عدالتی زبان میں مشکل اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن اردو زبان کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں اور حکومت کی مدد سے مشکل اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کو لایا جا سکتا ہے۔

۲۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے؟

ج۔ عدالتی فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے اگر ایسا ممکن نہیں تو فارموں میں شامل مشکل اصطلاحات کے ساتھ ترجمہ بھی دیا جانا چاہیے۔

۳۔ عدالتی اردو کے نفاذ کے حوالے سے کیے جانے والے عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد کیا گیا ہے؟

ج۔ اردو زبان کو عدالتی نظام میں رائج کرنے کے لیے احکامات تو موجود ہیں لیکن ان پر پوری طرح عمل نہیں کیا گیا۔

۴۔ اردو بطور عدالتی زبان نفاذ کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیے؟

ج۔ اردو کو بطور عدالتی زبان نفاذ کے لیے ایک کمیٹی کا قیام ضروری ہے۔

۵۔ کیا عوامی مفاد سے تعلق رکھنے والے عدالتی فیصلوں کا ترجمہ اردو میں کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ اصول قانون سے تعلق رکھنے والے دستاویزات اور قانونی کتب کا بھی اردو میں ترجمہ کیا جانا چاہیے۔

۶۔ کیا پاکستان کے عدالتی نظام میں لسانی پالیسی بنانے کے حوالے سے کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے؟

ج۔ عدالتی نظام سے منسلک افراد کی طرف سے کوئی سنجیدہ اقدامات نہیں کیے گئے۔

۷۔ کیا دیگر زبانیں (مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی) بولنے والوں کی آسانی کے لیے عدالتی سطح پر انتظام کیے گئے ہیں؟

ج۔ ایسا کوئی اقدام ہمارے سامنے نہیں آتا جو کہ عام عوام یا مختلف زبانیں بولنے والوں کی مشکلات کو دور کرے۔

۸۔ عدالت سے رجوع کرنے والے افراد کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا آسان ہے؟

ج۔ ان پڑھ اور نیم خواندہ طبقے کے لیے عدالتی زبان کو سمجھنا مشکل ہے۔

۹۔ کیا عدالتی کارروائیوں میں انگلش زبان کا استعمال کیا جانا چاہیے؟

ج۔ جج، وکیل اور عدالتی اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ عدالتی کاروائیوں میں انگلش زبان کے استعمال کو ترک کریں۔

۱۰۔ کیا نئے آنے والے وکیل صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکل اصطلاحات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

ج۔ جی ہاں، نئے آنے والے وکلا، جج صاحبان اور عدالتی اہل کاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔

نوٹ:

کسی بھی ملک کے پالیسی ساز کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عوام کے زبان کے مسائل کو دیکھتے ہوئے۔ اس سادہ زبان کے استعمال کے قوانین اور ضوابط میں اصلاحات کر سکتے ہیں۔ تاکہ ہر آدمی کے لیے زیادہ قابل رسائی ہو اور وہ آسان زبان کی وجہ سے معاملات خود سمجھ سکے۔ قانونی معلمین قانونی پروگراموں کا انقعاد کریں جس میں افراد کو قانونی معاملات سے آگاہی دی جائے۔ ایسے پروگرام افراد کو قانونی نظام میں تشریف لے جانے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔

ایڈووکیٹ حنا نعمان

Hina Noman

نام: انسپکٹر ملک ریاض پنجاب پولیس

۱۔ کیا تھانے میں لکھی جانے والی ایف آئی آرز کو انگلش زبان میں لکھا جانا درست ہے؟

ج۔ تھانے کے اہل کاروں کو چاہیے کہ وہ ایف آئی آرز لکھتے وقت انگلش زبان کا استعمال ترک کریں۔

۲۔ کیا تھانے میں موجود اہل کار جو دستاویزات کو تحریر کرتے ہیں ان کی مناسب تربیت کی جانی چاہیے؟

ج۔ تھانے کے اہل کاروں کو اردو زبان کے حوالے سے مناسب تربیت دینی چاہیے۔ اور ان کو مشکل اصطلاحات اور انگلش کے الفاظ کو استعمال نہ کرنے کی ترغیب کرنی چاہیے۔

۳۔ تھانے سے رجوع کرنے والے افراد کے لیے تھانے میں استعمال ہونے والی زبان کو سمجھنا آسان ہے؟

ج۔ ان پڑھ اور نیم خواندہ طبقے کے لیے تھانے کے دستاویزات میں استعمال ہونے والی زبان کو سمجھنا مشکل ہے۔

۴۔ کیا محکمہ پولیس میں رائج زبان میں مشکل اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ محکمہ پولیس کی اصطلاحات کی جگہ آسان الفاظ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ اقدام سماج میں موجود ان پڑھ اور نیم خواندہ افراد کے لیے فائدہ ہو گا۔

۵۔ محکمہ پولیس کے فارموں کو آسان زبان میں تبدیل کیا جانا چاہیے؟

ج۔ تھانے میں استعمال ہونے والے کچھ فارموں کو پڑھنے میں عوام کو مشکل پیش آتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کو آسان زبان میں تبدیل کیا جائے اگر ایسا ممکن نہیں تو اس میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کے ساتھ ترجمہ بھی دیا جانا چاہیے۔

۶۔ کیا نئے آنے والے تھانے کے اہل کاروں کو مشکل اصطلاحات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

ج۔ جی ہاں، نئے آنے والے اہل کاروں کے ساتھ ساتھ انگلش میڈیم سے پڑھ کر آنے والے افسران کو بھی ان کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔

انسپکٹر پنجاب پولیس

Riaz

کتابیات

بنیادی ماخذ:

عدالت اور محکمہ پولیس کے زیرِ استعمال دستاویزات

دعویٰ، جواب دعویٰ، رہن نامہ، متبنیٰ یا تبنیت نامہ ،حلف نامہ،اشٹام پیپر،وصیت نامہ ،وقف نامہ، مختار نامہ، بیع نامہ، استغاثہ، سمن، مچلکہ، پولیس روز نامچہ ، روبکار، ایف آئی آرز ، آئین پاکستان کی شقیں، چیف جسٹس جواد ایس خواجہ کے فیصلہ کا متن

ثانوی ماخذ:

عطش درانی، کتابیات قانون (اردو)، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۸ء

سید اظہار حیدر رضوی، ایڈووکیٹ، دستاویز نویسی کا فن، مکتبہ فریدی وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی، ۱۹۸۶ء

ڈپٹی نذیر احمد، مجموعہ قوانین تعزیرات ہند، منشی نول کشور، لکھنو، ۱۸۶۵ء

جمیل جالبی، ڈاکٹر، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۳ء

محمد عطااللہ خان، قانونی دستاویز نویسی (اصول اور نمونے)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء

محمد نذیر رانجھا، قدیم عدالتی اردو زبان، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۸۵ء

رشید احمد صدیقی، کشاف قانون اصطلاحات (جلد اول، دوم، سوم) مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۸۵-۱۹۷۱ء

گیان چند، ڈاکٹر، عام لسانیات، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۱۹۸۵ء

نسیم صابر چوہدری، عورایض ودعویٰ نویسی و وثیقہ نویسی دیوانی، فوجداری، مال، خیبر راہ پبلشرز، لاہور ۱۹۷۱ء

ایچ ایچ- ولسن، اصطلاحات عدلیہ ومالگزاری، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۷۱ء

احمد خان، چودھری (علیگ)، اردو سرکاری زبان، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، ۱۹۹۶ء

انعام الحق کوثر، ڈاکٹر، بلوچستان میں نفاذ اردو، مقتدرہ قومہ زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

سید عبداللہ، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو کا مسئلہ ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ، مکتبہ خیابان ادب، لاہور ۱۹۷۶ء

محمد اسلم، میاں، اردو نامہ لاہور (منتخب ادارے) مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء

مولوی وحید الدین سلیم، وضع اصطلاحات، ترقی اردو بیورو نئی دہلی ۱۹۸۰ء

گوپی چند نارنگ، املا نامہ، ترقی اردو بیورو، دہلی ۱۹۹۰ء

رشید حسن خان، اردو املا، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۸ء

منصف خان سحاب، نگارستان، مکتبہ جمال لاہور ۲۰۱۰ء

ناصر عباس نیر، ڈاکٹر، لسانیات اور تنقید، اسلام آباد، پورب اکادمی، ۲۰۰۸ء

مولوی عبدالحق، قواعد اردو، مرتبہ: مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی ۱۹

رشید حسن خان، اردو املا، عبارت کیسے لکھیں؟ مکتبہ پیام تعلیم جامعہ نگر نئی دہلی، ۱۹۹۴ء

ابو محمد سحر، اردو املا اور اس کی اصلاح، مکتبہ بھوپال، جامعہ دہلی، ۱۹۸۲ء

سید عابد علی عابد، اصول انتقاد ادبیات، لاہور، ۱۹۶۹ء

عبدالمالک عرفانی، ڈاکٹر، اردو میں عدالتی فیصلہ نویسی اور منتخب عدالتی فیصلے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹

وحید قریشی، ڈاکٹر، مجلس زبان دفتری پنجاب ایک تعارف، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

مختار حسین ناظر القاسمی، اردو لسانیات و طریقہ ہائے تدریس، ادارہ تدریس، لاہور، ۱۹۸۹ء

Marcus Galdial, Professor, Legal Linguistics, New York,2009

تحقیقی مضامین:

محمد رمضان انور "دستاویزات بہاولپور میں موجود اردو کی قانونی کتب" ، اردو نامہ، شمارہ ۴ ، لاہور، نومبر ۱۹۷۶ء

محمد غفران الجبیلی، کتب خانہ زبان میں موجود اردو کی قانونی کتب، اردونامہ شمارہ ۶، لاہور جنوری ۱۹۷۱ء

ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی، شرعی عدالت میں ترویج اردو پمفلٹ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

شوکت سبزواری، ڈاکٹر، علمی اصطلاحات کے اردو ترجمے (لسانی اصطلاح کی روشنی میں) ماہ نور، کراچی، شمارہ خاص، مارچ ۱۹۶۳، مشمولہ، اردو لسانیات، کراچی ۱۹۶۶ء

مولانا احسن مارہروی، رسالہ فصیح الملک، بحوالہ علمی نقوش، لاہور، ۱۹۰۵ء

لغات:

مولوی سید احمد دہلوی (مرتب) فرہنگ آصفیہ، اردو سائنس بورڈ، لاہور طبع اول ۲۰۰۸ء

شان الحق حقی (مرتب) فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد طبع سوم ۲۰۰۸ء

نور الحسن، مولوی، نور اللغات، جلد اول، نیشنل بک فاونڈیشن، اسلام اباد، طبع سوم ۲۰۰۶ء

مہتاب الدین فیروز الدین، اردو قانونی ڈکشنری، تاجران کتب لاہور، ۱۹۸۷ء

https://www.dictionary.cambridge.org

https://ur.wikipedia.org/oxford dictionary

https://www.fada.birzeit.edu/bitstream/Aconciselaw dictionary.pdf

ضمیمہ جات

آ

بہری پانی کا ٹیکس	Irrigation Tax	آبیانہ
وہ قوانین جو مالی مقدمات کے متعلق ہوں	Code of Civil Procedure	آئینِ دیوانی

ا

باقاعدہ/افسر کے ذاتی کاموں کے لیے مقرر شخص	Orderly/personal Attendant	اردلی
ناگزیر صورت حال	Force Majeure	امر ماورائے تدبیر
زبردستی	Duress	اکراہ
قبول کرنا	offer	ایجاب
منع کرنا	Embargo	امتناع
اختیار	Privilege	استحقاق
قرار کرنے والا	Confessor	اقراری
جان بوجھ کر قتل کرنے کی پیش قدمی	Attempted Murder with Intent	اقدام قتل عمد
درخواست	Petition	استدعا
بیکار پڑی ہوئی زمین	Uncultivated Land	اراضی افتادہ
خاص سرکاری زمین	Government Land	اراضی خالصہ
قانون حق شفع، ہمسائیگی کا حق	Right of Pre-emption	استحقاق شفع
نالش کرنے کا مجاز	Right to Sue	استحقاق نالش

وہ امر جس میں کسی چیز کی تفصیل یا تشریح مطلوب ہو	Matter Requiring Clarification	امر تنقیح طلب
پوشیدہ کرنا، چھپا لینا	Concealment	اختفا
نقل جائیداد، داخل خارج ہونا	Transfer of Property	انتقالِ جائیداد
واپس لینا، روپیہ ادا کر کے جائیداد مرہونہ کا قبضہ چھڑانا	Release of Mortgage	انفکاکِ رہن
معیاد کا گزر جانا	Lapse of Period	انقضائے معیاد
فریاد/دادخواہی	Complaint	استغاثہ
ورثہ، وارث ہونا	Heritage	ارث
حق، حقیت	Right	استحقاق
معاہدہ کا توڑنا	Breach	انتقاض معاہدہ
دعویٰ کرنا	To file a complaint	ارجاع نالش
دستخط، نشانی	The obedient one	العبد
اپیل سننا	Acceptable	اپیل مسموع کرنا
حمل گرانا	Abortion	اسقاط حمل
کسی حق کا حتمی اور غیر مشروط ہونا	Absolute owner	استحقاق قطعی
کوئی باضابطہ اعلان یا بیان	declaration	اعلامیہ
چھاپ، مہر	stamp	اشٹام
بربادی، خرابی	Disorder, Deterioration	ابتری

اِبرائے ذمہ	Exoneration from Liability	جوابدہی سے چھوٹنا
اِجارہ نامہ	Lease Agreement	ٹھیکہ وغیرہ کی سند
اِبطال	Annulment	باطل کرنا، دعویٰ کو توڑنا

ب

بیلف	Court police	قرقی والا، تحویل دار
بنام	versus	نام پر

پ

پروانہ انصرام جائیداد	letter of administration	سند اہتمال (قانون)
پیادہ محاصل	Tax Collector on Foot	وہ شخص جو لگان وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہو

ت

تملیک	Transfer of ownership	ملکیت منتقل کرنا
تحقیر عدالت	Contempt of Court	توہین عدالت
تدارک	Remedy	بدلہ، گم شدہ چیز کا پانا
تدارک خفیف	Minor Remedy	سزائے خفیف
تعزیری	Penal	سزائیں
توضیح	Explanation	روشن اور ظاہر کرنا، نقشہ مالگزاری کو ظاہر کرنا
توہینِ عدالت	Contempt of Court	عدالت کی بے توقیری

ناجائز دھمکی	Criminal Intimidation	تخویف مجرمانہ
مطابقت	Adaptation	تطبیق
صحیح اور غلط کی کھوج	Issues	تنقیحات
کم کرنا	Palliate	تحفیف
اختلاف	Discrepancy	تناقض
ابلاغ کے لیے بھیجی جانے والی دستاویز	Dispatch	ترسیل نامہ
مستقل رہائش کی دستاویز/وطن بنانا	Domicile	توطن
جھٹلانا	jactitation	تکزیب
ترغیب	instigation	تحریص

ج

جواب، دلیل، اعتراض	Cross-Examination	جرح
وہ چیز جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکیں، جیسے مال روپیہ ،زیور	Movable Property	جائیداد منقولہ
وہ جگہ جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جاسکیں، جیسے زمین ،مکان	Immovable Property	جائیداد غیر منقولہ
وہ جگہ جو ضمانت میں رہن کردی جائے	Secured Property	جائیدادمکفولہ

ح

بلوغت کا اختیار	option of puberty	حق خیار البلوغ
بچوں کو گود لینا	custody	حضانت
ناحق، ناجائز	wrongful	حبس بے جا
عارضی پابندی	Stay Order	حکم التوا
حق مال	Dower	حق مہر

خ

دیوانہ، بے وقوف	Crazy	خبطی
پٹواری کا رجسٹر	Harvest. Inspection Register	خسرہ گرداوری

د

قانون کے خلاف جھوٹ بولنا	Baseless Accusation	دروغِ خلفی
قابل تبادلہ آلات	Negotiable Instruments	دستاویز قابل بیع وشری
تنگ کرنا، اذیت پہنچانا	Annoy	دق کرنا
چارہ جوئی/مقدمہ دائر کرنا	Law suit	دعویٰ
ملکی	civil	دیوانی
بدلہ	Blood money	دیت
شراکت کا ثبوت دینے والی دستاویز	Deed of Possession	دخل نامہ

ذ

قابل، صاحب طاقت	Solvent	ذی استطاعت

ر

مخصوص ہدف پر حملہ	Raid	ریڈ
حکم نامہ، عدالتی حکم نامہ	Order of court to produce	روبکار
گروی رکھنا	Mortgage	رہن
گروی رکھنا	Mortgage Bond	رہن نامہ
عمل داری	writ	رٹ
کتابچہ	Diary	روزنامچہ
موت کی رپورٹ	Inquest report	رپورٹ مرگ

ز

ایسی بیوی جسے چھوڑ دیا ہو لیکن طلاق نہ دی ہو	Abandoned wife	زوجہ مہجورہ

س

اطلاع نامہ، طلبی نامہ	Summon	سمن
توصیفی یا استقبالیہ تقریر	Complimentary address	سپاس نامہ
قطبیت کو کم کرنا یا ختم کرنا	Depolarization	سلب تقطیب

ش

نسب نامہ، وراثتی ملکیت کے حوالے سے باضابطہ تحریری دستاویز	Genealogical record	شجرہ پارچہ
ملانا اور جفت کرنا	preemption	شفع

ص

فہرست اغلاط	Corrigendum	صحت نامہ

ض

چھین لیا جانا	Confiscation	ضبطی

ط

چھوڑا ہوا یا لاوارث بچہ	abandoned	طفل متروکہ
سرکاری خرچہ	Cost of Service	طلبانہ
سپردگی (طلاق کے اختیارات)	Delegated right of divorce	طلاق تفویض

ع

عرضیاں	Petitions	عرائض
عدالتی ذمہ داری، صبر	Judicial restraint	عدالتی تحمل

ف

برتر	Surplus	فاضل—زائد

ق

قانون اہل ہنود	Hindu law	ہندوؤں کے لیے مخصوص قانون
قتل عمد	Murder (Intentional)	ارادتاً قتل کرنا
قصاص	Retribution	بدلہ، سزا، صلہ
قلب ساز	Money Maker	کھوٹہ سکہ بنانے والا، جعلی روپیہ بنانے والا
قابل مسخ	voidable	منسوخ کرنا
قِتال	Battle	جنگ، لڑائی

ک

کھیوٹ	Land Ownership record	ملکیتی ریکارڈ یا کھاتہ رجسٹر
کھتونی	Ledger, account book	پٹواری کا بہی کھاتا
کیفیت نامہ	Variation statement	حال احوال

ل

لگان	Tax	زمین کا ٹیکس
لق دق	Wide and expansive	وسیع، کشادہ

م

سرکاری خزانے میں ادا کیا جانے والا ٹیکس	Revenue	مالیہ
برابر یا درست کرنے والا	Equalizer	مسوی
مقروض، حکم	Judgment Debtor	مدیون۔ڈگری
مال جو نکاح کے بعد دیا جائے	Deferred Dower	مہر موجل
خلوت سے پہلے دیا گیا مال	Prompt Dower	مہر معجل
دعویٰ کرنے والا	Plaintiff	مدعی
راضی نامہ	Compromise	مصالحت۔تصفیہ
ذمہ دار	Respondent	مسئول علیھم
معاوضہ	Compensatory	متلافی۔ تعویضی
دوسری نقل	Counterfoil	مثنیٰ
کسی بات کا سزاوار	Liable	مستوجب
مرا ہوا	Deceased	متوفی
جس پر دعویٰ کیا ہو	Defendant	مدعاعلیہ
چوری کا مال	Stolen Property	مال مسروقہ
حالت سفر	Itinerary	مسافرت
فریاد خواہ/دعویٰ کرنے والا	Complainant	مستغیث
دعوے دار لوگ	plaintiffs	مدعیان
بیٹا بنالینا، گود لینا	Adopted	متبنیٰ
مستعد ہونے کی حالت / عمل	Activeness or vigilance	مستعدی
دعویٰ کرنے والا	Plaintiff	مدعی

اقرار نامہ جرم	Agreement	مچلکہ
مقروض،قرض دار	Indebted	مدیون
واضح	Manifest	منکشف
نام،نام رکھنا	Denominated	مسمی
اشتہار دینا	proclaimed	مشتہر کرنا
ناگہانی موت،اتفاقیہ موت	death	مرگ مفاجات
سرگرم	Energetic	مستعد
چوری کا مال	Stolen property	مال مسروقہ
تعصب برتنے والا	Biased	متعصب
دعویدار	Disputed	متدعویہ
اختصار سے لکھنے والا	Stenographer	مختصر نویس
زمین کا وارث کے قبضے میں آجانا	Heir in possession	مع قبضہ وارث
جس کے سپرد کی گئی ہو	abandonee	متروک الیہ
صاحب اقتدار، بااختیار یا حکمران	sovereign	مقتدر

ن

زمین کے مالکانہ ریکارڈ کی نقل	Extract of Record	نقل جمعبدی
نیم پاگل، نیم وحشی	Semi civilization	نیم متمدن
زخمی کی ابتدائی رپورٹ	Injury report	نقشہ مضروبی
قیمت	Tariff	نرخ

ضمیمہ جات میں موجود اصطلاحات کی فہرست بناتے ہوئے درج ذیل کتب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جن میں مولوی سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ جو اردو سائنس بورڈ لاہور سے 2008ء میں شائع ہوئی، شان الحق حقی کی

فرہنگ تلفظ جو مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے 2008ء میں شائع ہوئی، مولوی نورالحسن کی نورالغات جلد اول جو نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد سے 2006ء میں شائع ہوئی، مہتاب الدین فیروزالدین کی اردو قانونی ڈکشنری جو تاجران کتب لاہور سے 1987ء میں شائع ہوئی رشید احمد صدیقی کی کشاف قانونی اصطلاحات جلد اول، دوم، سوم جو مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے اور ایچ ایچ- ولسن کی اصطلاحات عدلیہ و مالگزاری جو مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی شامل ہیں۔

دستاویزات:

Authentication

پولیس فارم نمبر 24-5(1)

سیریل نمبر: PPN-FNP-004882

Citizen Feedback

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر: 65/25 تھانہ: فرید نگر ضلع: پاکپتن ای ٹیگ نمبر: FN-23/01/2025-239 تاریخ و وقت وقوعہ: 23-01-2025 04:40 PM

1	تاریخ و وقت رپورٹ	بحوالہ رپٹ نمبر (12) 23-01-202505:00PM	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ و وقت	24-01-2025 08:00 AM
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث	محمد خالد SI پتہ: تھانہ فرید نگر فون نمبر: 03006945154 مرتبہ مرسلہ: محمد خالد SI تھانہ فرید نگر			
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ لیا گیا ہے	بجرم: -PREVENTION OF ELECTRONIC CRIMES ACT 2016 - 20 509 ت پ			
4	جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت	از بعد شرقی ریلوے پھاٹک بفاصلہ 2 کلو میٹر جانب جنوب مشرق بک نمبر 3 بیٹ نمبر: 3 جگیاں کندن لال			
5	کارروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے	حسب آمد تحریر استغاثہ			

3467
P S R M S

دستخط: KHALID NAWAZ بیلٹ نمبر: 820 عہدہ: HC ٹیلی فون نمبر: 03017253232

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کریں)

بخدمت جناب SHO صاحب تھانہ فرید نگر السلام وعلیکم، بکار سرکار معروف ہو کر من SI معہ شبیر حسین C/925 عابد C/666 بسواری سرکاری گاڑی نمبری GAA/756 جس کا ڈرائیور خرم جاوید C/702 ہے بسلسلہ گشت و پڑتال جرائم شرقی ریلوے پھاٹک موجود ہو کر Social media وزیر اعلیٰ پنجاب کے بارے میں توہین آمیز بیہودہ قسم کی جس میں Dirty Language استعمال کی گئی Post ملاحظہ ہوئی جو کہ مسمی حافظ طہٰ امین ولد محمد امین قوم رحمانی سکنہ بستی فرید آباد SP/16 نے اپنے موبائل نمبر 0304-6948726 سے Upload کی جو کہ (پاکستان کے ٹائیگر گروپ) میں کی گئی مذکورہ گروپ کا ایڈمن آصف فرید ولد عبدالجبار سکنہ گلی نمبر 1 محلہ شہید نگر پایا گیا پوسٹ مذکورہ کو بصورت USB روبرو گواہان بطور ثبوت بذریعہ فرد قبضہ پولیس میں لیا گیا اس طرح حافظ طہٰ امین مذکور نے جان بوجھ کر غیر اخلاقی توہین آمیز پوسٹ سوشل میڈیا پر Upload کر کے جبکہ آصف فرید مذکور نے یہ جانتے ہوئے کہ مذکورہ پوسٹ غیر اخلاقی توہین آمیز اور غیر قانونی ہے Delete نہ کر کے بلکہ دیگر گروپ ممبران کو پوسٹ دیکھنے کا موقع فراہم کر کے عوام الناس میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر کے ارتکاب جرم زیر دفعہ PECA ACT 201620 اور 509 ت پ کا کیا ہے لہذا تحریر ہذا برغرض اندراج مقدمہ بدست شبیر حسین C/925 ارسال تھانہ ہے بعد اندراج مقدمہ نقل مثل پولیس برائے تفتیش حسب منشا محمد افضل جاوید انسپکٹر / کپتان بھجوائی جاوے من SI معہ ہمراہیاں معروف گشت کا ہوں از بعد شرقی ریلوے پھاٹک بوقت 4/40 بجے شام دستخط بحروف اردو محمد خالد SI تھانہ فرید نگر 23.1.25 کارروائی تھانہ حسب آمد تحریر استغاثہ جس پر مقدمہ درج رجسٹر کر کے نقل مثل پولیس معہ اصل تحریر برائے تفتیش بدست محرر بحق محمد افضل جاوید انسپکٹر SHO ملکہ ہانس ارسال ہے۔

HC KHALID NAWAZ
23-01-2025

پولیس فارم نمبر24-5(1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

سیریل نمبر: RWP-CHT-001621 نمبر: 74/21

ای ٹیگ نمبر: Chountra-2/19/2021-355 0000-00-00 00:00:00

تھانہ: چونترہ ضلع: راولپنڈی

1	تاریخ ووقت رپورٹ	(21)بحوالہ رپٹ نمبر 19-02-2021 02:40 PM	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ بوقت
2	نام وسکونت اطلاع دہندہ مستغیث	غلام محمد بھٹی والد محبوب خان پتہ: کھینگر شناختی کارڈ نمبر:3-0678574-37405 فون نمبر:03005398335		
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) ومال اگر کچھ کھو گیا ہے	بجرم: 420ت پ 468ت پ 471ت پ		
4	جائے وقوعہ وفاصلہ تھانہ سے اور سمت	بحد رقبہ کھینگر بفاصلہ قریب 9 کلومیٹر جانب شمال از تھانہ دیہہ وار نمبر 63		
5	کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے	حسب آمد درخواست مقدمہ درج ہوا۔		

دستخط: راجہ ندیم الطاف بیلٹ نمبر: R-870 عہدہ: SI ٹیلی فون نمبر: 03009552322

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کریں)

بخدمت جناب SHO صاحب تھانہ چونترہ جناب عالی! گذارش ہیکہ سائل موضع کھینگر کا رہائشی ہے یہ کہ موضع کھینگر خسرہ نمبر0/706 کل رقبہ 2 کنال 11 مرے پر محیط ہے جس میں سائل نے 12 مرے اور رحمان پٹھان 8 مرلے کا مالک ہے جبکہ 1 کنال 11 مرلے بحوالہ انتقال نمبر757 صوبائی گورنمنٹ محکمہ ہائی وے میں چلی گی ہے یہ کہ چوہدری ولی محمد ولد راج محمد اور فیصل محمود ولد حاکم خان سکنائے بلترتیب اسلام آباد اور کھینگر قبضہ مافیا نے حلقہ کے پٹواری منشی فیصل S.C.O ملک اختر حسین متینہ روات سنٹر کے ساتھ سازباز کر کے جعلی فرض بدر55 تا انتقال نمبر2112 مرتب کروا کر محکمہ ہائی وے کی جگہ 1 کنال 11 مرلے انتقال نمبر757 ولی محمد ولد راج محمد اور بعد ازاں فیصل محمود ولد حاکم خان کے نام بحوالہ انتقال نمبر2112 کی کاپیاں لف ہیں علاوزیں فیصل محمود ولد حاکم خان قبضہ مافیا اور سکے ساتھی محسن ولد عبدالقیوم سکنہ کھنگر نے خسرہ نمبر 1582 سے رقبہ 7 کنال 14 مرلے بھی محکمہ مال کے ریکارڈ میں خرد برد کر کے اپنے نام کروالیا جعلی فرض بدر55 اور انتقال نمبر2115 کی کاپیاں لف ہے آنجناب سے استدعا ہیکہ بالا افراد کے خلاف محکمہ مال کے ریکارڈ میں دیدہ دانستہ خرد برد کرنے اور محکمہ ہائی وے اور مسماۃ ابراس بیگم کو زمین میں سے محروم کرنے، جعلی فرض بدر مرتب کروانے کی پاداش میں قانونی کاروائی کی جائے۔ علاوزیں فیصل محمود ولد حاکم خان معہ 6/5 نا معلوم اشخاص مسلح کلاشنکوف وپسٹل کے زریعے سائل کی ملکیتی زمین خسرہ نمبر3/2،707/706،708 پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور سائل کی سنگین نتائج کی دھمکیاں دے رہا ہے کہ جان سے ماردوں گا سائل کو تحفظ فراہم کیا جائے العبد دستخط بحروف انگریزی غلام محمد بھٹی ولد محبوب خان سکنہ کھنگر شناختی کارڈ نمبر3740506785743 موبائل نمبر03005398335 مورخہ 11.2.2021 کاروائی پولیس اسوقت دریافت غلام محمد بھٹی ہوتی رہی مضمون درخواست وحالات واقعات سے سردست صورت جرم 471/468/420ت پ پائی جاتی ہے لہذا مطابق SOP مقدمہ درج رجسٹر کر کے تفتیش مقدمہ حسب الحکم جناب I/SHO صاحب عقب محمد سفیر SI بمراد تفتیش ارسال ہے محرر بعد تکمیل ریکارڈ دیگر نقول ہائے FIR جابجا افسران مجاز مرسل کرے۔

راجہ ندیم الطاف SI

19-02-2021

پرنٹ نمبر : RWP-CTY-003943

پولیس فارم نمبر 24-5 (1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر : 678/22 تھانہ : سٹی راولپنڈی ضلع : راولپنڈی ای ٹیگ نمبر : CR-11/16/2022-9623 تاریخ ووقت وقوعہ : اکتوبر 2022

1	تاریخ ووقت رپورٹ	بحوالہ یومیہ نمبر (39) 16-11-2022 07:00 PM	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ بوقت	بذریعہ ڈاک
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث				District Education Officer(W- : پتہ Iffat Naseem Education Officer : پیشہ -EE)Rawalpindi شناختی کارڈ نمبر: 37405-0602626-4 فون نمبر : 03070050100
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ لیا گیا ہے	POLICE STATION CITY · RAWALPINDI تھانہ سٹی راولپنڈی			بجرم: ت پ 506ii ت پ 509 THE TELEGRAPH ACT, 1885 - 25-D
4	جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت				بحد رقبہ لیاقت باغ بفاصلہ قریب 1 کلو میٹر جانب مشرق از تھانہ بیٹ نمبر :2 موتی بازار اقبال روڈ ، کرنل مقبول امام بارہ ، چھاچھی محلہ ، ، کالج روڈ کمیٹی چوک مری لیاقت
5	کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے				حسب آمد درخواست مقدمہ درج رجسٹر ہوا

دستخط : عرفان ریاض بیلٹ نمبر : 671R عہدہ : ASI ٹیلی فون نمبر : 03165200648

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کریں)

To The Senior Superintendent of Police Rawalpindi Subject APPLICATION AGAINST ZAHID HUSSAIN, SWEEPER, FOR HARRASMENT AND LIFE THREATS Reference subject cited above It is submitted that I was working as CEO(DEA), Rawalpindi and pursued an inquiry against Zahid Hussain; Sweeper and three other union leaders and consequently Zahid Hussain, sweeper was transferred from O/O CEO(DEA), Rawalpindi to a high school with the approval of worthy Deputy Commissioner Rawalpindi. Now Zahid hussain has been threatening me that he will kill me and he will do anything to dishonor me. The text was full of threats. He has harassed me repeatedly and even threatened me personally by pointing a gun at me and is sending me text from his number 03425196572 full of threats since 20th Oct ober 2022. There are some people who must be supporting him in this criminal activity.You are requested to please initinte criminal proceedings against him over charges of Harassments and Murder threats and please protect me from him as my life and honor is in danger. Mst. Iffat Naseem District Education Officer(W-EE)Rawalpindi ID Card no 3740506026264 Mob no :03070050100 کاروائی پولیس درخواست دہندہ نے بحاضری تھانہ تحریری درخواست بخدمت SHO صاحب تھانہ سٹی پیش کی جو حرف بحرف درج بالا ہوئی مضمون درخواست وحالات واقعات سے سردست صورت جرم 509/506ii ت پ 25D ٹیلی گراف ایکٹ پائی جا کر FIR ہذا بجرم مذکور مرتب ہوئی اصل درخواست معہ نقل FIR ہمراہ لے کر میں معہ اتفاق HC/7973 ، فیصل زیب C/6895 مصروف تفتیش ہوتا ہوں محرر تکمیل ریکارڈ کرے

عرفان ریاض ASI

16-11-2022

سیریل نمبر: RWP-CHT-002000

پولیس فارم نمبر 24-5(1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر: 453/21 تھانہ: چونترہ ضلع: راولپنڈی ای ٹیگ نمبر: Chountra-9/18/2021-2787 تاریخ و وقت وقوعہ: 18-09-2021 03:30 PM

1	تاریخ و وقت رپورٹ	بحوالہ رپٹ نمبر (26) 18-09-2021 05:55 PM	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ و وقت	بذریعہ کمپیوٹرائزڈ رپورٹ
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث	تیمور الحسن T/ASI پتہ: تھانہ چونترہ و پیشہ: پولیس آفیسر فون نمبر: 03355615599 مرتبہ مرسلہ: تیمور حسن T/ASI تھانہ چونترہ راولپنڈی			
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ لیا گیا ہے	بجرم: THE ANTI-TERRORISM ACT, 1997 - 7- ت پ 324 ت پ 353 ت پ 186 ت پ 427 ت پ 148 ت پ 149 The Punjab Arms Amendment Ordinance 2015 - 13-2(b) ت پ 337F(2) 3528456 ایزاد: 337F(2) : ضمنی نمبر: 17 تاریخ: 13-10-2021			
4	جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت	بحد رقبہ مجاہد بفاصلہ قریب 16 کلو میٹر جانب مغرب از تھانہ دیہہ وار نمبر85 بیٹ نمبر: 9 کولیاں حمید (مجاہد، بگرہ، چک دینال، لے راں، ملوکال، بھوترال، دیڈ، گنگاوالہ، جوہد، بلاول، گھلری، ہریانوالہ)			
5	کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے	حسب آمد استغاثہ مقدمہ درج رجسٹر ہوا۔			

دستخط: ماجد حسین بھٹی بیلٹ نمبر: 945-R عہدہ: SI ٹیلی فون نمبر: 03015352512

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کریں)

استغاثہ زیر دفعہ 149/148/427/186/353/324 ت پ PAO13.2B/2015 ،7ATA امروز میں معہ بزل C/8692 خلیل C/2988 شہزاد C/1739 نعمان C/8359 ملازمین پولیس مسلح بائے رائفل ہائے SMG معہ 30/30 روند بسواری سرکاری گاڑی نمبری GAA/565 جس کو ڈرائیور محمد ایوب C/808 چلا رہا تھا بسلسلہ گشت بوقت 3/30 بجیدن چکری روڈ چہان اللہ موجود تھا کہ بذریعہ وائرلیس 15 کال موصول ہوئی کہ سنگرال کے قریب بلیو ورلڈ سٹی کے کچھ لوگ زمین پر قبضہ کرنے میں معروف ہیں جو اسلحہ سے لیس ہیں اور موقع پر ہیوی مشینری سے کام کر رہے ہیں جو اس اطلاع پر میں معہ ہمرائیاں بوقت قریب 3/45 بجیدن جائے حذکرہ بالا پر پہنچے تو وہاں پر 20/25 اشخاص جن میں کچھ اسلح آتشیں سے مسلح تھے بذریعہ ہیوی مشینری قبضہ کرنے میں معروف تھے جو اسی اثناء میں ایک ٹیوٹا ویگو پک اپ نمبری ICT ، AGN/711 سامنے کی طرف سے انتہائی تیز رفتاری سے آئی جس میں 8/10 اشخاص مسلح بائے کلاشنکوف وغیرہ سوار تھے جنہوں نے پولیس موبائل کو دیکھتے ہی سیدھی فائرنگ بنیت قتل شروع کردی جن کو سرکاری گاڑی میں موجود پبلک ایڈریس سسٹم کے ذریعے وارننگ دی گئی کہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیں ویگو پک اپ میں سوار اشخاص نے پولیس وارننگ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مسلسل سیدھی فائرنگ جاری رکھی اور بلیو ورلڈ سٹی کے مین گیٹ سے چکری روڈ کی طرف گاڑی بھگا لی جس پر پولیس پارٹی نے ان کا تعاقب کرنا شروع کر دیا گاڑی ویگو پک اپ مجاہد گاؤں کے قریب پہنچا جو اس دوران بھی ویگو پک اپ میں سوار ملزمان وقفہ وقفہ سے پولیس موبائل پر فائرنگ کرتے رہے جو ملزمان کے کچھ فائر سرکاری گاڑی کو لگے جو میں ہمراہ ملازمین خوش قسمتی سے محفوظ رہے مجاہد چوک کے قریب ملزمان کی پولیس پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک راہگیر خاتون فائرنگ کی زد میں آکر مضروب ہو گئی جس کا بعد میں نام و پتہ مسماۃ مقصود بیگم زوجہ ملک غلام حیدر قوم اعوان ساکن مجاہد معلوم ہوا جو بائیں بازو میں فائر لگنے سے مضروب ہو گئی ویگو پک اپ کا تعاقب جاری رکھا گیا جو مجاہد گاؤں سے کچھ فاصلے پر آگے نکل کر جنگل میں جا کر ملزمان نے گاڑی روک کر جنگل کیطرف تمام گاڑی ویگو پک اپ سے اتر کر بھاگ پڑے جو میں نے بامداد ہمراہی ملازمین ان کا تعاقب سرکاری گاڑی کھڑی کر کے کیا جو کچھ فاصلے پر دو کس ملزمان کو قابو کر لیا جنہوں نے دریافت پر اپنے نام و پتہ 1۔ عرفان ولد انور پاشا قوم اعوان 2۔ میاں خان ولد محمد خان قوم راجپوت سکنائے مجاہد تحصیل وضلع راولپنڈی معلوم ہوئے اولا عرفان کے دائیں ہاتھ میں سے کلاشنکوف قابو کر کے ان لوڈ کرنے پر میگزین میں سے 17 ضرب روند زندہ جبکہ چیمبر میں سے ایک ضرب روند زندہ کلاشنکوف برآمد ہوئے جبکہ دوئم میاں خان کے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی رائفل 44 بور قابو کر کے ان لوڈ کرنے پر میگزین میں سے 13 ضرب روند زندہ جبکہ چیمبر میں سے ایک ضرب روند زندہ 44 بور برآمد ہوئے جو ہر دو رائفل ہائے برآمدہ از قبضہ ملزمان کے الگ الگ پارسل سر بمہر اسی T.H 3/3 عدد ثبت کر کے تیار کیے پارسل ہائے معہ برآمدہ امونیشن برآمدہ از قبضہ ملزمان حلیہ بمطابق فردات بطور وجہ ثبوت قبضہ پولیس میں لے کے جبکہ ویگو پک اپ گاڑی نمبر ICT، AGN/711 مستعملہ ملزمان بذریعہ الگ فرد قبضہ پولیس میں لی گی ہے بھاگ جانے ملزمان کو میں معہ ہمراہی ملازمین سامنے آنے پر شناخت کر سکتے ہیں جن میں سے کچھ ملزمان کے حلیہ جات 1۔ رنگ گندمی قد قریب 5'10" عمر قریب 30/35 سال چھوٹی داڑھی رکھی ہے درمیانہ جسم 2۔ رنگ گندمی عمر 35/40 سال قد قریب 5'8" قدرے لمبی داڑھی درمیانہ بدن 3۔ رنگ گورا قد قریب 6' عمر 24/28 سال چھوٹا خط رکھا ہے 4۔ رنگ سانولا قد قریب 5'8" عمر 40/45 سال درمیانہ جسم۔ مجاہد اللہ پر سے مسماۃ مقصود بیگم کا بعد ترتیب نقشہ مضروبی بغرض علاج معالجہ زیر نگرانی ندیم حیدر پسر زیر حفاظت نعمان RHC C/8359 ہاشیاں بھجوایا جا رہا ہے ملزمان عرفان وغیرہ نے مسلح ہو کر کار سرکار میں مزاحمت کرتے ہوئے اس انداز میں پولیس پارٹی پر بنیت قتل سیدھی فائرنگ کر کے اور اس فائرنگ کے نتیجے میں ایک راہ گیر عورت کو زخمی کر کے سرکاری گاڑی کو نقصان پہنچا کر کہ جن کا مقصد علاقہ میں خوف و ہراس پھیلا کر علاقے کے لوگوں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کرنا اور پولیس کو دہشت زدہ کرنا ہے جنہوں نے جرائم بالا کا ارتکاب کیا ہے جن کیخلاف استغاثہ ہذا بجرائم مذکور مرتب کر کے برائے اندراج مقدمہ بدست بزل C/8692 ارسال تھانہ ہے مقدمہ درج رجسٹر کر کے انسپکٹر کو مامور تفتیش کیا جائے اطلاع وقوعہ بذریعہ وائرلیس کنٹرول افسران بالا کو دی گئی ہے از مجاہد بوقت 5/20 بجیشام تیمور الحسن T/ASI تھانہ چونترہ 18.9.2021 ۔از تھانہ حسب آمد استغاثہ رپورٹ ابتدائی اطلاعی ہذا بجرم مذکور مرتب ہوئی اصل استغاثہ معہ نقل FIR حسب الحکم افسران بالا بدست آرندہ کنسٹیبل معقب ندیم عباس I/SHO تھانہ روانہ برائے تفتیش کاروائی جاری ہے محرر کو ہدایت ہوئی کہ بعد تکمیل ریکارڈ نقول ہائے FIR بذریعہ کمپیوٹرائزڈ رپورٹ افسران مجاز کی خدمت میں ارسال کرے

ماجد حسین بھٹی SI

18-09-2021

3000 Rupees

۳۰۰۰ روپیہ

-4-

بابت سال 09-2008ء کمپیوٹرائزڈ فرد جاری کردہ بذریعہ فرد آئی ڈی نمبر 99-98 مورخہ 28-03-2015 (بحوالہ انتقال نمبر 23567) و بیع نامہ رجسٹرڈ نمبر 1559 بہی نمبر 1 جلد نمبر 1315 صفحات نمبر 244 تا 248 مورخہ 16 مارچ 2013ء مصدقہ سب رجسٹرار راولپنڈی مظہران کے مختار کنندگان کا واحد کامل ملکیت ومقبوضہ خود بلا شراکت وبلا مساہمت دیگرے ہے سالم مکان مذکورہ بالا میں کسی بھی دیگر شخص کا کوئی بھی عمل ودخل ہرگز نہ ہے اور یہ ہر ایک سقم قانونی، بار کفالت، بار مواخذہ، قرضہ، رہن، ہبہ، ڈگری، قرقی، ضمانت وہر قسم تنازعات وغیرہ سے بہمہ وجوہ پاک وصاف ہے بابت مکان مظہران کومنجانب مختار کنندہ اختیارات ہر قسم حاصل ہیں مختار کنندہ بقید حیات ہے نیز مختار نامہ عام جات تا حال نافذ العمل ہیں مظہران بحیثیت مختار عام سالم مکان مذکورہ بالا کو ہر طرح سے منتقل کرنیکے مستحق و مجاز ہیں اور کوئی امر مانع انتقال ہرگز نہ ہے۔ چنانچہ اب مظہران نے بحیثیت مختار عام سالم مکان متذکرہ بالا محدودہ مذکورہ بالا بمعہ جملہ تنصیبات معہ جملہ تہہ زمین وبجمیع حق وحقوق ہر قسم جس قدر کہ آج تک مظہران ومختار

العبد

محمد عثمان احسن مختار عام بائع مذکور

37405-6911076-3

محمد اویس احسن راجہ مختار عام بائع مذکور

37405-4393252-1

صفحہ نمبر ۲

مالکان ۱) ناصر حسین ولد عبدل آمین ۔۲) مسماۃ نسیم اختر زوجہ ناصر حسین سکنائے نزد محمد رسول اللہ مکان نمبر 38E/3 گلی نمبر 3 لیاقت کالونی چکری روڈ راولپنڈی کے ہیں۔ جو کہ ایک مکان مندرجہ کھیوٹ نمبر 165 کھتونی نمبر 209 خسرہ نمبر 296 تعدادی 13-11 کا حصہ منتقلہ 4/233 رقبہ بقدر چار مرلے (4M) واقع موضع حیال دھمیال اندر حدود میٹرو پولیٹن کارپوریشن راولپنڈی بروئے نقل رجسٹر حقداران زمین سال 11-2010 جاری کردہ مرتبہ حلقہ پٹواری بحوالہ رپٹ نمبر 629 مورخہ 26-11-2020 راولپنڈی بحوالہ انتقال نمبر 10263 مورخہ 29-09-2020 و بروئے دستاویز نمبر 19732/1 مورخہ 05-08-19 مصدقہ سب رجسٹرار صاحب راولپنڈی مظہران کا بحصہ برابر واحد مملوکہ ومقبوضہ خود بلا شراکت غیرے و بلا مساہمت دیگرے ہے. مکان مذکورہ ہر ایک سقم قانونی بار کفالت و بار مواخذہ، حکم امتناعی و دیگر بار ہائے دعوی جات، تنازعات وغیرہ سے بہمہ وجوہ پاک وصاف ہے۔ نیز مکان مذکورہ کی بابت کسی بھی عدالت میں کوئی بھی کیس زیر سماعت نہ ہے۔ مظہران بحیثیت واحد مالکان مکان مذکورہ کو ہر طرح سے منتقل کرنے کے مستحق و مجاز ہیں اور کوئی امر مانع انتقال ہرگز نہ ہے. چنانچہ اب مظہران نے بحیثیت مالک مکان حدود بحدود دار بعہ ذیل (جو کہ بائعان مشتری کی باہمی رضامندی سے لکھا گیا ہے بصورت نقص فریقین ذمہ دار ہونگے) مشرق مکان خادم حسین مغرب گلی 20 فٹ شمال پلاٹ جنوب پلاٹ، بمعہ جملہ رقبہ تہہ زمین، عمارات و درود یوار ہائے، ونصب شدہ تنصیبات الیکٹرک وسینٹری فٹنگز وحقوق کنکشنز معہ سیکورٹیز وغیرہ و بجمیع حق وحقوق ہر قسم جس قدر کے آجتک مظہران بائعان مذکوران کو حاصل ہیں یا آئندہ حاصل ہو سکتے ہیں بعوض مبلغ نو لاکھ ستاون ہزار -/9,57,000 روپیہ

العبد	العبد
ناصر حسین بائع	مسماۃ نسیم اختر بائعہ

3000 RS.

THREE THOUSAND RUPEES

تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ

پاکستان

مساہمت دیگرے ہے سالم پلاٹ مذکورہ بالا میں کسی بھی دیگر شخص کا کوئی بھی عمل ودخل ہرگز نہ ہے اور یہ
ہر ایک سقم قانونی، بار کفالت، بار مواخذہ، قرضہ، رہن، ہبہ، ڈگری، قرقی، ضمانت و ہر قسم تنازعات
وغیرہ سے بہمہ وجوہ پاک وصاف ہے بابت پلاٹ مظہر نمبر 1 بحیثیت مختار عام کو منجانب مختار کنندگان
مذکوران اختیارات ہر قسم حاصل ہیں مختار کنندگان مذکوران بقید حیات ہیں نیز مختار نامہ جات تاحال
نافذ العمل ہیں بحیثیت مختار عام مظہر نمبر 1 سالم پلاٹ مذکورہ بالا کو ہر طرح سے منتقل کرنیکا مستحق ومجاز
ہوں اور کوئی امر مانع انتقال ہرگز نہ ہے۔ چنانچہ اب مظہر نمبر 1 بحیثیت مختار عام سالم پلاٹ محدودہ
مذکورہ بالا بمعہ جملہ تہہ زمین وبجمیع حق وحقوق ہر قسم جس قدر کہ آج تک مظہر نمبر 1 بحیثیت مختار عام ومختار
کنندگان مذکوران وگارڈین کو حاصل ہیں یا آئندہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ بعوض مبلغ گیارہ لاکھ ستر ہزار
روپے -/1170,000 نصف جسکے مبلغ پانچ لاکھ پچاسی ہزار روپے -/585,000 ضرب دولت
پاکستان ہوتے ہیں بدست وبحق (1) **سجاد احمد چوہدری**
(شناختی کارڈ نمبر 210-71-796477)(2) **اشتیاق احمد چوہدری**
(شناختی کارڈ نمبر 210-73-796478) پسران کرامت حسین (بحصہ برابر) سکنائے مکان نمبر
A/17-C/29 مصریال روڈ مکرم ٹاؤن راولپنڈی بیع قطعی ودائمی کردیا ہے۔ جملہ زرثمن متذکرہ بالا نقد

العبد

کرامت حسین مختار عام

81202-7398968-5

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے

صدر سرکل

ضلع راولپنڈی

رپورٹ بحوالہ درخواست نمبری E-7660 مورخہ 23-09-11

درخواست ازاں:۔ قاضی سعید الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن سکنہ چک بیلی خان ضلع راولپنڈی

عنوان مقدمہ نمبر 309/23 مورخہ 23-08-10 بجرم 380 ت پ تھانہ چونترہ

موقف درخواست دہندہ:۔

تحریر ہے کہ درخواست ازاں قاضی سعید الرحمٰن موصول ہوئی جس میں درخواست دہندہ نے موقف اختیار کیا کہ الزام علیہ کے ساتھ اراضی کا تنازعہ ہے جس نے ہمارے مقدمہ نمبر 309/23 بجرم 380 ت پ تھانہ چونترہ میں نامعلوم ملزم کی جگہ نامزد کروایا ہے انکوائری کی جا کر دادرسی فرمائیں۔

رپورٹ:۔

درخواست موصول ہونے پر درخواست دہندہ قاضی سعید الرحمٰن، مدعی مقدمہ اور تفتیشی آفیسر عاصم منظور SI کو معہ مثل مقدمہ طلب کر کے دریافت درخواست عمل میں لائی گئی فریقین کو سُنا گیا مابین فریقین بالمشافہ گفتگو کروائی گئی حالات واقعات مقدمہ تفتیشی آفیسر سے ڈسکس کیے گئے دوران دریافت پایا گیا کہ مدعی مقدمہ نے نامعلوم ملزمان کے خلاف میٹریل چوری کا مقدمہ درج کروایا جس نے اپنے تتمہ بیان میں قاضی سعید الرحمٰن وغیرہ کو نامزد کیا۔ مدعی مقدمہ گواہ چشم دید پیش کیا جو بیانی ہوا کہ وہ اسلام آباد سے ڈیوٹی ختم کر کے آ رہا تھا تقریباً 2-1/2 بجے رات الزام علیہان کو میٹریل چوری کرتا دیکھا ہے۔ مدعی مقدمہ کا قریب 10 دن بعد تتمہ بیان میں سعید الرحمٰن وغیرہ کو ملزمان نامزد کرنا مقدمہ میں شکوک شبہات کو جنم دیتا ہے۔ مابین فریقین سابقہ دیوانی نوعیت کے مقدمات کی وجہ سے رنجش پائی جاتی ہے۔ سردست ملزمان کی گنہگاری کی بابت شواہد ناکافی پا کر ملزمان گرفتاری التواء میں رکھی گئی۔ تفتیشی آفیسر کو ہدایت ہوئی کہ گواہ چشم دید کی بروز وقوعہ کی لوکیشن حاصل کرے دیگر وقوعہ چوری کی بابت گردنواح سے واقعاتی شہادت اکٹھی کرے اور تمام پہلوؤں پر تفتیش مقدمہ عمل میں لاتے ہوئے مقدمہ کو برحقائق یکسو کرے۔

رپورٹ مرتب ہو کر ارسال ہے۔

سب ڈویژنل پولیس آفیسر

صدر سرکل راولپنڈی

منجانب: ڈاکٹر اشتیاق احمد ولد مشتاق احمد سکنہ قائداعظم کالونی دھمیال کیمپ راولپنڈی

بنام: ا۔ شفیق اکبر ولد علی اکبر

ساکنائے گاؤں نمبر 12، گلی نمبر 65، سیکٹر F8/3، اسلام آباد

عنوان: نوٹس طلب اشہاد زیر دفعہ 13 ذیلی دفعہ 3 قانون شفع پنجاب مجریہ 1991ء

مکرمی جناب!

ہرگاہ مورخہ 2022-12-22 بروز جمعرات بوقت 3 بجے دن میں ہمراہ اویس اقبال ولد مظہر اقبال، مسمی سلیم اختر ولد محمد اختر اور مسمی خضر حیات ولد محمد اسلم جو کہ میرے قریبی رشتہ دار اور دوست ہیں۔ راجہ عبدالوحید اختر ولد راجہ محمد صدیق کی والدہ کے جنازے میں گاؤں ہون تھانہ چونترہ میں جنازہ پڑھنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر ہمیں جنازہ ادا کرنے کے بعد شفیق اکبر ولد علی اکبر ملا اس نے روبرو گواہان مجھے بتایا کہ میں نے تمہارے گاؤں موضع ادھوال میں تمہاری سگی بھتیجی مسماۃ ایمن اشفاق دختر اشفاق احمد سے رقبہ تعدادی 14 کنال 111 فٹ واقع موضع ادھوال راولپنڈی سے سالم حصہ مبلغ 17 لاکھ روپے میں خرید کر لیا ہے۔ میں نے مسمی شفیق اکبر ولد علی اکبر کی یہ بات سنتے ہی یک دم با آواز بلند روبرو گواہان متذکرہ بالا اعلان شفع کر دیا اور کہا کہ میں اس جائیداد پر شفع کروں گا۔ اور اداشدہ رقم دے کر واپس اپنے نام ٹرانسفر کرواں گا۔ کیونکہ میں شفع شریک ہوں۔ کھیوٹ کے تمام خسرات میں شریک مالک ہوں اور شفع خلیط ہوں اور جائیداد متذکرہ میں شریک کھاتہ ہوں اور ایمن اشفاق میری سگی بھتیجی ہے اور یہ ہماری وراثتی جائیداد ہے، اگر جائیداد مذکورہ مجھے نہ ملی تو میری زمین کا تمام فرنٹ ختم ہو جائے گا اور میری زمین کی قیمت بہت کم ہو جائے گی لہذا میں شفع جار بھی ہوں۔ اور جائیداد مذکورہ کی مجھے اشد ضرورت ہے۔ اس لیے میں نے گواہان کی موجودگی میں طلب مواثبت بھی پوری کی۔ لہذا آپ نے جان بوجھ کر خفیہ طور پر زمین خرید کر میرے حق کو نقصان پہنچایا ہے اور آپ ہمارے گاؤں میں اجنبی ہیں۔ میں آپ کے خلاف اپنا حق شفع استعمال کروں گا۔ بعد ازاں دوبارہ میں نے مورخہ 2022-12-23 کو ہمراہ گواہان متذکرہ بالا کو بطور جرگہ اس کے گھر واقع مکان نمبر 12، گلی نمبر 65، سیکٹر F-8/3، اسلام آباد لے کر گیا اور آپکو بتلایا کہ متذکرہ زمین مجھے سخت ضرورت ہے لہذا آپ 17 لاکھ روپے لے کر زمین میرے نام ٹرانسفر کرا دیں، جس پر آپ نے کچھ دنوں کا وقت ... مشورہ مانگا۔ لیکن اس کے بعد مورخہ 2022-12-26 کو آپ کے گھر پر گئے مگر آپ گھر پر موجود نہ تھے اور نہ ہی آپ نے دوبارہ ہم سے رابطہ کیا جس پر اگلے روز میں اراضی

ریکارڈ سنٹر ... 05-10-2022 ... 3170 ...

فارم چالان مکمل

(رپورٹ 173 ض ف) 188680222

ضلع راولپنڈی

مقدمہ نمبر 147/22 مورخہ 26/1/22 جرم 420/468/471، 170/171 ت پ تھانہ ائیرپورٹ ضلع راولپنڈی

7	6	5	4	3	2	1
PB-RWP- CRC.C 8764/22	20.. (For Criminal Cases)					
مختصر حالات مقدمہ	نام وپتہ گواہان	تفصیل مال اگر کوئی ہو	نام وپتہ ملزمان جو چالان کئے گئے: برضمانت	نام وپتہ ملزمان جو چالان کئے گئے: گرفتار	نام وپتہ ملزمان گرفتار نہ کیے گئے ہوں بشمول روپوشاں	نام وپتہ مغیث یا اطلاع دہندہ

Muhammad Qadafi Bin Zair
Senior Civil Judge (Criminal Division)/MTMC
Rawalpindi

1. نام وپتہ مغیث یا اطلاع دہندہ: سٹیٹ بذریعہ کامران حنیف کیانی ASI/ انچارج چوکی سکیم III تھانہ ائیرپورٹ

3. گرفتار: نمبر 1، محمد اسامہ قریشی ولد محمد ایوب قریشی سکنہ مکان نمبر 417 سیکٹر B/1 محلہ یونٹ نمبر 8 لطیف آباد ضلع حیدرآباد کراچی
41304-988364-7
0315-5391436

5. تفصیل مال: طلائی ٹوپس 0306-5422480

6. نام وپتہ گواہان:
1. امیر حسین ASI تھانہ ائیرپورٹ 03025466049
2. کامران حنیف کیانی ASI/ انچارج تھانہ ائیرپورٹ
3. الفہام 6139/C تھانہ ائیرپورٹ 051-9333032
4. نور بدیع 8054/C تھانہ ائیرپورٹ 051-9333032
5. ذوالقرنین 4898/C تھانہ ائیرپورٹ 051-9333032
6. حیدر 926/C محرر مالخانہ تھانہ ائیرپورٹ 03005234426

7. مختصر حالات مقدمہ:

SHO/ ذی جناب عالی مختصر حالات وواقعات مقدمہ اسطرح پر ہیں کہ مورخہ 22/1/26 کو بوقت 12/10 بجے کامران حنیف کیانی ASI/ مع ہمراہی ملازمان بسلسلہ گشت پٹرولنگ بدولہ گاڑی سرکاری کمرشل مارکیٹ سکیم III نزد UBL بینک پہنچا تو ایک نوجوان لڑکا جس کے ہاتھ میں کپڑے کا بیگ پکڑا ہوا تھا جو سامنے پولیس پارٹی کو سامنے پاکر گھبرا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدموں سے چلنے لگا جسکو مشکوک جانتے ہوئے باامداد ہمراہی قابو کیا جس نے دریافت پر اپنا نام وپتہ محمد اسامہ قریشی ولد محمد ایوب قریشی سکنہ مکان نمبر 417 سیکٹر B/1 محلہ یونٹ نمبر 8 لطیف آباد ضلع حیدرآباد کراچی بتلایا جس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ کو چیک کرنے پر پاکستان آرمی کا یونیفارم جس پر کیپٹن کا رینک اور نام UMAR لگا ہوا برآمد ہوا مزید چیک کرنے پر ایک عدد CAP MTO 104 ENGR اور ایک عدد اتھارٹی لیٹر پرائیویٹ ARMS پسٹل 9MM برآمد ہوا دریافت پر مذکورہ برآمد اشیاء کی بابت کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ مذکورہ ... 0515590935 ... 10 ...

SHO !
ضروری !
باضابطہ تعمیل اوراس + عدم تعمیل کیمطابق
تعمیل ضروری ہے
بمن خود پیش عدالت ہوں

منجانب: ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (لیگل) اسلام آباد

برائے: SHO، تھانہ کوہسار ____ اسلام آباد

نمبر: 548-SWNP مورخہ 31-07-23

تعمیل سمن / نوٹس / وارنٹ گرفتاری قابل ضمانت / وارنٹ گرفتاری نا قابل ضمانت۔

قلمی ہے کہ منسلکہ ھذا وارنٹ مجاریہ بعدالت مسٹر ... JM اسلام آباد

برائے تعمیل آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔ ترجیحی بنیاد پر اصالتاً تعمیل کروا کر رپورٹ بابت تعمیل بذریعہ فیکس یا دیگر ذرائع سے قبل از تاریخ مقررہ 09-08-2023 عدالت مجاریہ کو بھجوا کر مراسلہ ھذا معہ رپورٹ بابت تعمیل کی کاپی دفتر زیردستخطی بروقت ارسال کریں گے۔ عدم تعمیل کی صورت میں SHO بذات خود یا کم از کم سب انسپکٹر رینک کا آفیسر عدالت نوٹس جاری کنندہ میں ذاتی طور پر حاضر ہو کر تاریخ مقررہ پر وضاحت کریں گا۔ شخص مطلوبہ تعمیل علیہ کی عدم دستیابی یا پتہ کی تبدیلی کی صورت میں اطلاع دہندہ کا بیان قلمبند کر کے زیر بیان اس کے دستخط حاصل کریں گے۔ نیز اس کا پتہ اور CNIC نمبر بھی رپورٹ میں درج کریں گے۔ اس کے بعد تعمیل کنندہ پولیس آفیسر اپنی رپورٹ تحریر کرے گا۔

نوٹ:۔ بعد از تعمیل مجاز عدالت میں دو دن پہلے بذریعہ فیکس / ڈاک یا خود مجاز عدالت میں جا کر رپورٹ جمع کرائیں۔ رپورٹ جمع نہ کرنے کی صورت میں تعمیل کنندہ خود ذمہ دار ہوگا۔ محرر رپورٹ کی مکمل کاپی اور رسید فیکس / ڈاک لیگل برانچ بھجوائے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (لیگل)
اسلام آباد

مدعی
مدعا علیہ

دستاویزات پیش کردہ

حسب آرڈر ۱۳ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سینیئر سول جج صاحب راولپنڈی

مدعی بنام مدعا علیہ

دعویٰ درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی

نمبر شمار	نوعیت و تاریخ دستاویزات اگر کوئی ہو	دستاویزات سے کیا ثابت ہوا مطلوب ہے	اگر دستاویزات شامل کی گئی ہوں تو اس پر کیا اگر بٹ لگایا گیا	اگر نامنظوری کی گئی ہو تو تاریخ واپسی دستخط دستاویز جسکو واپس دی گئی ہو	دستخط سائل یا پلیڈر
1.	نقل ڈیتھ سرٹیفکیٹ (والد سائل)	زیر درخواست کرتا ہے			
2.	نقل FRC	″	″	″	″
3.	نقل بینک سٹیٹمنٹ	″	″	″	″
4.	نقل Decline Certificate	″	″	″	″

15-03-23

سائل بذریعہ وکیل ملک ... ایڈووکیٹ ہائیکورٹ راولپنڈی

دستخط سائل یا وکیل

CHECKLIST/OBJECTIONS FOR FILLING SUITS IN CIVIL COURTS

SR. NO.	DESCRIPTION OF REQUISITE DOCUMENTS	YES	NO	LEFT TO THE COURT	OBJECTION
1.	Index page, with list if documents (order.VII Rule 9 / CPC).				
2.	Copy of valid CNIC of plaintiff (s).				
3.	Copy of valid licence of learned counsel.				
4.	Pleadings are properly signed by plaintiff (s), (Order, VI Rule 14 CPC).				
5.	Pleadings are verified on oath with signature, date & place by plaintiff (s). (Order, VI Rule 15 CPC).				
6.	Address of plaintiff (s) is prima facie complete. (Order, VII Rules 1 & 21 CPC).				
7.	Address of defendant(s) is prima Facie complete. (Order, VII Rules 1 CPC).				
8.	Copies of plaint & documents corresponding with the number of defendant(s). (Oder.VII Rule 9 (1A) (a) CPC, (Order, V Rule 2 CPC).				
9.	Registered postal envelops with acknowledge due, corresponding with the number of defendants(s) are attached. (Order, V Rule 10(A) CPC)				
10.	Copies of summons & Talbana are attached. (Order, VII Rules 9 (1A) (b) CPC).				
11.	Either case relates to matter where jurisdiction under any general or special law is barred (u/s 9 CPC).				
12.	Signature of counsel and plaintiff (s) upon power of Attorney.				
13.	Proper court fee has been affixed.				
14.	List of legal representatives of plaintiff (s). (Order.VII Rule 26 CPC).				

Note: Return with objection at Sr. No. (s)______________within 03 days.

Signature of the COC

Date